اردو زبان وادب کے فروغ میں

ویب سائٹس کا حصّہ

مقالہ

شعبۂ اردو

یونیورسٹی آف میسور، مانسا گنگوتری، میسور

میں

پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے پیش کیا گیا

مقالہ نگار

نصیر النساء

ایم اے، ایم فل

ریسرچ اسکالر شعبۂ اردو

یونیورسٹی آف میسور، مانسا گنگوتری، میسور

نگران

پروفیسر ایس مسعود سراج

صدر شعبۂ اردو

یونیورسٹی آف میسور، مانسا گنگوتری، میسور

۲۰۱۶ء

پیش لفظ

سنٹرل انسٹیٹیوٹ آف انڈین لینگویجز(CIIL) میں دورانِ ملازمت آن لائن اردو ٹیچنگ کورس پر کام کرتے ہوئے راقمہ کو اردو ویب سائٹس کا جائزہ لینے میں دلچسپی پیدا ہوئی اور اس دلچسپی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے پروفیسر مسعود سراج صاحب سے مشورہ کیا اور ان ہی کے مشورہ پر ''اردو زبان وادب کے فروغ میں ویب سائٹس کا حصہ'' پر کام کرنا شروع کیا۔

اردو کے فروغ میں ویب سائٹس کا نہایت اہم حصہ ہے۔ اب تک بہت سے اردو ویب سائٹس سامنے آچکے ہیں جن میں کلاسکی عہد سے لے کر جدید عہد تک کے لکھنے والوں کی تخلیقات کا متن موجود ہے۔ اردو ویب سائٹس کی دنیا بڑی وسیع ہے۔ بعض ایسی سائٹس ہیں جن میں صرف اردو کتابیں ہیں بعض سائٹس اردو لکھنے میں معاونت کرتی ہیں۔ جس سے اردو سے ناواقف قارئین بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

اردو ویب سائٹس میں موجود موضوع کے اعتبار سے بڑا تنوع ہے کوئی موضوع کوئی صنف ایسی نہیں جس کا احاطہ اردو ویب سائٹس نہ کرتی ہوں۔ خواہ غزل ہو یا نظم، قصیدہ ہو یا رباعی ہو، مثنوی ہو یا قطعے، سوانح عمری ہو یا خاکہ، ناول ہو یا داستان یا افسانے ہر صنف پر بہت خاطر خواہ مواد ویب سائٹس پر موجود ہے۔ اس میں کسی مخصوص دور یا ادب کی قید نہیں ہے۔ لسانی مباحث بھی موجود ہیں۔ ادبی اجلاس یا سمیناروں کی تفصیلات بھی ملتی ہیں۔ ان ویب سائٹس میں ادب ہی نہیں سائنسی معلومات بھی ملتی ہیں۔ ویب سائٹس اطلاعات کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ ہر آئے دن ان ویب سائٹس پر تازہ تر معلومات کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اب ویب سائٹس کا مطالعہ نہ صرف شائقین ادب کے لیے بلکہ ادبی تحقیق کرنے والوں کے لیے ناگزیر ہے۔ آن لائن اخبارات اور رسائل سے ایک فائدہ یہ ہو رہا ہے کہ کم سے کم اخراجات پر زیادہ

سے زیادہ ادبی معلومات سے مستفیض ہونے کے مواقع مل رہے ہیں۔

یہ مقالہ کل چار ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں کمپیوٹر انٹرنیٹ اور ویب سائٹس کے آغاز پر روشنی ڈالتے ہوئے عوامی ذرائع ابلاغ کے اہم وسائل کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ کمپیوٹر اور اس کے اجزا، کمپیوٹر کی خصوصیات، اہمیت و افادیت، کمپیوٹر کی زبانیں، کمپیوٹر کی تاریخ، اس کی نسلیں، اردو میں جدید ٹکنالوجی، انٹر نیٹ کی تاریخ، انٹرنیٹ کی شروعات وغیرہ کی وضاحت کردی گئی ہے۔

دوسرے باب میں اُردو سائٹس کی رفتار و ترقی کا جائزہ لیا گیا ہے، راقمہ نے ان تمام لوگوں کی کوششوں اور کاوشوں کو اجاگر کرنے کی سعی کی ہے جنہوں نے اردو ادب کو بہتر سے بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی اور ایک ایسا طریقہ تجویز کیا جس کے ذریعہ سے اطلاعات کی مختلف کڑیوں کو جوڑا جا سکتا ہے۔ ان کا ورلڈ وائڈ ویب کو ترقی دینے کا مقصد یہی تھا کہ معلومات کو دور دراز مقامات پر رہنے والوں تک پہنچایا جا سکے۔ ویب سائٹس کے ذریعہ اردو کی ادبی تاریخوں کی گم شدہ کڑیوں کو جوڑا جا سکتا ہے اور ان کی قدر و قیمت کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اردو ویب سائٹس کو شروع کرنے کا مقصد اردو زبان کو انٹرنیٹ کے ذریعہ فروغ دیا جائے تاکہ اردو برادری ایک دوسرے کے قریب آ سکے۔

تیسرا باب اردو کے اہم ویب سائٹس کے متعلق ہے اس میں اردو کے اہم ویب سائٹس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اردو زبان و ادب کے فروغ میں مختلف اردو ویب سائٹس کس قدر اہم رول ادا کر رہی ہیں۔ اردو زبان نے ہر دور میں بدلتے ہوئے حالات اور وقت کے تقاضوں کا ساتھ دیا ہے اور آج بھی دے رہی ہے۔ اردو زبان کی مقبولیت اور شہرت اب صرف ہند و پاک کی سرحدوں تک محدود نہیں ہے بلکہ دنیا کے کونے کونے تک پھیل گئی ہے۔

چوتھے باب کا عنوان اردو کے فروغ میں ویب سائٹس کا اہم حصہ ہے۔اردو کے تا حال کتنے ویب سائٹس موجود ہیں۔اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے کیونکہ آئے دن نئے نئے ویب سائٹس تیار ہورہے ہیں اور قارئین (Viewers) کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردو سائٹس کی مقبولیت میں اور اسے استعمال کرنے والوں میں برابر اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ یہ ویب سائٹس بعض خصوصی اصناف اور موضوعات سے متعلق بھی ہیں اور فنکاروں سے متعلق بھی یہ سائٹس ادبی معلومات کا بیش قیمت خزانہ ہیں اور اردو کی ادبی روایات کا احاطہ کرتی ہے۔اردو ادب کی تاریخ کو کئی ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے مثلاً دکنی عہد،عہد متقدمین،عہد متوسطین ، وعہد متاخرین،عہد جدید،ترقی پسند عہد، جدیدیت مابعد جدیدیت جو تاریخیں لکھی گئی ہیں ان میں قیمتی مواد تو ملتا ہے لیکن ان کے مطالعے کے بعد تشنگی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔بعض اوقات کسی اقتباس کو پڑھ کر اصل کتاب کے مطالعے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ایسے حالات میں لائبریریوں سے استفادہ کرنا پڑتا ہے۔ ہر کسی کو اس قدر سہولت اور آسانی نہیں ہوتی کہ وہ لائبریریوں میں کتابیں حاصل کرسکے اور کم ہی لائبریریاں ایسی ہیں جہاں تمام کتابیں موجود ہو۔انٹرنیٹ پر مطلوبہ مواد بغیر کسی دقت کے تلاش کرسکتے ہیں۔بعض ویب سائٹس ایسے بھی ہیں جو ہمارے سوالات کا جواب بھی مہیا کرتے ہیں۔

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس کی مہربانی سے میں اپنے مقالے کو پایہ تکمیل کو پہنچاسکی۔ جناب پروفیسر مسعود سراج صاحب کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں جن کی نگرانی میں میں نے اپنا مقالہ مکمل کیا۔ جنھوں نے اپنی مصروفیت کے باوجود اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میرا تعاون فرمایا۔ پروفیسر رفعت النساء صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔

میری عزیز دوست خدیجہ تسنیم نے میرا قدم قدم پر ساتھ دیا اور میری ہمیشہ حوصلہ افزائی کی،ان کا بھی

تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ریسرچ اسکالرس عشرت فاطمہ اور نور سلمہ صاحبہ کا شکر ادا کرتی ہوں۔ میرے مرحوم والدین کے خواب کو پورا کرتے ہوئے مجھے بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ میرے گھر کے تمام افراد اور اپنی خوش دامن صاحبہ کی بھی شکر گزار ہوں۔ آخر میں میرے شوہر سعید شارب آشی کی بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے ہر موڑ پر تعاون فرمایا اور حوصلہ افزائی کی۔

نصیر النساء

فہرست

پہلا باب

کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور زبان اردو

ای۔میل

آن لائن میڈیا کا تصور اور اردو

بلاگ نگاری

تیسرا باب

اردو کے اہم ویب سائٹس

www.Urdupoint.com

www.Rekhta.org

www.kitabghar.com

www.urdulife.com

اردو زبان کی دیگر ویب سائٹس

اکیسویں صدی میں الیکٹرانک میڈیا کے تقاضے اور اردو

www

چوتھا باب

اردو کے فروغ میں ویب سائٹس کا حصہ

اردو ذرائع ابلاغ کا بدلتا منظرنامہ

اردو زبان و ادب کے فروغ

پہلا باب

کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور ویب سائنس کا آغاز

ذرائع ابلاغ:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل بخشی اسی عقل کی مدد سے انسان نے بہت سی معلومات حاصل کی ۔ جب وہ پتھر کے زمانے میں رہا کرتا تھا۔اس وقت اس کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا کہ وہ اپنی معلومات محفوظ رکھ سکے اور دوسروں تک منتقل کر سکے ۔جس کا وہ بے حد خواہش مند تھا کیوں کہ انسان اپنی خوشیوں اور غموں میں دوسرے انسان کو شریک کر کے طمانیت محسوس کرتا ہے، چنانچہ انسان کے لکھنے کی ابتداء کہاں سے ہوئی یہ کہنا دشوار ہے لیکن مختلف علاقوں میں یہ عمل مختلف اوقات میں شروع ہوا۔ابتداء میں انسان نے مختلف تصاویر یا علامتیں بنا کر مفہوم واضح کرنے کی کوشش کی ۔ یہ کام سب سے پہلے مصریوں نے ۵۰۰ قبل مسیح سے شروع کیا۔اس زمانے میں کاغذ ایجاد نہ ہوا تھا۔لکڑی ، پتے، جانوروں کی کھال اور مٹی کے برتن ہی لکھنے کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔اس وقت بھی ہاتھی دانت ایک قیمتی شئے سمجھی جاتی تھی حروف تہجی کی ایجاد شام فلسطین کے علاقے میں ۳۲۰۰ برس پہلے ہوئی ۔کاغذ کی ایجاد چین کے بادشاہ ہی لوی کے دور میں ہوئی ۔ چینیوں نے اپنی اس ایجاد کو ۷۰۰ برس تک دنیا سے چھپائے رکھا حتی کے مسلمانوں نے سمرقند کو فتح کیا تو چند چینی بھی قید کئے گئے جنہوں نے یہ راز فاش کیا۔

عوامی ذرائع ابلاغ:

اس نئے دور میں زندگی اور معاشرے کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جو انفارمیشن ٹکنالوجی سے متاثر نہ ہوا ہو۔

دفتر ہو یا گھر ہو یا ثقافت،فن ہو یا تفریح ہر میدان میں ٹکنا لوجی حاوی ہو رہی ہے۔مختلف ٹکنا لوجیس منظر عام پر آ رہی ہیں جس کے باعث ہماراویب بیشتر ادارے اور کام کاج کرنے کے طریقے یہاں تک کہ سماجی عوامل اور ذاتی رشتے برق رفتاری سے بدل رہے ہیں۔ساری دنیا گھر کے اندر سمٹ آئی ہے انٹرنیٹ نے ایک نئی عالمی برادری کو جنم دیا ہے۔بل گیٹس نے انٹرنیٹ از دی فیوچر (Internet As the future) میں جو لکھا ہے اس کے حوالہ سے دیویندر اسر نے لکھا ہے :

''انٹرنیٹ ایک تلاطم خیز لہر ہے جو کمپیوٹر انڈسٹری کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے اور وہ بہت سے لوگ جو اس لہر میں تیرنا سیکھنے سے احتراز کریں گے اس میں ڈوب جائیں گے'' ۔[1]

انٹرنیٹ 1969ء میں شروع ہو چکا تھا لیکن 1989ء میں ویب سسٹم کے آغاز سے یہ گلوبل کمیونی کیشن کا اہم ترین وسیلہ بن گیا ہے۔یہ ایک کم خرچ،قابل اعتماد اور برق رفتار اطلاعاتی ذریعہ ہے جسے لگا تار اپ ڈیٹ بنایا جاسکتا ہے اور بنایا جا رہا ہے انٹرنیٹ کا نہ کوئی مرکز دفتر ہے اور نہ ہی اس کا کوئی حاکم ہے۔دنیا بھر کے لوگ ایک دوسرے کو پیغامات ارسال کر رہے ہیں۔لاکھوں صفحات پر مبنی قریب قریب ہر موضوع پر جامع اور مفصل اطلاعات فراہم کر رہے ہیں۔اخباروں رسالوں اور مختلف مما لک کے کتب خانوں میں موجود کتابوں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔اس وقت دنیا بھر میں سیاسی،معاشرتی اور تہذیبی جغرافیہ بدل رہا ہے انٹرنیٹ نے مختلف مما لک کے حد بندیوں کو توڑ دیا ہے۔انسان اب سائبر مین بن رہا ہے۔دورِ جدید میں سماجی تبدیلی اور ارتقا میں نئے جزیاتی نظام کا اہم رول رہا ہے ۔ مارشل میکلوہان نے اپنی کتاب Understanding Media میں کہا ہے کہ ''سماج کو نئی شکل دینے میں فکر سے کہیں زیادہ میکانکی ذرائع کا ہاتھ ہوتا ہے جو فکر کی نشر و اشاعت کو ممکن بناتے ہیں۔الیکٹرانک انفارمیشن ٹکنالوجی ٹیلی گراف، ٹیلی ویژن

فلم، ٹیلی فون، اور کمپیوٹر ہماری تہذیب کو نئی شکل دے رہے ہیں''۔اس سے قبل پرنٹ میڈیم نے یہ اہم رول ادا کیا تھا۔ کیونکہ عام لوگوں کی نظر کے سامنے ٹیلی ویژن کے علاوہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی ترقی سے دنیا ایک اطلاعی سماج یا گلوبل ولیج بنتی جارہی ہے۔لاکھوں کمپیوٹر،فیکس مشین ،نئی ٹیلی فون ٹیکنالوجی،سیٹ لائٹ اور کیبل ٹیکنالوجی ایک دوسرے کے مشترک عمل سے ابلاغ میں حیرت انگیز تبدیلیاں لا رہے ہیں۔اس لئے کسی ایک ذریعہ ابلاغ یا ترسیل کو الگ سے دیکھنے پر مکمل تصویر کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔ ٹیلی ویژن تو اس وسیع سسٹم کا محض ایک حصہ ہے،جس میں ایچ.ڈی.ٹی وی(High Definition Television) ایم.اے.ٹی.وی (Master Antenna Television) گھریلو سیٹلائٹ ڈشز اور ڈائریکٹ براڈ کاسٹینگ سیٹلائٹ مل کر ابلاغی انقلاب کو نئی جہتوں سے روشناس کرا رہے ہیں۔

پاور شفٹ "Power Shift" نامی کتاب جو 1990ء میں شائع ہوئی تھی جس میں آلوں ٹافلر نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ میڈیا کی پہلی لہر جس میں پرنٹ میڈیا نہیں تھا اور لوگوں سے بات چیت براہ راست ہوتی تھی، اس مقابلے میں دوسری لہر میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کا ابلاغ دائرہ اتنی وسعت کر گیا کہ اسے ماس میڈیا (Mass Media) کے نام سے موسوم کیا گیا۔ بیک وقت دنیا کے ہر حصے میں جہاں تک میڈیا کی رسائی ہے لوگوں کے ہجوم تک ابلاغ ممکن ہوگیا۔میڈیا کے فیوژن اور گلوبلائزیشن (Globalisation) کے باعث ابلاغی اور جغرافیائی حدیں بے معنی ہوتی جارہی ہیں۔

ترسیل وابلاغ کے سلسلے میں ہونے والے تحقیقی مطالعوں اور اس کی تکنیک میں روز افزوں ترقی نے عالمی برادری (Global Community) کے امکانات کو بڑی حد تک روشن کردیا ہے انسانی ترسیل وابلاغ (Human Communication) ایک پیچیدہ اور غیر واضح عمل ہے جس میں بین شخصی ، واقعاتی اور کرداری

پہلوؤں کا باہمی تفاعل ہوتا ہے۔ترسیل وابلاغ کا عمل کبھی بھی سماج اور ثقافت کے تصور کے بغیر ممکن نہیں ہے۔اسلئے یہ عمل سماجی سیاق وسباق ،عصری ،سماجی نظام اور طبقاتی حوالوں کے ساتھ ایک ذیلی ثقافت سے دوسری ذیلی ثقافت کے ذریعے متاثر ہوتا ہے ۔ تمام ابلاغی رویوں کا مقصد لوگوں کے درمیان تعامل (interaction) پیدا کرنا ہے یعنی پیغام رساں اور وصول کنندہ کے درمیان بھی ایک رابطے کا کام کرتا ہے جو باہمی طور پر ایک دوسرے پر اس طرح منحصر ہوتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک عمل میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے تو دیگر عوامل بھی تغیر سے دوچار ہوتے ہیں۔

ریڈیو، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، کیبل ٹی.وی، ہوم ویڈیو اور انٹرنیٹ وغیرہ نے دنیا میں نشریات کا ایسا جال بچھا دیا ہے کہ وسیع وعریض دنیا گھر آنگن اور ڈرائنگ روم میں سمٹ کر آگئی ہے آج گھر کی کھڑکیوں سے پورے عالم کا نظارہ کیا جا سکتا ہے اسی لئے مارشل میکلوہان نے آج کی دنیا کو ’’گلوبل گاؤں‘‘ کے نام سے موسوم کیا ہے۔اس سے جہاں ایک طرف علوم وفنون ،سائنس اور تعلیم وتفریح کے وافر سامان مہیا ہوئے ہیں وہیں دوسری طرف یہ انسانی جذبات واحساسات اور خیالات کو بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر متاثر کر رہی ہے۔غیر ممالک خاص طور سے مغرب کے تہذیبی ،سیاسی اور نوآبادیاتی پیغام رساں حربوں سے فکرمند ہیں۔ اورانھوں نے اطلاعات ونشریات کی نئی حکمت عملیوں پر زور دینا شروع کر دیا ہے۔اس لئے ان ممالک میں ایک ’’قومی نشریاتی حکمت عملی‘‘ کا سوال بار بار اٹھایا جا رہا ہے۔یونیسکو کے اکیسویں اجلاس (بلگریڈ 1980 ء کے سفارشات کے مطابق یونیسکو کے زیرنگرانی نشریات کے ارتقاء کے لئے ایک بین الاقوامی پروگرام کی ترتیب عمل میں آئی۔اس پروگرام کا مقصد قومی اور علاقائی سطح پر ایسی نشریاتی حکمت عملیوں کو ترتیب دینا ہے جن کے ذریعے موجودہ انسانی اور قدرتی وسائل کو بامعنی اور بہتر طور پر استعمال کیا جا سکے۔

ملک کی ابلاغی پالیسی یا نظریہ کی فلسفیانہ تفہیم میں عوامی ذرائع ترسیل ریڈیو اور ٹی وی کو خاص اہمیت حاصل ہے ایسی پالیسی عام طور سے ایک عمودی اور افقی ابلاغ کا تانا بانا پیش کرتی ہے جس کا کام غیر رسمی طور پر، تعلیمی اور ثقافتی پیغامات اور معلومات کو نہ صرف حکومت سے عوام تک پہنچانا ہے بلکہ عوام سے سرکار، عوام سے عوام گاؤں سے شہروں، نوجوانوں سے دیگر لوگوں تک اور اسی طرح کی تمام سطحوں تک بہ آسانی منتقل کرنا ہے یہ ایک دائروی بہاؤ ہے جس میں ایک ثقافت سے دوسری ثقافت کے باہمی لین دین کا الزام ہوتا ہے۔ مخالفین اور اقلیتوں کے خیالات کو صائب قومی نظریات کی تشکیل اور ان کے اظہار کے لئے اہمیت دی جانی چاہیئے عوامی ہونے کی حیثیت سے ذرائع ترسیل کو کسی خاص طبقے کا ترجمان نہ ہو کر ملک کے ہر شخص اور ہر فرد کا نمائندہ ہونا چاہیئے۔

ترسیل کے مختلف ذرائع ہی ترسیل وابلاغ کا وسیلہ نہیں ہیں کوئی بھی ذریعہ ترسیل (Media) افراد اور گروہ کے درمیان ابلاغی تبادلہ خیال کو نظر انداز کر کے ترقی پذیر، تبدل پذیر، جمہوری اور بہبودی معاشرے کو مستحکم نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ میڈیا کا ارتقاء خود مختاری عوامی ذرائع کی صورت میں ہو۔

ہندوستان جیسے کثیر لسانی اور کثیر ثقافتی ملک میں نشریاتی پالیسی درحقیقت تعمیر و ترقی اور معاشرتی تہذیب کے نشوونما کا حصہ ہو کر ہی پھل پھول سکتی ہے۔ میک برائڈ کمیشن نے ابلاغی پالیسی کے مقاصد بیان کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی تھی کہ ان پالیسیوں کے ذریعے ثقافتی لین دین اور اطلاعات کی فراوانی پر پابندی عائد نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کا مقصد کسی ایک معاشرے یا مختلف معاشروں میں موجود رکاوٹوں کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ عوامی نشریات کی پالیسیوں کا نمایاں مقصد موجودہ اطلاعاتی ڈھانچے میں تال میل پیدا کرنا ہوگا تاکہ تبادلہ خیال کے عمل کو عوامی ذرائع ترسیل کو جمہوری بنایا جا سکے۔

مارشل میکلوہان (MacLohan) نامی الیکٹرانک مسیحا کے خیال نے کہ'' میڈیا یا تو گرم ہوتا ہے یا ٹھنڈا۔''ترسیل وابلاغ کی روح محض پیغامات واطلاعات نہیں ہیں۔عوامی ذرائع ترسیل اورابلاغ سے متعلق قائم شدہ تصورات میں ایک انقلاب برپا کردیا۔

میکلوہان کے خیال کے مطابق ایک پیغام کونشر کرنے والا ایک خاص ذریعہ دوسرے ذریعے کے مقابلے میں کہیں زیادہ پراثر ثابت ہوتا ہے۔تیز اورگرم موضوعات کے لئے ذریعہ ترسیل کامیاب ثابت نہیں ہوسکتا،لیکن آج معاشرے کی تشکیل میں خیالات وتصورات سے کہیں زیادہ ان میکانکی ذرائع کارول اہم ہوتا ہے۔جوخیالات وتصورات کی نشرواشاعت کوممکن العمل بناتے ہیں یا'' ذرائع ترسیل،ترسیل سے زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

کئی تحقیق کاروں نے میکلوہان کے نتائج وخیالات کومسترد کرتے ہوئے ایک بار پھر پیغام رساں اورذریعے کے تعامل کے ساتھ انفرادی ابلاغ کے عمل پرزوردیا ہے۔ترسیل وابلاغ کے عمل پرزوردیا ہے۔ترسیل وابلاغ کا کوئی ایک متعینہ اورآخری طریقہ کارنہیں ہوسکتا۔حالات کے مطابق ان میں تغیرات پیدا ہوتے رہتے ہیں جوان کی کامیابی کی دلیل ہے،تاکہ بےخبراور باخبر طبقوں میں مساوات قائم کی جاسکے،بےخبر طبقات معاشی طورپرکمزورہوتے ہیں،کسم جے سنگھ نے اپنے تحقیقی مقالے'' گاندھی اورماؤ ابلاغ کے روپ'' میں اصولوں اوررویوں کا تقابلی مطالعہ میں اس امرکی وضاحت کی ہے کہ گاندھی جی کا ابلاغی طریقہ کارجمہوری اورمقبول عام ثابت ہوا اورپورا ہندوستان سیاسی اورقومی بیداری کا ہی نہیں بلکہ پورے معاشرے اورثقافت کے انقلاب کی علامت بن گیا۔

ترسیل کا عمل:

مختلف پیغامات کو عوام تک پہنچانے اور پھر عوام کے ردعمل یا رائے عامہ سے آگاہ کرانے کے لئے مختلف ذرائع ابلاغ اوران کی مختلف تکنیکوں کا استعمال کرنا ہوتا ہے ترسیل وابلاغ کے اس عمل کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔

ترسیل کا خاص مقصد کسی پیغام کو بھیجنے والے (ترسیل) سے وصول کرنے والے (مرسل الیہہ) تک پہنچانا ہے۔ ترسیل کا یہ عمل انسانی سماج میں ایک سماجی ماحول کی حدود میں مصروف عمل ہوتا ہے۔ یہ سماجی ماحول ہی کسی پیغام کو بھیجنے والے اوراسے وصول کرنے والے کے تجربے کی کیفیت متعین کرتا ہے کسی پیغام کے مرسل سے مرسل الیہہ تک پہنچنے میں اسے چار مرحلوں سے گذرنا ہوتا ہے یعنی

(۱) پیغام کی ترتیب (۲) اجراء (۳) وصولی (۴) تشریح

جب پیغام بھیجنے والے سے وصول کرنے والے تک منتقل ہوتا ہے تو وہاں تک پہنچتے پہنچتے وہ اپنی افادیت اوراہمیت کا ایک حصہ کھودیتا ہے۔ مندرجہ بالا چار مرحلوں سے ہرایک پراس کا بھی امکان رہتا ہے کہ پیغام کی طاقت اوراثر بتدریج کم ہوجائے۔ ویسے اس چیز کا انحصار پیغام کی صحت کے بارے میں احتیاط پر ہوتا ہے کوئی پیغام آخر کار کس درجہ قوت کے ساتھ سفر کی آخری منزل سے پھر مرسیل الیہہ کے ردعمل کی واپس کے اس عمل کو ہم ایک اصطلاح میں کہنا چاہیں تو باز آ گاہی کہہ سکتے ہیں۔

مختصر یہ کہ رابطہ عامہ کے عمل میں مصروف کارکن کو ترسیل کا یہ تمام عمل شروع کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ پیغام کیا ہے؟ وصول کنندہ یا مرسل الیہہ کون ہے؟ اس کا سماجی پس منظر اوراس کے مخصوص تجربات کیا ہیں؟ یہ پیغام اس امر کے لئے کہ کسی پیغام کی روح، اپنی پوری صحت کے ساتھ برقرار رہے۔

ترسیلی وسیلوں کا پوری طرح درست ہونا بہت ضروری ہے۔اس میدان میں بے داغ کارکردگی کے لئے ضروری ہے کہ رابطہ عامہ سے متعلق کارکن اس میدان میں پیش آسکنے والے تمام خطرات اور اندیشوں سے پوری طرح واقف ہوں۔

عوامی ذرائع ترسیل اورعوامی ترسیل وابلاغ کی نوعیت

عوامی ابلاغ ایک عمل ہےاورعوامی ذرائع ترسیل ایسی آلہ جاتی تدابیر ہیں جن کا کام کسی ماخذ سے حاصل ہونے والی خبر واطلاع کو وصول کنندہ تک پہنچانا ہےاس اعتبار سے تعلیمی میدان میں یہ ذرائع اساتذہ سے حاصل ہونے والی کسی خبر یاہدایت کوطالب علموں تک پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔اس لئےعوامی ذرائع ترسیل کی تکنیک کے بغیرعوامی ترسیل وابلاغ کا عمل ممکن نہیں ہے جہاں تک جدید تکنیک کا معاملہ ہےتو اس کا استعمال عوامی ابلاغ کے ساتھ گروپ اورکلاس روم کی تعلیم کے لئے کیا جاسکتا ہے۔

عوامی ترسیل وابلاغ ایک خاص قسم ہے جس میں وصول کنندہ نسبتاً کثیر التعداد،مختلف النوع اور نامعلوم ہوتے ہیں کلاس روم میں عام طور سے طالب علم اور استاد میں ایک رشتہ بنارہاہےیعنی طالب علموں کا ایک عام مقصد حصول تعلیم ہوتا ہے جوکم تعداد ہونے کے ساتھ ایک دوسرے سے باہمی طور پر متعلق اور متعارف ہوتے ہیں۔لیکن عوامی ابلاغ کی نوعیت عوامی اور غیر مستقیم ہوتی ہےجس کی رو سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عوامی ابلاغ ایک ایسا منظّم ابلاغی عمل ہے جو سرمائے کے علاوہ مہارت اور مختلف تکنیکی ماہرین پر منحصر ہوتا ہے۔اس طرح یہ ایک ایسا جدید عمل قرار پاتا ہے۔ جونسبتاً کثیر التعداد اور نامعلوم وصول کنندہ گان تک رسائی حاصل کرتا ہے۔جس میں متعلقہ اطلاعات ومعلومات عموماً نشر کی جاتی ہیں،جن سے زیادہ

تر لوگ ایک ہی وقت میں مستفیض ہوتے ہیں اور جن کی نوعیت غیر مستقیم ہوتی ہے یہ ابلاغ کے ایسے پیچیدہ نظام کے اندر عمل پیرا ہوتا ہے جس کے لئے بڑے سرمائے کے ساتھ مختلف ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔

ترسیلِ زبانی : عوامی رابطے کا ایک اہم وسیلہ

ترسیل کا رشتہ قائم کرتے وقت مخاطب کرنے والے اور مخاطب کئے جانے والوں کے درمیان ایک ذہنی اور معنوی ہم آہنگی قائم ہو۔ اس مقصد کے پیشِ نظر مخاطب کو یہ یقین دلانا لازمی ہوتا ہے کہ کہنے والا اپنی بات پوری سچائی اور خلوص سے کہہ رہا ہے اور وہ سننے والے کے اپنے مفاد میں بھی ہے۔ دوسرے لفظوں میں پیغام اور اس کی ترسیل موثر اور معتبر ہونی چاہئے۔

زبانی ترسیل (Oral Communication) کی عملی افادیت کو سمجھنے کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ اس کے مختلف طریقوں اور ان کے باہمی ارتباط کو ذہن میں رکھا جائے۔ زبانی ترسیل کا غالباً سب سے اہم موقع جو رابطہ عامہ کے سلسلے میں درپیش ہوتا ہے وہ ہے پریس کانفرنس یا اخبار نویسوں سے ملاقات بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ پریس کانفرنس میں رابطہ عامہ افسر کو زیادہ واضح انداز کلام اپنانا ہوتا ہے اور غیر ضروری طوالت سے بچنا ہوتا ہے۔ اس کو بات چیت میں رواں ، بے خوف، جھجک اور ہوشیار ہونا چاہئے گفتگو نہ تو اتنی سست ہونی چاہئے کہ سننے والوں کو بیچ بیچ میں لقمہ دینے کی ضرورت محسوس ہو اور نہ اتنی تیز کہ سننے والا مطلب سمجھنے سے ہی قاصر رہ جائے۔

ظاہر ہے ان ملاقاتوں میں اس کی حیثیت ایک درمیانی آدمی کی ہوتی ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اس رابطے کے رول کی تمام نزاکتوں اور باریکیوں کو بخوبی ذہن میں رکھے۔ پریس کانفرنس

کے لئے   تقریباً گفتگو کا خاکہ تیار کرتے وقت سب سے پہلے اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سننے والے کس طرح کے لوگ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ اپنے مدعو کئے ہوئے اخبار نویسوں کے خصوصی زمرے پر دھیان دینا ضروری ہے یعنی یہ کہ ان کا تعلق تجارتی جرائد سے ہے یا تو قومی سطح کے اخبارات سے یا رسالوں وغیرہ سے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ یہ مدعوئین اس ادارے کے کاموں سے کس حد تک واقف ہیں ان کے متوقع سوالات کیا ہو سکتے ہیں اور کون کون سی باتیں ایسی ہیں جو اس ادارے کے بارے میں ان تک پہنچائی جانی ضروری ہیں سب سے بڑھ کر جس چیز کا خیال رکھا جانا چاہئے وہ یہ ہے کہ کانفرنس کا مقصد کس خبر یا کس چیز کو ان اخبار یا جرائد کے ذریعے عوام تک پہنچانا ہے۔

صحافتی روابط:

اخباری دنیا سے رابطہ قائم کرنے کے خواہش مند ہر شخص کے لئے یہ بات واضح طور پر سمجھ لینا ضروری ہے کہ اخبار بنیادی طور پر خبریں پہنچانے کا ایک وسیلہ ہے ہے۔ یوں تو بات   کہنے میں بڑی سادہ سی لگتی ہے لیکن غور سے دیکھا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ بیشتر لوگ اس سادہ سی حقیقت ہی کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اخبار کو خبروں کے بجائے اظہار رائے کا وسیلہ سمجھتے ہیں۔   یہ تو صحیح ہے کہ تقریباً تمام اخبارات، حالات و واقعات پر تبصرے وغیرہ شائع کرتے ہیں لیکن ہمہ وقت ان کی توجہ مراسلات، تبصرے وغیرہ شائع کرنے میں صرف ہوتی ہے لیکن بایں ہمہ ان کی توجہ کا اصل مرکز واقعات ہی ہوتے ہیں۔ جرائم جنگ اور حادثات سے لے کر سرکار کے کاموں، کھیل کود، سائنسی ایجادات، موسم اور مقدمات تک اپنی عصری زندگی

کے تمام پہلوؤں سے متعلق واقعات، اخبارات کی دل چسپی کا مرکز ہوتے ہیں۔اخبار کے لئے پہلی اور آخری اہم چیز خبر ہے۔جس شخص نے اس حقیقت کو اچھی طرح نہیں سمجھا وہ اخباروں کے ساتھ کامیاب روابط استوار نہیں کرسکتا۔

ایسا نہیں ہے کہ اخبار نویس کو متنازعہ معاملات، مباحث کے مختلف نکات اور اظہار خیال سے دلچسپی نہ ہو۔دوسرے الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ اخبار نویس کو رائے زنی اور تبصرے میں بھی دلچسپی ہوتی ہے۔ لیکن یہ حقیقت بہر حال اپنی جگہ ہے کہ اس کی بنیادی وفاداری حقائق اور واقعات سے ہی ہوتی ہے۔اس کا پیشہ وارانہ تجربہ ایک اخبار نویس کو پروپیگنڈہ اور تشہیر کے تئیں محتاط بنا دیتا ہے۔ایک تجربے کار اخبار نویس ہر روز ایک ہی سوال کرتا ہے یعنی کیا یہ خبر ہے؟ یہی سوال اس کے دفتر میں اس سے بھی کیا جاتا ہے۔لہذا جو کوئی صحافی یا اخبار نویس سے رابطہ تعلق استوار کرنے کا خواہاں ہے اسے بھی خود سے یہی سوال کرنا ضروری ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اخبارات کے لئے خبر تیار اور پیش کرنے میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ خود بھی اخبار نویسی کے اصولوں اور اس کی روح سے واقف ہوں۔

خبر کے تین لازمی اجزا دلچسپی، اختصار اور وضاحت ہے۔اصل خبر یا خبر کی روح پہلے پیراگراف میں اور ممکن ہو تو پہلے جملے میں آجانی چاہئے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ضرورت پڑھنے پر خبر کو مختصر کرتے وقت اخبار کے دفتر میں سب ایڈیٹر کو خبر کی کانٹ چھانٹ میں کم سے کم وقت ہوگی۔خبر تیار کرتے وقت تاریخوں، مقامات اور افراد کے ناموں اور اعداد و شمار وغیرہ کی صحت کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے خبر کا طرزِ تحریر مصنوعی نہیں ہونا چاہئے۔اکثر یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ خوبصورت جملوں اور مرصع فقروں سے تحریر کا حسن بڑھ جاتا ہے لیکن ایک کامیاب خبر نویس کے لئے یہ راز سمجھ لینا ضروری ہے کہ خبر میں تحریر کا حسن پیدا کرنے کی

کوشش زیادہ تر تصنع پیدا کردیتی ہے اور تصنع خبر کے وزن کو کم کر دیتا ہے اس کے علاوہ یہ بات بھی دھیان میں رکھنے کے قابل ہے کہ صحافتی روابط کا کام کرنے والے شخص کو خبر کی ترتیب وتحریر میں ایک طرف اگر یہ کوشش کرنی ضروری ہے کہ خبر غیر دلچسپ اور خشک نہ ہونے پائے اور محض لفاظی نہ بن جائے تو دوسری طرف یہ بھی ضروری ہے کہ خبر کا اسٹائل اتنا مرصع و مسجع نہ ہو کہ اخبار نویس کے لئے الجھن اور چڑ چڑاہٹ کا باعث بن جائے۔خبر لکھنے کا سنہری اصول یہی ہے کہ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ آپ کو کہنا کیا ہے؟ پھر اس بات کو جتنی جامعیت اور جتنے اختصار سے آپ کہہ سکیں اتنا ہی اچھا ہے۔

پریس کانفرنس کے دوران اخبار نویسوں کی خاطر تواضع بھی ایک اہم پہلو ہے جس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ضروری نہیں ہے کہ خاطر مدارات میں حد سے زیادہ افراط ہو لیکن وقت اور موقع کے لحاظ سے مہمانوں کی سادگی کے ساتھ تواضع شائستگی اور اخلاق کا ایک ضروری تقاضا ہے۔ پریس کانفرنس کا اہتمام کرنے والوں کا فرض ہے کہ وہ اس امر کا بندوبست کریں کہ سب اخبار نویسوں کو متعلقہ خبر فراہم ہو جائے۔ اگر موضوع تفصیل طلب ہو تو ضروری مواد پہلے سے تیار کرا کے ہر اخبار نویس کو کانفرنس شروع ہوتے ہی دے دیا جانا چاہئے۔بعض اعلانات اور خبروں کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ ان سے اخبار نویسوں کو آگاہ تو پہلے سے کر دینا ضروری ہوتا ہے لیکن جن کی اشاعت کے لئے ایک خاص وقت طے کر دیا جاتا ہے۔

خبر اور خصوصی مضمون کا فرق یہ ہے کہ خبر کا موضوع فوری ہوگا اور ہنگامی نوعیت کا ہوتا ہے۔خبر کسی ایسے واقعے کے بارے میں ہوتی ہے جو یا تو ابھی ابھی ہو چکا ہے یا بس ہونے ہی والا ہے۔خصوصی مضمون اس قسم کے مضمون کو کہتے ہیں جو اکثر اخباروں کے ادارتی نوٹ والے صفحے پر شائع ہوتا ہے اور جس میں ہفت روزہ جرائد اور ماہانہ رسالوں کے لئے خصوصی دلچسپی کا مواد ہوتا ہے۔اس کا موضوع عموماً ایسا ہوتا ہے جو

اس دن اس ہفتے اس مہینے یا اس موسم کی کسی خبر سے متعلق ہوتا ہے۔

عوامی ذرائع ترسیل

عوامی ذرائع ترسیل اپنی دیگر خدمات کے ساتھ خبر و اطلاعات فراہم کرنے ،ان کی توضیح وتشریح کر نے لوگوں کو تعلیم یافتہ بنانے اوران کے لئے تفریح وطبع کے سامان مہیا کرنے کا اہم کام انجام دیتے ہیں۔ یہ غیرارادی تعلیم کے علاوہ جو دیگر پروگراموں سے حاصل ہوتی ہے رسمی اور غیر رسمی دونوں طرح کی تعلیم فراہم کرتے ہیں غیرارادی تعلیم ثقافتی نشر واشاعت کے علاوہ متعدد تفریحی پروگراموں کا نتیجہ بھی ہوسکتی ہے۔اس طرح یہ امور ایک دوسرے سے باہمی طور پر متعلق ہیں اور تعلیمی نوعیت کے حامل ہیں۔اس لئے تعلیمی کام کاج میں ان کا استعمال بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر کیا جاسکتا ہے۔

اس لئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا تعلیمی اور تفریحی سرگرمیوں کو ایک دوسرے سے مربوط کیا جاسکتا ہے۔کیا کوئی بھی ایسا پروگرام جو ایک بڑے طبقے کے لئے ہو۔تعلیمی تقاضوں کو پورا کرسکتا ہے۔ یہاں ہمارا مقصد قطعاً یہ نہیں ہے کہ تعلیمی پروگرام تفریحی نوعیت کے نہیں ہوسکتے یا انھیں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔نہ ہی ہمارا مقصد یہ ہے کہ تفریحی پروگرام، تعلیمی اور ثقافتی اور افادی نوعیت کے نہیں ہوسکتے۔ہاں یہ ضرور ہے کہ کسی پروگرام کا اولین مقصد اگر تعلیمی ہے تو وہ لوگوں کا ایک بڑا مجمع اکھٹا نہیں کرسکتا جس کی وجہ یہ ہے کہ تعلیم وسیع نوعیت کا ایک اجتماعی کام نہیں ہے اور نہ کبھی ہوسکتی ہے حصولِ تعلیم کے لئے طالب علموں کی ذاتی ضروریات، دلچسپیاں ان کی نفسیات اور تعلیمی تکنیک ایسے عناصر ہیں جو ایک رفتے عوامی ابلاغ کے ذریعے اس مقصد کی حصولیاتی میں حائل ہوجاتے ہیں۔

کلاس روم میں درسی کتب ،بلیک بورڈ نقشے اور چارٹ وغیرہ ایسی بصری اشیاء ہیں جو ابھی تک طالب علموں کے لئےتعلیم اور غیر شعوری مہارت کے حصول کا اہم ذریعہ رہی ہیں۔جدید تکنیکی سائنس کے عمل دخل سے تعلیم کے نئے نئے طریقہ کار سامنے آئے ہیں، جو روایتی طریقوں اور ذرائع کے بالمقابل ہیں،آج سائنس طبی سائنسی ،ماحولیات زبان انسانی فطرت ،معاشرت ،منظرنامے موسیقی اور دیگر علوم و فنون کے ساتھ تکنیکی اور پیشہ ورانہ تربیت کے لئے ٹیلی ویژن کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں۔کمپیوٹر کی وجہ سے اب عوامی ذرائع ترسیل ایک رخے ابلاغ کے ذیل میں نہیں رہے ہیں۔کلاس روم میں ٹی وی پروگرام کے بعد کتب اور مطبوعہ مواد جیسی غیر منظری امدادی چیزوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے اسی طرح ریڈیو پروگراموں میں غیر واضح چیزوں کو فلم اسکرپٹ اور دیگر منظری مواد کے ذریعے پیش کیا جاسکتا ہے اس طرح ریڈیو ویژن کی صورت میں سمعی بصری آلہ بن جاتا ہے۔

آج کی تیزی سے متغیر اور متبدل دنیا میں جدید تعلیمی ضروریات کلاس روم کی دیواروں سے باہر نکل کر تمام دنیا کا احاطہ کررہی ہیں۔ٹی وی اور ریڈیو کی سہولیات کو اس مقصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بنیادی تصورات اور قیاسات کے لئے اساتذہ کی خدمات لازمی ہیں۔ان کو نئے تعلیمی آلہ جات کے روپ میں نئے ذرائع کے استعمال کے لئے مشق کرانا ہوگا۔جیسا کہ یہ عام خیال ہے کہ ٹیلی ویژن اساتذہ یا درسی کتب کا قائم مقام نہیں ہے۔ یہ والدین اور اساتذہ کے لئے بھی سبق آموز ہوسکتا ہے۔اس بات کی کوشش کرنا ہوگا کہ ٹی وی کو کلاس روم کے معاون کے طور پر استعمال کر کے اس سے زیادہ استفادہ کیا جائے تو دوسری طرف گھروں میں غور وخوض کے لئے مناسب پروگراموں کا انتخاب کیا جائے ۔ایک وقت ایسا تھا جب یہ سمجھا جاتا تھا کہ تصورات وخیالات ،خبر واطلاعات کی طرح ایک مقام سے دوسرے مقام تک خود بخود

پھیل جاتے ہیں۔ترسیل وابلاغ کے اس جادو گوئی کے اصول کی رو سے وصول کنندہ کی حیثیت انفعالی ہوتی ہے۔آج مختلف تحقیقی مطالعوں سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ وصول کنندہ غیر متعلق لوگوں کے اس منعفل گروہ کی طرح نہیں ہوتے ہیں،جن میں باہمی تعامل بہت کم یا بالکل نہیں ہوتا ہے۔لوگ جو کچھ چاہتے ہیں اسے تلاش کر کے حاصل کر لیتے ہیں اور قبول کرنے کے مقابل بہت سی باتوں کو رد کر دیتے ہیں۔لوگوں کو اپنے طبقے کے دوسرے لوگوں کے ساتھ تو تعامل ہوتا ہی ہے ساتھ ہی اس ابلاغ مواد کے ساتھ بھی یہی عمل ہوتا ہے جس سے ان کا رابطہ قائم ہوتا ہے۔اس طرح عوامی ذرائع ترسیل،اطلاعاتی مقاصد کے مطابق نہ تو وصول کنندہ (audience) تک رسائی حاصل کر پاتے ہیں اور نہ ہی ان کی خاطر خواہ معنویت قائم ہو پاتی ہے۔لیکن ابلاغ کے دواقدامی رو کے ذریعے یہ پہلے کسی طبقے کے ان لوگوں تک رسائی حاصل کرتے ہیں جو انھیں دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔یہ عمل واضح طور پر عوامی ذرائع ترسیل میں معلم کے اہم فرائض کو اجاگر کرتا ہے۔اس سلسلے میں ہربرٹ گولڈی ہیمر لکھتے ہیں۔

> ”نوجوان طلباء اسکولوں ، اساتذہ اور درسی کتب کے ذریعے علم وادب اور ریاضی جیسے مضامین میں قومی مہارت حاصل کرتے ہیں۔ الیکٹرانک ذرائع ریڈیو ٹی وی وغیرہ کی ایجادات نے خصوصاً سیٹیلائٹ اور کیبل نشریات نے اس روایتی نظام کے لئے مزید وسائل فراہم کئے ہیں“۔

ترسیل وابلاغ کا ایک رخی رویہ تعلیم وتربیت کی پہلی جہت کے مقابلے میں اطلاعات ومعلومات کو ذہن نشین کرانے میں زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔اگر کبھی گھروں میں کمپیوٹر کے ساتھ دواقدامی ترسیل وابلاغ کی سہولیات بھی فراہم ہو جائیں گی تو قومی مہارت پیدا کرنے کے لئے لازمی تعلیم کے لئے اسکولوں

کی زیادہ ضرورت نہیں ہوگی۔ یقیناً اسکولوں میں بھی کمپیوٹر استعمال کئے جائیں گے، لیکن کمپیوٹر کی مدد سے حاصل شدہ معارف کو کلاس روم تک محدود نہیں رکھا جاسکے گا۔

یہ تعلیمی نقطہ نظر سے بہت کارآمد اور مفید شئے ہے۔لوگوں کی معلومات معتقدات طور طریقوں اور رویوں میں تبدیلی پیدا کرنے کے لئے انھیں تعلیم یافتہ بنانے کی ضرورت ہے۔عوامی ذرائع ترسیل سائنسی معلومات اور مہارت کی نشوونما کر کے ان مقاصد کی حصولیابی میں معاون ہوسکتے ہیں۔ خاص طور سے یہ ذرائع ان طبقوں کے لئے زیادہ کارآمد اور مفید ہوسکتے ہیں جو رسمی تعلیم سے محروم ہیں۔

یقیناً اس بڑے کام کے لئے تمام متعلقہ اور ایجینسیوں کی باہمی کوششیں درکار ہوں گی۔عوامی ذرائع ترسیل اساتذہ کی تعلیم وتربیت سے متعلق طریقہء کار میں تبدیلیاں پیدا کرنے یا ان میں اصلاحات کرنے میں بھی معاون کرسکتے ہیں اور سیکھنے سکھانے کے عمل کو مزید مؤثر بنا سکتے ہیں۔ان کے ذریعے نئے درسی نصاب کا بہ آسانی انعقاد ہوسکتا ہے۔

ٹیلی ویژن معاشرہ اور مطبوعہ کتب

تعلیمی ترسیل وابلاغ کی تکنیکوں میں ترقی پذیر ٹیکنالوجی کو شمولیت اور روز افزوں ترقیات کے نتیجے میں تعلیم دن بہ دن ایک مستقل عمل کی صورت اختیار کرتی جارہی ہے کمپیوٹر کی سہولیات عوامی ذرائع ترسیل سے متعلق تعلیمی پروگراموں کو لوگوں کی ضروریات اور ثقافتی ماحول کے مطابق ڈھالنے میں مددگار ثابت ہورہی ہیں۔اس لئے اساتذہ کو اس اجنبی اور نئے ابلاغی ماحول سے مطابقت پیدا کرنا ہوگا۔کلاس روم میں زیادہ سے زیادہ عصری تعلیم سے متعلق مواد کی ضرورت ہے۔عوامی ذرائع ترسیل کے ذریعے ہی حاصل

ہوسکتی ہیں جو نہ صرف اسکول اور سماج کے درمیان تفریق کو ختم کرسکتی ہیں بلکہ کلاس روم عملی دنیا اور اساتذہ طالب علموں کی توقعات کو ایک دوسرے کے مساوی بنا سکتی ہیں۔ موجود معاشرہ دن بہ دن پیچیدہ ہوتا جارہاہے درسی کتب اس پیچیدگی کا احساس پیدا کرنے اور اسے براہ راست ذہنی تجربے کا حصہ بنانے میں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ ایسی صورت حال سے نبرد آزما ہونے کے لئے عوامی ذرائع ترسیل ہمارے لئے کافی حد تک معاون ہیں۔ جو دنیا میں کہیں بھی رونما ہونے والے کسی بھی واقعے میں ہماری شمولیت کو یقینی بناتے ہیں اور ہمارے احساسات کو بیدار کرتے ہیں۔ نئے ذرائع ترسیل رویوں اقداری نظام اور وصول کنندگان کے طور طریقوں میں مناسب جذباتی ردعمل پیدا کر کے علم و دانش کی ترویج وترقی میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں عوامی ابلاغ کے نظام میں اطلاعاتی دھماکہ ہوا ہے۔ نئ اطلاعات کی اس کثرت سے ہم آہنگی پیدا کرنا یا انھیں حاصل کرنا اساتذہ کے لئے بہت مشکل ہے۔ اس لئے اساتذہ کو اپنے مضمون پر مکمل گرفت حاصل کرنے اور اسے مستحکم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ آج کل بچے بہت زیادہ ٹی.وی پروگرام دیکھتے ہیں اس سے کہیں زیادہ ٹی.وی پروگرام دیکھنے میں مشغول رہتے ہیں۔ اس طرح یہ ذریعہ بچوں اور والدین کی تعلیم و تربیت کا ایک موقع فراہم کرتا ہے۔ اس لئے اساتذہ خود کو اور اپنی جماعت کو ٹی۔وی، ریڈیو پروگراموں کے پیش نظر پروگرام کی قدر و قیمت متعین کرنے کے لئے ان کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ اسکولوں کو اپنے درسی نصابات یا پروگرام ٹی.وی پروگرام کے مطابق کر لینا چاہیے بلکہ مقصد یہ ہے کہ ان ذرائع ترسیل کا استعمال تعلیم و تعلم کے عمل کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے ہونا چاہئے اور ان سے زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم اتنا ہی استفادہ کرنا چاہئے جتنا کہ تعلیم وتربیت کے لئے ضروری ہے۔

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ اطلاعات ومعلومات کے بڑے ذرائع ہیں اور جیسا کہ عام طور پر

کہا جاتا ہے کہ اطلاعات ومعلومات صرف بے جان مطبوعہ مواد کی صورت میں ہی فراہم نہیں کرنا چاہیں بلکہ پرکشش زندہ آوازوں کے ساتھ محبت آمیز اور ترغیبی طریقے سے دوسروں تک پہنچانا چاہئے۔

عوامی ذرائع ترسیل کا صحیح استعمال کوئی آسان کام نہیں ہے اس کے لئے اساتذہ کو ان ذرائع کے ساتھ سمعی و بصری تکنیک اور مؤثر ابلاغ کے عمل کو استعمال میں لانے کے لئے تربیتی اساتذہ درکار ہیں۔

تعلیمی ابلاغ کے نتائج تہذیبی روایت اور اس طبقے کے کسی طور طریقے کو اپنانے کے عمل سے متاثر ہوتے ہیں جس میں تعلیمی سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ اس لئے کسی بھی پروگرام کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے ان حقائق کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے۔

عوامی ابلاغ کے اہم وسائل

رابطۂ عامہ کی سرگرمی کا دار و مدار عوامی رابطے اور ابلاغ کے وسائل پر ہوتا ہے، جنہیں انگریزی میں (Mass Media) کی اصطلاح سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ ان وسائل میں اخبارات، ریڈیو، سنیما اور ٹیلی ویژن شامل ہیں۔ یہ وسائل ہی کسی ادارے اور عوام کے درمیان رشتہ قائم کرتے ہیں اور ترسیل کا عمل انہیں کے توسط سے ہوتا ہے۔ رابطۂ عامہ کی سرگرمی کو پوری طرح سمجھنے کے لیے ان وسائل کی نوعیت، ان کے مزاج ان کی حدود، ان کی قوت اور صلاحیت اور ان کی تکنیکی خصوصیات کو سمجھنا ضروری ہے۔

ریڈیو:

ریڈیو دنیا بھر میں اطلاعات کی فراہمی کے وسیلے کی حیثیت سے اخبارات کے بعد سب سے اہم اور

مخاطبین کے حلقے کی وسعت کے اعتبار سے شاید سب سے بڑا وسیلہء ترسیل ہے۔ پہلا باقاعدہ ریڈیو نظام انگلینڈ میں 1922 میں قائم ہوا تھا اور اس طرح اس وسیلہ ابلاغ کو ابھی نصف صدی سے کچھ ہی زیادہ مدت ہوئی ہے۔لیکن اتنی ہی مدت میں اس کے اثرات اور حلقہ کارکردگی میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔

ہندوستان میں بھی نشریات کا آغاز ہوئے بہت زمانہ نہیں گزرا ہے اور اس کا شروع زمانہ ہمارے ملک میں کچھ غیر ہموار سا رہا ہے۔ 1926 میں حکومت نے نشریاتی اسٹیشن قائم کرنے کے لیے انڈین براڈ کاسٹنگ کمپنی کو لائسنس دیا۔ 23 جولائی 1927 کو بمبئ میں پہلا ریڈیو اسٹیشن قائم کیا گیا اور اسی سال 26 اگست کو کلکتے میں دوسرے ریڈیو اسٹیشن کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ یہ دونوں اسٹیشن کم طاقت والے میڈیم ویو ٹرانسمیٹر وں کے اسٹیشن تھے اور ان ٹرانسمیٹر وں کا دائرہ عمل بہت محدود تھا۔ 1930 میں انڈین براڈ کاسٹنگ کمپنی ختم ہوگئی اور حکومت نے نشریات کو اپنی تحویل میں لے کر اس کا نام انڈین براڈ کاسٹنگ سروس کر دیا۔یہی سروس اپنی تنظیم جدید کے بعد 1936 میں آل انڈیا ریڈیو ہوگئی۔

اصل میں ہمارے یہاں قومی بنیادوں پر نشریات کی تنظیم و تدوین آزادی کے بعد ہی عمل میں آئی او راس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ گزشتہ تقریباً تین سال کے دوران کیفیت اور کمیت دونوں اعتبار سے اس وسیلہ ابلاغ کی نشو ونما بہت اچھی رہی ہے۔

دوسری جنگِ عظیم کے بعد ہی سے ریڈیو نے ایک بے حد موثر وسیلہ ابلاغ کی حیثیت سے بہت باوقار مرتبہ حاصل کر لیا تھا اور یہ محسوس کر لیا گیا تھا کہ نشریاتی وسیلے کا اصل اور اہم ترین کام پروپیگنڈہ نہیں بلکہ معلومات واطلاعات کے توسط سے تحریک و ترغیب دینا ہے۔نشریاتی ضابطہ اخلاق کی رو سے اب بنیادی اہمیت اس امر کی تھی کہ قوم کی تعمیر و ترقی کے کام میں سننے والوں کو اس وسیلے کی مدد سے شریک کیا جائے۔

ہمارے یہاں آزادی کے ساتھ ہی قومی تعمیر کے کام میں بڑھاوا دینے کے لیے اس وسیلہ ابلاغ کو عوام کی ذہنی تربیت کا وسیلہ بنانے کی اہمیت تسلیم کرلی گئی اور اسی سمت قدم اٹھائے جانے لگے۔ آج سے تقریباً گیارہ بارہ سال قبل ودیالنکار کمپنی نے ریڈیو کے رول کے بارے میں اپنی رپورٹ میں کہا تھا۔

''عوامی ابلاغ کے وسائل کے توسط سے معلومات کی فراہمی حقائق کی ترسیل اور رائے عامہ کی تعمیر کا خاص مقصد یہ ہے اور یہی ہونا بھی چاہیے کہ عوام کے ذہنوں میں مستقبل کے اس تصور کو اجاگر کیا جائے جو ہمارے پنچ سالہ منصوبے پیش کرتے ہیں۔ ہماری پبلسٹی کا مقصد اور موضوع ہمارے پیش نظر مستقبل کے سماجی مقاصد کی وضاحت ہونا چاہیے۔ ہم اپنے ملک کے عوام کو سماجی بہبود اور اقتصادی فلاح سے ہم کنار کرنے کے لیے منصوبے بند ترقیات کا جو سلسلہ شروع کیے ہوئے ہیں اس کے جلو میں اقدار کی اور رویوں کی تبدیلیاں بھی آتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ صنعتی ترقی، جدید کاری اور معشیت کی ترقی کی وجہ سے ہمارے سامنے نئے نئے سماجی مسائل بھی آتے ہیں۔ اس پس منظر میں پبلسٹی کا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ عوام کے ذہنوں کو ان نئے مسائل کی چنوتیوں سے نمٹنے کے لیے تیار کیا جائے۔''

سادہ الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ پبلسٹی کا مقصد معلومات کی ترسیل اور عوام میں ایک احساس تعمیر پیدا کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ابلاغ عامہ کے وسائل کا استعمال ناگزیر ہے اور ان مسائل میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچنے اور ان کو متاثر کرسکنے کی صلاحیت رکھنے والے وسیلے یعنی ریڈیو کا مقام بہت اہم ہے۔

اخبارات کے مقابلے میں ایک وسیلہ ابلاغ کی حیثیت سے ریڈیو کی چند مجبوریاں بھی ہیں اور کچھ گنجائشیں بھی، ریڈیو کی سب سے بڑی مجبوری تو یہ ہے کہ اسے چوں کہ ایک مخصوص وقفہ کے اندر اندر ہی

ترسیل کا کام کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے وہ ایک خاص مدت سے زیادہ وضاحت اور تفصیل میں نہیں جاسکتا۔ دوسری بڑی مجبوری اس وسیلہ اشاعت کی یہ ہے کہ نفسیاتی طور پر ہم چھپے ہوئے الفاظ یعنی تحریر کو بولے جانے والے الفاظ کے مقابلے میں زیادہ معتبر اور مستند سمجھتے ہیں اس لیے کوئی یہ پیغام اگر ریڈیو کے ذریعے اپنے مخاطب گروہ تک پہنچ جائے تو اس کے بعد بھی یہ ضروری سمجھا جاتا ہے کہ اخباروں میں اسے شائع شدہ شکل میں دیکھ کر اپنا اطمینان کرلیا جائے۔ اسے ہم ایک طرح کا Creence Complex کہہ سکتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی دوسرے وسیلہ ہائے ابلاغ، خصوصاً اخبارات کے مقابلے میں ریڈیو کی اپنی کچھ زیادہ گنجائش سننے والوں کا امکانی حلقہ پڑھنے والوں کے امکانی حلقے سے کہیں وسیع تر ہے۔ اس گنجائش سے رابطۂ عامہ کے کاموں میں زبردست امکانات پیدا ہوجاتے ہیں۔ سستے ٹرانسٹروں کی تیاری اور اجتماعی ریڈیوسیٹوں کی فراہمی نے سننے والوں کا حلقہ اور بھی زیادہ وسیع کردیا ہے اور ریڈیو کے ذریعے سے پیغام اور معلومات وہاں تک بھی پہنچائی جانی ممکن ہوگئی ہیں جہاں تک اخباروں کی رسائی نہیں ہوسکتی۔

دوسری بڑی گنجائش دیگر وسائل ابلاغ بالخصوص اخباروں کے مقابلے میں ریڈیو کو یہ حاصل ہے کہ وہ معلومات اور پیغامات زیادہ بروقت اور جلدتر عوام تک پہنچا سکتا ہے۔ وقت اگر ایک طرف ریڈیو کی مجبوری ہے تو دوسری طرف اس کی سب بڑی گنجائش بھی بن جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ ریڈیو دوسرے وسائل کی ابلاغ کی بہ نسبت زیادہ تازہ اور فرسٹ ہینڈ (First Hand) معلومات کم سے کم وقت میں عوام تک پہنچا سکتا ہے۔

ٹیلی ویژن:

یہ بنیادی طور پر ایک بصری وسیلہ ابلاغ ہے اور اسی لیے اس میں سمعی پیغامات کی اہمیت ثانوی ہے۔اس کی بھی تقریباً وہی حدود ہیں جو ریڈیو کی ہیں لیکن اس میں بصری تصویروں اور شکلوں کا اضافہ اس کو ریڈیو کے مقابلے میں ایک حد تک زیادہ موثر وسیلہ بنا دیتا ہے۔ریڈیو سے معلومات حاصل کرتے ہوئے سامع بہت سے موقعوں پر ذہنی تصویریں اور عکس قائم کرتا ہے جو اکثر اصل تصویر سے مختلف ہوتے ہیں۔اس کے برعکس ٹیلی ویژن معلومات و واقعات کے ساتھ ساتھ ان کی اصل شکلیں اور خاکے بھی پیش کرتا ہے جو دیکھنے والوں کے لیے صرف یہی نہیں کہ زیادہ پرکشش ثابت ہوتے ہیں بلکہ ایک وسیلے کی حیثیت سے ٹیلی ویژن کو زیادہ مستند اور معتبر بھی بنا دیتے ہیں۔

اخبارات:

اخبارات اپنی گنجائش زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچنے کی صلاحیت کم قیمت،متنوع اور پس منظری مواد کی گہرائی اور وسعت،تحریری الفاظ کے تئیں لوگوں کے اعتبار وغیرہ کی بنا پر عوامی ابلاغ کے بے حد موثر وسیلے کی حیثیت رکھتے ہیں۔اس کے ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ دوسرے تمام وسائل ابلاغ کے مقابلے میں اخبارات سب سے قدیم اور سب سے مستحکم وسیلہ ترسیل ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ ہمارے ملک میں جہاں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد کم ہے۔اخبارات کے حلقۂ اثر میں بھی اسی تناسب سے کمی محسوس ہوئی ہے لیکن اس کمی کی تلافی بڑی حد تک اس امر سے ہو جاتی ہے کہ اخباروں میں شائع ہونے والے پیغام اور معلومات پڑھنے والے تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ وہاں سے سمعی پیغام یا (Spoken Word) کی صورت میں

ان لوگوں تک بھی پہنچتے ہیں جو براہِ راست اخباروں سے استفادہ نہیں کر سکتے۔

سینما:

زیادہ سے زیادہ عوام کو زیادہ سے زیادہ متاثر کرنے میں اور ان کی ذہنی رویوں اور رجحانات کی تشکیل کرنے میں سینما کا رول بے حد اہم ہے۔ اخبارات کے بعد اپنے استحکام اور قدامت کے لحاظ سے یہ دوسرا بڑا وسیلہ ابلاغ ہے۔ ترقی پذیر معاشروں میں اس وسیلہ ابلاغ سے بہت بڑے اور اہم کام لیے جا سکتے ہیں۔ ہمارے سماج میں اس وسیلۂ ابلاغ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ عوام کا ایک بہت بڑا طبقہ اس کے دیے ہوئے پیغامات کو نہ صرف یہ کہ ذہنی طور پر جذب کر لیتا ہے بلکہ ان کو اپنی عام زندگی میں بھی متشکل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے ہم چاہیں تو ہم آہنگی (Identification) سے تعبیر کر لیں اور چاہیں اسے محض نقل (Imitation) سمجھیں۔ بہرحال یہ حقیقت اپنی جگہ پر ہے کہ یہ وسیلۂ ابلاغ عوام کے ذہنوں کو بہت متاثر کرتا ہے۔ اس صلاحیت سے رابطہ عامہ کے کاموں میں بھرپور طریقے سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

جدید سائنسی ترقیات اور وسائلِ ابلاغ

جدید دور خلائی دور کہلاتا ہے یہ ترقی اس قدر ہمہ گیر ہے کہ اس نے کائنات کے بہت سے گوشوں کو بھی سمیٹ لیا ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کی اس انقلابی ترقی کے دور کو مواصلاتی ترقی کا دور بھی کہا جاتا ہے۔ ابلاغ کے وسائل کی ترقی بھی اس سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کا ہی ایک حصہ ہے۔ کئی سال قبل مارشل مکلوہن (Marshal Mcluhan) نے پیشنگوئی کی تھی کہ چھاپہ خانے کا عہد ختم ہو رہا ہے۔ اس کے

چند ہی سال بعد یعنی 1971 میں امریکہ میں مطالعہ کی صورت حال کے بارے میں جو رپورٹ شائع ہوئی اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ واقعی طباعت کی پانچ سو سال کی تاریخ میں طباعت کے شعبے میں اتنی تکنیکی ترقیاں نہیں لائی گئی تحقیق جتنی 1961 سے 1970 تک کے دس سال کے اندر ہوئیں۔

امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک میں صورت حال یہ ہے کہ ہر سال رسالوں اور اخباروں کی طباعت وغیرہ میں کمپیوٹروں کا کام بڑھتا ہی جاتا رہا۔ مواد کی ترتیب پروپ ریڈنگ، لے آوٹ یا خاکہ بندی، طباعت، اشاعت اور ایڈیشنوں سے متعلق تمام پلاننگ اور تقسیم کا بیشتر کام کمپیوٹروں کی مدد سے کیا جارہا تھا۔ بعض امریکی ماہرین کا اندازہ ہے کہ 1975 میں امریکہ میں جتنا مواد بھی چھپا ہے اس کا 65 فی صد حصہ برقیاتی آلات اور کمپیوٹروں کی ہی مدد سے ترتیب دیا گیا تھا۔

اس سائنسی اور ٹکنالوجیکل انقلاب کی بدولت، روز بروز ایسے نئے نئے طریقے نکل رہے ہیں جن سے ترسیل کے شعبے میں انسان کی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ ان طریقوں کے ساتھ ساتھ انسان کی سماجی اور ثقافتی زندگی کے مختلف شعبے بھی وسعت پارہے ہیں۔ قصبوں اور دیہات کی ترقی اور ان میں شہری وسائل کی روز افزوں فراہمی، تعلیم اور معاشی بہبود کی سطح میں اضافہ اور انسان کی ثقافتی ضروریات اور فرصت کے اوقات میں اضافہ یہ سب وہ عناصر ہیں جو ترسیل کے شعبے میں ترقی کے لیے بڑی سازگار فضا تیار کر رہے ہیں۔

جدید سائنسی ترقیات

آج دنیا بھی میں عوامی ابلاغ کے جو وسائل مروج ہیں وہ اس آنے والے زمانے کے لیے عوام کے

ذہن کی تہذیب نہیں کر رہے ہیں۔ بسا اوقات تو یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بجائے عوام کے ذہنوں کی تہذیب و ترتیب کے ان وسائل کے ذریعے جو بے روح اور کتابی قسم کی معلومات عوام تک پہنچائی جاتی ہے اس سے مخاطبوں کی آزادیِ فکر اور قوت استدلال میں قطعاً کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔

مثال کے طور پر ٹیلی وژن کو لیجیے جیسے از راہ مزاح کہا جاتا ہے۔ بلاشبہ اس وسیلۂ ابلاغ نے سائنسی اور ثقافتی وتمدنی انداز کو قبول عام بنانے میں جو کردار انجام دیا ہے اس سے صرف نظر کرنا بے انصافی ہوگی۔ تاہم ضمنی طور پر اس وسیلے کے استعمال سے جو ناخوشگوار اثرات رونما ہوتے ہیں ان کو بھی یک سر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلے میں ایک خاص امر قابل غور یہ ہے کہ تعلیم کی بڑھتی ہوئی شرح کے ساتھ ساتھ لوگوں کو ٹیلی وژن دیکھنے میں صرف ہونے والا وقت تدریجاً کم ہوتا جاتا ہے۔ یہ بات دنیا بھر میں ایک روشن حقیقت کی طرح واضح ہو چکی ہے۔

اس ضمن میں وزارت اطلاعات ونشریات کے صلاح کار، ڈاکٹر بھاسکر راؤ کے وہ خیالات خاص طور پر قابل غور ہیں جو انہوں نے مئی 1976 میں ''یوتھ ٹائمز'' کے لیے ایک انٹرویو میں ول بالا برامنین کے سامنے ظاہر کیے ٹیلی وژن اور ریڈیو کے سامنے جو چیلنج نئے تمدنی پس منظر میں درپیش ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر راؤ نے کہا کہ ٹیلی وژن کے ذریعے عوام تک وہ محسوس اور ٹھوس فائدے بھی پہنچائے جاتے ہیں جو مختلف ترقیاتی کاموں کی بدولت حاصل ہو رہے ہیں۔ اس طرح ٹیلی وژن لوگوں کے لیے دلچسپ اور پر کشش معتبر وسیلۂ ابلاغ بن گیا ہے۔

رابطہ عامہ کی بنیادی اصطلاحیں:

اصطلاح کا مقصد کسی علم یا فن کے کسی خاص مفہوم یا تلازمے کو پڑھنے یا سننے والے کے ذہن تک منتقل کرنا ہے۔ اصطلاح کی روح اختصار ہے لیکن اس اختصار میں معنویت اپنی تمام گہرائی اور گیرائی کے ساتھ موجود ہونی ضروری ہے۔ دورِ جدید کے ایک باقاعدہ فن کی حیثیت سے رابطہ عامہ کی اپنی مخصوص اصطلاحیں مروج ہوگئی ہیں جن میں اہم اصطلاحیں حسب ذیل ہیں۔

متعلق عوام Relevant Public

رابطہء عامہ کے شعبے میں عوام کی اصطلاح کا مفہوم سیاسیات کی اس اصطلاح کے مفہوم سے خاصا مختلف ہے۔ کسی ادارے کے دائرہ کار میں آنے والے تمام افراد اس ادارے کے متعلق عوام کہلاتے ہیں۔ مثلاً روزمرہ کا کوئی سامان تیار کرنے والی کسی کمپنی کے حصے دار، ملازمین، صارفین وغیرہ سب اس کمپنی کے متعلق عوام ہیں انہیں مخاطب گروہ بھی کہا جاتا ہے۔ متعلق عوام کی دو قسمیں ہیں۔ داخلی عوام (Internal Public) اور خارجی عوام)

ردِعمل (Reaction)

عوام کے کسی مخصوص گروہ کا کسی خاص صورت حال میں کوئی مخصوص مجموعی تاثر، یہ رائے عامہ (Public Opinion) کی مخصوص صورت ہوتی ہے۔

پیغام Message

کوئی بات جو کسی مخصوص مقصد کے تحت آواز، تصویر یا الفاظ کی شکل میں کسی وسیلہ ابلاغ کی وساطت سے لوگوں کے کسی مخصوص گروہ تک پہنچائی جائے۔ تشہیری اور اطلاعاتی مواد کسی تجارتی مقصد سے فراہم

کیا جانے والا مواد، نعرے، اشتہار وغیرہ پیغام کی مختلف شکلیں ہیں۔

مرسل Sender

فرد یا فریق کوئی پیغام بھیجتا ہے اور جس کا اس پیغام سے کوئی مقصد وابستہ ہوتا ہے۔

مرسل الیہ Reciever

پیغام پانے والا گروہ یا فریق جس کے لیے پیغام بھیجا گیا ہو۔ کسی کمپنی کا اشتہار اس کا پیغام ہے جس کی مرسل وہ کمپنی ہے اور اس کی مصنوعات کے صارفین اس اشتہار کے مرسل الیہ۔

ترتیب Encoding

کسی پیغام کے خیال یا تصور کو مخصوص شکل دینا مثلاً کسی نعرے کے لیے الفاظ اور ترتیب الفاظ کا اہتمام یا کسی اشاعتی مواد کے مسودے کی تحریر، پیغام کی ترتیب کے وقت بنیادی ضرورت یہ ہوتی ہے کہ اس پیغام کا مقصد ملحوظ رکھا جائے۔

تشریح Decoding

پیغام کے اپنے مطلوبہ گروہ یا مرسل الیہ تک پہنچنے پر اس پیغام کے مفہوم کی وضاحت۔

ترسیل Communication

پیغام کے مرسل سے مرسل الیہ تک پہنچنے کا عمل۔

ذرائع ابلاغ Mass Media

عوام کے وسیع تر گروہوں تک بہ وقت کسی پیغام کی ترسیل کے لیے استعمال کیے جانے والے وسائل، ذرائع ابلاغ کہلاتے ہیں مثلاً ریڈیو، سینما، اخبارات، ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر۔

ترسیل ابلاغ اور جدید کاری: Communication & Modernization

عوامی ترسیل ابلاغ ایک دو دھاری ہتھیار ہے جس کا استعمال ایک طرف سماجی و معاشی ترقی کو تیز کرنے اور بین الاقوامی ربط وضبط اور اپنے وقار کو قائم کرنے کے لئے کیا جاسکتا ہے۔تو دوسری طرف آزادی کو کچلنے اور عوام کو کسی خاص رجحان یا نظریے کی طرف مائل کرنے کے لئے بھی کیا جاسکتا ہے۔ یہ تو طے ہے کہ عوامی ترسیل وابلاغ کا جو کام بھی ہے وہ قومی ترقی اور تعلیم کو لوگوں میں عام کر کے ان کے تعاون سے ہی ممکن ہوتا ہے۔دراصل یہ ایک بہت نازک کام ہے جو قبل از وقت جدید ہونا چاہتے ہیں وہ نظام کلیت کی طرف مائل ہوسکتے ہیں اور اپنی اداعائی فکر کے مطابق عوامی ذرائع ترسیل کا استعمال کر سکتے ہیں۔

عوامی ذرائع ترسیل کی سطح اور اس کے عمل کے سلسلے میں کی گئی تحقیقات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کس طرح یہ ممالک اپنے قومی مقاصد حصول کے لئے عوامی ذرائع ترسیل کو بروئے کار لارہے ہیں اور اطلاعات ومعلومات کس طرح اندرون ملک اور بیرون ملک نشرواشاعت کے مراحل سے گذر کر ترسیل وابلاغ کی کامیابی اور اس کی اقدار کو متعین کر رہی ہیں۔خبروں کا بہاؤ ترقی پذیر ملکوں میں بہت زیادہ اور ترقی یافتہ ممالک میں بہت کم ہونے کی وجہ سے غیر متوازن بھی ہے۔اگر چہ جدید تکنیکی ترقیات ،خبروں ،معلوماتِ افراد اور پیغامات کے بہاؤ میں زیادہ زور اور آسانیاں پیدا کر رہی ہیں پھر بھی کم ترقی یافتہ ممالک ان سہولتوں اور تکنیکی معلومات سے محروم ہیں۔ترقی پذیر ملکوں میں یا تو معلومات کی کمی ہے یا اسے عوام تک پہنچانے کے ذرائع ناکافی ہیں،کئی ملکوں میں تو یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ خبر واطلاع کا نہ صرف احتساب کیا جاتا ہے بلکہ اسے پوشیدہ بھی رکھا جاتا ہے۔ جو عوامی نظام کی ترقی کے لئے مضر ہے اگر مقامی ذرائع ترسیل علاقائی اور قومی ذرائع کے شانہ بہ شانہ ہوجائیں تو وہ اطلاعات کی تشریح کر کے انھیں مقامی تناظر اور ضرورتوں کے پس منظر

میں پیش کر سکتے ہیں ۔اس لئے مقامی ذرائع ترسیل کی موجودگی اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ جدید اطلاعاتی سلسلہ صحیح راستے پر گامزن ہے۔

عوامی ذرائع ترسیل کا موزوں اور مناسب ارتقاء اور ان کا موئثر استعمال کیسے ہوسکتا ہے؟ عوامی ترسیل وابلاغ کے ذیل میں ترقی پذیر مما لک کیا کر سکتے ہیں؟ ان سوالوں پر غوروخوض کرتے ہوئے کچھ سفارشات پیش کی ہیں۔

۱۔ اپنی حدود کے اندر ترقیاتی اطلاعات کے بہاؤ کی جانچ پرکھ کرنا۔

۲۔ ترقیات کے سلسلے میں اطلاعاتی بہاؤ کو جہتی بنانے کے لئے تجربات کرنا۔

۳۔ .اپنے عوامی ذرائع ترسیل میں ایک متعینہ اور متوازن اضافے کے ساتھ ذرائع ترسیل میں ایک متعینہ اور متوازن اضافے کے ساتھ ذرائع ترسیل اور ترقیات کے مابین رشتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب وموزوں حکمت عملی تیار کرنا۔

۴۔ عوامی ذرائع ترسیل کے ارتقاء میں بےخوف وخطر اصل عاری کرنا اسے استعمال کرنا۔

۵۔ عوامی ذرائع ترسیل کی ترقیات سے متعلق سرکاری شعبوں دیگر ترقیات سے متعلق اداروں کے درمیان باہمی تعاون پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

۶۔ خبروں کی نشر واشاعت کو آسان بنانے کے لئے مناسب اقدام کرنا۔

۷۔ .مقامی ذرائع ترسیل کے قیام کو سہل سے سہل تر بنانا۔

۸۔ عوامی ذرائع ترسیل کو بین شخصی ابلاغ کے ساتھ منسلک کرنے کے لئے خصوصی توجہ دینا۔

۹۔ معلوماتی مواد کی برآمدگی پر عائد پابندیوں پر نظر ثانی کرنا۔

۱۰۔ .مواصلاتی صنعت Communication Industry کے قیام پر غور وخوص کرنا۔

۱۱۔ .اطلاعات سے متعلق عملے کو مناسب تربیت دینا۔

۱۲۔ عوامی ذرائع ترسیل سے مستفیض ہونے والے لوگوں کی رائے حاصل کرنا۔

۱۳۔ .ترسیل وابلاغ کی نئی ترقی یافتہ تکنیک کو اس کی ضرورت اور صلاحیت کے مطابق استعمال میں لانا۔

۱۴۔ .معاشی ترقیات اور معاشرتی تبدیلیوں کو تیز کرنے کے لئے عوامی ذرائع ترسیل اور ان کے اطلاعاتی چینلوں کے استعمال میں دوسرے ممالک کے تجربات سے استفادہ کرنا اور باہمی لین دین رکھنا، معاشرتی ترقیات کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے عوامی ترسیل وابلاغ کی پوری صلاحیت اور قوت کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ ترسیل و ابلاغ کے نظام کو سماج کی اصل ترقی اور ثقافتی حکمت عملی کے ساتھ حل کرنا ہوگا۔ جہاں خواہش اور حصول یابی کے مابین تناسب میں مستقل رشتوں کا قیام اور ان کے تجربے کیلئے عوامی ذرائع ترسیل کا ہونا لازمی ہے۔ وہیں ثقافت کی تجدید نو کے لئے بھی ان کی اہمیت وافادیت مسلم ہے۔لیکن ترسیل ذرائع کی کامیابی ان کی طویل مدتی پر منحصر ہے یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب لوگ یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ نشر واشاعت کے مراحل سے گذرنے والے پروگرام اور منصوبے صرف اعلانات یا تشہیر نہیں ہیں بلکہ ان میں صداقت ہے۔اس طرح عوامی ترسیل وابلاغ ،تازہ کاری، جدید کاری، ترقیات اور انسانی حرکت و عمل میں قابل قدر تبدیلیاں پیدا کرنے میں عملی طور پر معاون ثابت ہوسکتا ہے۔عوامی ترسیل وابلاغ کی ایک خصوصیت یہ کہ ہے لوگ اس خبر یا چیز کا انتخاب کرتے ہیں جو ان کے مسلمات اور عقائد کے مطابق ہوتی ہے۔ وقومی بے آہنگی (Congnitive Dissonance) کے اصول کی رو سے اس خبر واطلاع کی قبولیت کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں اصول کنندہ کے عقائد کو رد کرنے کے بجائے ان کی توثیق کرتی ہے۔ اگر اس

بات میں کچھ صداقت ہے تو متعدد تعلیمی اور ترغیبی مہموں کی ناکامی کی وجہ سے ازخود واضح ہو جاتی ہے کہ زیادہ تر لوگوں کی رغبت انھی لوگوں کی طرف ہوتی ہے جوان کے خیالات واحساسات کے تئیں مثبت رویہ رکھتے ہیں اوران کی امور کی نشرواشاعت میں منہمک ہوتے ہیں جوان کی رائے سے باہمی موافقت رکھتے ہیں۔لیکن یہ بات آفاقی صداقت کی حامل نہیں ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ بعض حالات میں لوگ اس خبر اطلاع پر زیادہ بھروسہ کرتے ہیں جوان کی رائے کے مطابق نہیں ہوتی۔اس حقیقت کے پیش نظر یہ بات یقینی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ عموماً لوگ اسی خبر یا اطلاع کے متمنی ہوتے ہیں جوان کے نظریات سے مطابقت رکھتی ہے اور بقیہ امور کو درخوراعتنا نہیں سمجھتے۔عوامی ذرائع ترسیل کے وسیلے سے وصول کنندہ جن چیزوں کا ادراک کرنا ہے ان کا تعلق موضوع کی افادیت سے ہوتا ہے۔یعنی اس کا ادراک عملی طور سے منتخب نوعیت کا ہوتا ہے۔

عوامی ذرائع ترسیل کی مقبولیت روز بروز بڑھتی جارہی ہے فی زمانہ عوامی ذرائع ترسیل کی ترغیب پذیری کے پیش نظر انھیں لوگوں کے علم رویے اور طور طریقوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے ایک جادوئی عصا کے مترادف سمجھا جاتا ہے لیکن اس سلسلے میں نشرواشاعت اور تشہیر سے صرف نظر کرنے کا مسئلہ درپیش ہے۔نشرواشاعت سے متعلق تحقیقات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان امور کے ناقابل اعتنا ہونے کی کئی وجوہات ہیں جیسے تشخیص کو ملحوظ رکھنا ذرائع کی نامعتبری، غیر مصدقہ خبریں اور اطلاعات خبروں کا غلط سیاق و سباق، اطلاعاتی دشواریاں، عزت نفس کے مسائل، اقدار نظام کی کثرت اور دیگر متعدد معاشرتی وثقافتی عناصر۔

عوامی ذرائع ترسیل کے مشتملات میں ادنیٰ ذوق کی واضح نمائندگی ہوتی ہے اور یہ تمام ذرائع ترسیل

اس پر خصوصی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ہندوستانی اور مغربی ،فلموں، ٹیلی ویژن اور اخبارات ورسائل پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ یہ ذرائع تشدد اور جنسی ابتذال کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ سچی کہانیوں پر مبنی رسالے، جرائم کا عکس اور اسی طرح کے دیگر اشیاء کو عوامی ذوق کو بگاڑنے کا ذریعہ قرار دیا جاتا ہے جن میں اخلاقی گراوٹ اور غیر سماجی رویوں کے فروغ کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ عوامی ذرائع ترسیل کا بنیادی کام صرف تفریح طبع کے سامان فراہم کرنا نہیں ہے بلکہ ان کا لوگوں تک اطلاعات و پیغامات پہنچانے کے علاوہ انھیں تعلیم یافتہ بھی بنایا ہے خصوصاً ان ترقی پذیر ممالک میں جہاں خواندگی کی شرح بہت کم ہے، عوامی ذرائع ترسیل ترقیات اور تعلیم کے سلسلے میں اہم رول ادا کر سکتے ہیں۔ ادنیٰ درجے کے ذوق پر مبنی مشتملات اور اس کے رد عمل کے طور پر معاشرتی اثرات کے علاوہ عوامی ذرائع ترسیل کا زیادہ تر تعلق جھوٹ، مبالغہ یا نصف صداقت کی نشر و اشاعت سے ہوتا ہے۔ عوامی ذرائع ترسیل صرف خبروں کی نشر و اشاعت ہی نہیں کرتے بلکہ خبریں بناتے بھی ہیں۔ جنھیں ''مقابل یا مخالف اطلاعات'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ اطلاعات خبروں کی کمی یا سیاسی مقاصد کے سبب وجود میں آتی ہیں اور کسی خاص طبقے کے مفادات کی پشت پناہی کرتی ہیں اس لئے انھیں فرضی واقعات حقیقی واقعات بھی کہا جاتا ہے۔

اس طرح عوامی ذرائع ترسیل غیر حقیقت کے مقابلے میں حقیقت اور تخیل کو ایک دوسرے میں حیرت انگیز طور پر حل کر دیتے ہیں۔ آہستہ آہستہ یہ عمل اس قدر عام ہو جاتا ہے کہ فرضی واقعات حقیقی واقعات پر غالب آجاتے ہیں اور ایک نئی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ اطلاعات پر پابندی اور امتناع ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔ جس کا اکثر محققین اور مصنیفین نے قریب سے مشاہدہ کیا ہے اور جن کے تحقیقی مطالعوں سے یہ بات اجاگر ہوتی ہے کہ امتناعی اطلاعات نسبتاً معاندانہ اثرات مرتب کرتی ہیں۔

ترسیل وابلاغ سے متعلق مسائل

ترسیل و ابلاغ کا عمل ایک پیچیدہ عمل ہے۔ یہ عمل اس وقت اور بھی پیچیدگی اختیار کر لیتا ہے جب تاثراتی اور قوت ارادی کی سطح پر ایک دوسرے سے مختلف ہوجاتے ہیں۔ یہ مسائل ابلاغ کے کسی بھی دور یعنی اظہار، توضیح وتشریح اور جوابی (Response) میں پیدا ہوسکتے ہیں۔ جواور کئی طرح کے مسائل پیدا کر دیتے ہیں ا۔س لئے ابلاغ کے ایک طرف خواہ توجہ دینا ضروری ہوجاتا ہے۔لیگنس نے مطالعے کے دوران مندرجہ ذیل مسائل کو اجاگر کیا ہے ترسیل وابلاغ کسی فرد کے ذہن میں موجود ابلاغ کے تصور تک محدود ہے۔ ہر جگہ ایک اصطلاح استعمال کی جاے۔ دوسرے کے ساتھ اطلاعات کا لین دین کرنے سے قبل فرد کا اپنا کوئی نظریہ ہونا چاہئے۔خیالات کی پیش کش، اشیاء اور تصورات کی ترسیل کے عمل میں رموز وعلائم کو قطعیت اور مہارت کے ساتھ بروے کار لانا چاہئے۔تہذیبی اقدار اور سماجی ادارے، ترسیل وابلاغ کے لئے تعین کنندہ (Determinant) کا کام کرتا ہے۔

پیغام رساں کے ذریعے پیدا کیا جانے والا ماحول اس کے اثرات کو متاثر کرتا ہے۔

ترسیل وابلاغ کو موزوں اور مؤثر بنانے کے لئے تمام تر کوششیں کسی خاص طریقہ کے مطابق ہونا چاہئے۔

ترسیل وابلاغ کے لئے مشترکہ اور باہمی کوششوں کی اشد ضرورت ہے ترسیل وابلاغ کے اصول اور معیارات اس کی کامیابی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ترسیل وابلاغ کی کامیابی اور اس کی بہتری کا تمام تر دارو مدار تعلیم پر ہے۔اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ وصول کنندہ کسی اطلاع کو اطلاع کے مقصد کے مطابق نہیں سمجھ پاتا ہے۔اس لئے رموز وعلائم کی تشکیل میں احتیاط برتنا ضروری ہے۔تاکہ ان رموز وعلائم سے خاطر خواہ مقصد کو سمجھا سکے۔ہمیں ہر قدم پر یہ

ذہن میں رکھنا ہوگا کہ ترسیل وابلاغ ایک مشترکہ تجربہ ہے۔ وصول کنندہ صرف اطلاع سے بھی متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے ارسال کنندہ کے لئے ذریعے کا انتخاب بہت اہم ہے جو اطلاع کے ساتھ ساتھ مطلوبہ سامعین کے مطابق ہونا چاہئے۔

ہر طرح کے ترسیل وابلاغ کا اولین مقصد لوگوں کے علم، رویوں اور طریقوں میں تبدیلیاں پیدا کرنا ہے۔ اس ذیل میں ہونے والی تحقیق وجستجو سے ان لوگوں کو جاننے اور سمجھنے کا احساس ہوتا ہے جنھیں ترسیل وابلاغ کی ضرورت ہے تبدیلی رائے اور تعلیمی ابلاغ کے میدان میں کئی تحقیقات سامنے آئی ہیں۔ جن میں مارکیٹنگ ریسرچ خاص طور سے مختلف سامعین کو جاننے اور سمجھنے میں اپنی تمام دلچسپیاں رکھتی ہیں۔

ترسیل وابلاغ کے عمل اور تحقیقی دریافتوں کے تجزئے سے یہ بات تو واضح ہوتی ہے کہ تعلیمی ابلاغ بالغ سامعین کے لئے زیادہ معنی خیز ہوتا ہے۔ سیکھنے کا عمل زیادہ تر مؤثر ترسیل وابلاغ پر منحصر ہوتا ہے۔ اس لئے ماخذ کو جوابی عمل اور بازرسی تک ترسیلی عمل کے تمام پہلوؤں پر توجہ دینا ہوگا۔ اس سلسلے میں پیدا ہونے والی کوئی بھی خامی ترسیلی مقاصد پر منفی اثرات ڈالتی ہے۔ مؤثر ترسیل وابلاغ لوگوں کو اطلاعات وخیالات بہم پہنچانے کے علاوہ ان کے رویوں، مسلمات، متعقدات اور کردار وعمل میں تبدیلیاں پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے۔

ترغیبی تکنیک میں ترسیلی عمل سے متعلق معلومات کو بروئے کار لایا جاتا ہے جس کے ذریعے لوگوں کو ایک خاص جہت میں گامزن کیا جاسکتا ہے۔

تعلیم بالغان اس وقت زیادہ نتیجہ خیز ہوجاتی ہے جب کسی اطلاع سے متعلق ابلاغی عناصر مرسل الیہ (Recieve) کی ضروریات اور اس کے میلانات سے متعلق ڈھانچے اور معاشرتی سیاق سے پوری طرح

ہم آہنگ ہوں، اس ہم آہنگی کے ساتھ تسلسل اورارتباط (Integration) کے اصول بھی اہم ہیں۔ بالغان کے ساتھ تعلیمی ابلاغ کو بیان کرتے ہوئے پال گینس نے ترسیل وابلاغ کے چار اہم پیمانے متعین کئے ہیں۔

(۱) درستگی کا پیمانہ (The Standard of Accuracy)

(۲) اثر پذیری کا پیمانہ

(۳) اعلیٰ ذوق کا پیمانہ

(۴) معاشرتی ذمے داریوں کا پیمانہ

اس کی رائے کے مطابق جب بہت سے لوگ غلط باتیں غلط وقت پر غلط ڈھنگ سے اور غلط آدمیوں کے ساتھ کرنے لگتے ہیں تو ترقی کے امکانات مندمل ہوجاتے ہیں۔اس لئے صحیح باتیں صحیح وقت پر لوگوں کے ساتھ کرنا ہی ترسیل وابلاغ کا پہلا اصول ہے۔

ترسیل وابلاغ ایک پیچیدہ عمل ہے۔جس کے ذیل میں ترسیل وابلاغ کے تمام حرکت وعمل اور دروں شخصی (Intrapersonal) تہذیبی سماجی اعمال وکردار شامل ہیں۔ترسیلی تصورات، احساس وتجربے کے ذاتی اور سماجی کناروں کے درمیان ایک پل کا کام کرتے ہیں۔

ترسیل عمل کا ایک اہم جزو بازرسی (Feed back) ہے۔مؤثر ترسیل وابلاغ کے لئے ایک مرسل (Communication) بازرسی اور پیمائشی قدر کی میکانیکیت کی نشوونما کرتا ہے۔

زمانہ قدیم سے لے کر جدید سائنسی دور تک غیر لفظی ترسیل وابلاغ کی اہمیت وافادیت یکساں طور پر قائم ہے۔ بلکہ جدید دور میں اس کی تعلیمی صلاحیت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔موجودہ دور میں عوامی ذرائع ترسیل اس وقت کو پوری طرح بروئے کار لا رہے ہیں۔جس طرح ریڈیو کے وسیلے سے گفتگو اور تقریر میں

آواز کے اتار چڑھاؤ کی بازیافت ہوئی ہے۔اسی طرح فلم اور ٹیلی ویژن کے وسیلے سے جسمانی حرکات وسکنات اور چہرے کی کیفیات کی بازیافت میں مدد حاصل ہورہی ہے ان کے ذریعے مستحکم اور جذبات واحساسات ، واقعات کردار وعمل اور خیالات وتصورات بھی غیر لفظی ابلاغ کی صورت میں منعکس ہورہے ہیں جن کی ترسیل لفظوں کے ذریعے ممکن نہیں تھی۔

ترسیل وابلاغ انسانی زندگی کا ایک ایسا جزو ہے جس کے وسیلے سے انسان حرکت وعمل سے دوچار ہوتا ہےاور وقت وحالات کی ضرورتوں کے مطابق عمل پیرا ہوکر زندگی کومزید رواں دواں بناتا ہے۔

ہر معاشرے میں یہ کام مختلف طریقوں سے انجام دیا جاتا ہے۔کسی بھی ثقافت کی ترویج وترقی میں بنیادی طور پر تین عوامل شامل ہوتے ہیں،

(۱) زبان (۲) بیان (۳) روایت

ان میں زبان ثقافت کا سب سے اہم سرچشمہ ہوتی ہے جوتحریری اورتقریری دونوں صورتوں میں جاری وساری ہوتی ہے۔زبان نہ صرف انسانی عقل ودانش کوتابندہ کرتی ہے بلکہ یہ باہمی روابط اورترسیل و ابلاغ کے عمل کا بھی احاطہ کرتی ہے۔ بیانیہ ثقافت کو بنیادی موادفراہم کرنے کے ساتھ معاشرتی زندگی اور حقیقی زندگی کی تعمیر وتشکیل میں اہم رول ادا کرتا ہے۔ بیانیہ باہمی طور پر منسلک مختلف ودانشورانہ،خیالات وتصورات کا نقطہ اتصال ہوتا ہے جب کہ تیسرا عنصر معاشرتی روایات معلومات اورتفصیلات وحقائق کی تنظیم و تشکیل اوران کی ترویج واشاعت کا کام کرتا ہے۔کسی بھی ثقافت کی ترویج وترقی میں ان روایات اور معاشرتی اداروں کی اہم خدمات شامل ہوتی ہیں اوراہم سماجی روایات ، کائنات ،زمان ومکان اورانسانی فطرت سے متعلق کسی معاشرے میں رائج تصورات وخیالات اورمتعقدات کا نہ صرف تحفظ کرتی ہیں بلکہ ان

کی ترویج واشاعت کا کام بھی کرتی ہیں۔

ادب ثقافتی بیانیہ کا ہی ایک حصہ ہے جو ان ثقافتی ساختوں سے تشکیل پاتا ہے۔جن میں استقلال اوراستقرار پیدا ہوجاتا ہےاوروہ ثقافت کے دیگر اجزاء پراثر انداز ہونےلگتی ہیں۔ثقافت دوسرے اجزاء کے مقابلے میں ادب سے زیادہ نشو ونما پاتی ہےاوران اہم ترین اور نمایاں خصوصیات کی حامل ہوجاتی ہے۔ادب کی بنیاد ہی ثقافت اوراپنے تسلسل کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہوتی ہے۔اس لئے جس ثقافت کا ادب ناکافی ہوتاہے اس کے مادی اور مادرائی دونوں عالم نامکمل ااور غیر یقینی ہوتے ہیں۔سماجی ادارے اورروایتیں غیر مستحکم ہوتی ہیں۔اس لئے ان کے تشخیص کی شناخت ناممکن ہے یہ بات علمی ادب کے مقابلے تخیلی ادب پر زیادہ منطبق ہوتی ہے۔کیونکہ تخیلی ادب پرانی چیزوں کے مقام پرنئ چیزوں کی تخلیق کرتا ہے۔حالانکہ یہ نئ چیزیں بھی مکمل طور پرنئ نہیں ہوتیں کیونکہ مکمل طور پر نیا کچھ نہیں ہوتا ہے چاہے وہ کتنا ہی اصلی کیوں نہ ہو۔حقیقی تاریخ کاایک سلسلہ ہوتا ہےثقافت اپنی ادبی روایات میں مدغم ہوتی چلی جاتی ہے جوایک طرح کا توسیع واشاعت کا عمل ہوتا ہےاس لئے ثقافتی تبدیلیوں کا منبع وماخذ ادب میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔

ادب انسانی تجربات واحساسات کو جیتی جاگتی شکلوں میں پیش کرنے کی زبردست صلاحیت رکھتا ہےادب کی یہی قوت انسانی تشخیص اوراس کی معاشرتی زندگی کو بامعنی بناتی ہے۔اگرادب مذکورہ خصوصیات سے عاری ہوتا تو انسان کے تجربات واحساسات اوراس کی نیرنگیوں کا دائرہ بہت ہی محدود ہوتا اس کی ذہنی و عقلی صلاحیت بہت ہی کمزور ہوتیں،لیکن ادب محض تجربات کا اظہار ہی نہیں ہوتا بلکہ یہ تجربات واحساسات کوعلم وبصیرت اوراقدارو معنی سے ہم آہنگ بھی کرتا ہےادبی کائنات پیچیدہ اور غیر مرئی ہوتی ہے جوروزمرہ

کی مصروفیات کی بنا پر نظروں سے اوجھل ہوجاتی ہے لیکن یہ ہمارے تجربات واحساسات کونئی جہتیں اور نئے سباق فراہم کراتی ہے۔اس لئے جب کوئی قاری بلیغ تجربوں کے دائرے میں ایک بار شامل ہوجاتا ہے تو اس کی موضوعیت یقینی طور پر متاثر ہوجاتی ہے اوراس کا مطالعہ جاتی عمل صرف تصوراتی نوعیت کانہیں رہتا بلکہ محسوساتی ہوجاتا ہے وہ ادب کواسی طرح محسوس کرنے لگتا ہے جیسے وہ حقیقی زندگی میں اشیاء کاادراک اور مشاہدہ کرتا ہےاس کے دل ودماغ اس طرح متحرک ہوجاتے ہیں جیسے وہ کسی دوسرے کی زندگی میں شامل ہوگیا ہوظاہر ہے کہ یہ تمام تجربات ادراک کے بجائے محسوسات کے دائرے میں ہی مرقم ہوتے ہیں اس لئے ان کا وجود حقیقت کی ہو بہو عکاسی کے بجائے تخیلی قوت اور چاشنی کا مرہونِ منت ہوتا ہے تخیلی قوت ہی کسی ثقافت کے بیانیہ کو مالا مال کرتی ہے۔

لفظی ترسیل وابلاغ بنیادطور پر غیر تحریری اور غیر مطبوعہ ہوتا ہے۔انسان اپنے اعضاء کے ذریعے ترسیل وابلاغ کے عمل سے گذرتا ہے۔جس میں صوت وصدا کواولیت حاصل ہوتی ہے ہم اپنے دیگر اعضاء کے ذریعے کسی شئے کو کتنا ہی محسوس کیوں نہ کریں لیکن جب تک ہم اس احساس کولفظوں میں نہیں ڈھال لیتے ہیں اس وقت تک دوسروں کواس کی ترسیل نہیں کراسکتے ،اس لئے صوت وصدا کی عدم موجودگی میں صحیح ترسیل وابلاغ ناممکن ہے۔لفظ آواز ہے ،تحریری الفاظ آواز کی نمائندگی کرتے ہیں اور آخر کار یہ دوبارہ تصوراتی یا حقیقی تلفظ کے وسیلے سے آواز میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

ایک تحقیقی قیاس کے مطابق ایک لمبے عرصے تک زبانی یا کسی حد تک تصویر کاری کے عمل کے ذریعے ترسیل وابلاغ کی ضروریات کی تکمیل کرتا رہا۔رسم الخط کا آغاز 3500ق م میں ہوا جب کہ حروف تہجی کی ابتداء 1500ق م میں ہوئی اور طباعت کا سلسلہ تقریباً 500برس پہلے شروع ہوا۔لگ بھگ سوسال پہلے

ہم الیکٹرانک دور میں داخل ہوئے ہیں جس کی ابتداء ٹیلی گراف کے آغاز سے ہوئی۔

الیکٹرانکس نے صوت وصدا کی بازیافت کر کے اسے طباعت وسیلے کے مقابلے میں زیادہ موزوں اور مقبول عام بنادیا ہے، ٹیلی فون ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے وسیلے سے صوت وصدا کو ایک قوت حاصل ہوگئی ہے الیکٹرانک ذرائع اور کمپیوٹر علم ومعلومات اور حقائق کو مجمع کرنے محفوظ کرنے اوران کونشر کرنے میں معاون ہیں جن کے وسیلے سے علم کی توسیع واشاعت ممکن ہوسکی اور کم وقت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک علم ومعلومات،سائنس وآرٹ اور شعروادب کی ترسیل میں کامیابی حاصل ہوسکی۔

زبانی ابلاغ کے بعد تحریری اور مطبوع ابلاغ اوراس کے بعد الیکٹرانک ترسیل وابلاغ نے انسانی نفسیات کو ایک بے مثال انقلاب سے دوچار کردیا ہے۔ الفرید ٹافلر Alphard Taflur نے اپنی تصنیفات فیوچرک شاک اور دی تھرڈ وے میں انھیں امور کو موضوع بحث بنایا ہے۔موجوددور میں نہ صرف حقائق کی دریافتوں میں اضافہ ہوا ہے بلکہ ان کی ساخت میں تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں کتابیں گذرے ہوئے واقعات کو بیان کرتی ہیں جب کہ الیکٹرانک ذرائع ترسیل رواں واقعات کو پیش کرتے ہیں۔

ادب وآرٹ کے بغیر الیکٹرانک میڈیا بدانتظامی اور خراب صورت حال پیدا کریں گے۔جدید ماہر ترسیل وابلاغ مارشل میکلوہان کا خیال ہے کہ ''دی میڈیم از دی میؤسیج ''اگراس خیال میں کچھ صداقت ہے تو ہمیں ادب کے کردار وعمل کے سلسلے میں انتہائی غور وفکر کی ضرورت ہے تا کہ ''میسیج '' کی ترسیل میں وہ دوسرے ذرائع سے کسی بھی اعتبار سے پیچھے نہ رہ جائے۔لیکن اس سے بھی بڑھ کر ادب کا وہ پہلو ہے جس کا تعلق وجدان سے ہے۔آج مشین اور ابلاغی ذرائع کی غیر شخصی ترسیل کو فرد کے ذاتی تجربوں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے اور یہ کام صرف ادب ہی کرسکتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ٹیکنالوجی ادب و آرٹ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے گی یا اس کی ترویج و ترقی اور توسیع و اشاعت میں نئی جہتوں کا اضافہ کرے گی؟ شاید نہیں بلکہ الیکٹرانکس نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ انسان اور اس کی زندگی کے کچھ پہلو ایسے بھی ہیں جن کو تصویری ذرائع کے مقابلے کاغذ، قلم اور سیاہی وغیرہ کے وسیلے سے ہی مستند طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مستقبل میں کیا ہوگا اس سلسلے میں کوئی بات یقینی طور پر نہیں کہی جا سکتی فی الحال اتنا کہا جا سکتا ہے کہ ذاتی تجربے کو جذبے اور احساس کی شدت کے ساتھ بیان کرنے میں ادبی اجارہ داری ختم ہوتی جا رہی ہے۔

الیکٹرانک ذرائع اور کمپیوٹر نے بیان و اظہار میں اس قدر وسعت پید کرنے کے ساتھ ترسیل و ابلاغ کے نئے نئے طریقوں اور اس طرح کے نئے آلوں کو استعمال کیا ہے کہ دنیا ایک ''گلوبل ویلج'' بن گئی ہے آج سارا عالم گھر کی دیواروں کے اندر سمٹ کر آ گیا ہے ایف. ایم ریڈیو، کیبل ٹیلی ویژن ویڈیو کیسٹ ، ریکارڈنگ ویڈیو ڈیسک، سیٹلائٹ ، مائیکروفلم اور ویڈیو ٹیکسٹ کے وسیلے سے اضافی تجربات و احساسات اور بیان و اظہار نئی نئی شکلیں اختیار کر رہے ہیں۔

اس دور کے دو انقلاب آڈیو ویژول اور کمپیوٹر الیکٹرانکس نے ترسیل و ابلاغ کی دنیا کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس سے قبل جو انقلابی کام پرنٹ میڈیا نے انجام دیا تھا ان دو انقلابات نے اس کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے ترسیل و ابلاغ میں پرنٹ میڈیا کا رول اب ختم ہو گیا ہے۔ نئے ذرائع ترسیل انسان کے ذاتی دائرہ کار کو شامل کر رہے ہیں۔ پرنٹ اب مکمل تجربے کی ترسیل و ابلاغ کا ایک وسیلہ ہے اور وہ بھی کوئی خاص نہیں ہے اس کا مطلب ہرگز نہیں ہے کہ طباعتی ذریعہ اب ختم ہو جائے بلکہ اس کا کردار بہت محدود نوعیت کا رہے گا

۔ لیکن اس کا زیادہ تر حصہ مقبول وعام ادب پر مشتمل ہوگا۔ حقیقت کے اظہار میں نئے ذرائع ترسیل کے استعمال سے ہم حقیقت کی بازتشکیل کررہے ہیں نئے نئے پیکروں کی تخلیق کررہے ہیں اورآڈیو، ویڈیوذرائع سے بہتر طور پر ان کی ترسیل کا کام لے رہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ادب دوسرے درجے کا عمل ہے جب کہ آڈیو ترسیل وابلاغ اول درجے کا عمل ہے آواز اور نظر طباعت کے مقابلے میں حقیقت کو زیادہ قریب کردیتے ہیں۔ ادب واقعے کو بیان کرتا ہے جب کہ الیکٹرانک میڈیا واقعے کو براہ راست پیش کردیتا ہے۔ آج انسان ایک سے زائد وسیلہ کے ذریعے ترسیل وابلاغ کی نئی اشکال کا سامنا بیک وقت کررہا ہے جو الیکٹرانک میڈیا کے باعث ہی ممکن ہوسکا ہے۔

الیکٹرانک میڈیا نے صوتی اور سماعی دنیا کو پھر سے زندہ کردیا ہے اور اسے پرنٹ میڈیا کے مقابلے میں زیادہ وسیع اور مقبول بنادیا ہے اور ریڈیو، فلم اور ٹیلی ویژن کے ذریعے صوتی اور نظری ترسیل کو ایک جادوئی قوت حاصل ہے کمپیوٹر اور الیکٹرانک میڈیا واقعات اور علم کو جمع کرنے، محفوظ کرنے اور نشر کرنے میں مدد دیتے ہیں جس سے علم کا وسیع ابلاغ ممکن ہوا زیادہ لوگوں تک کم سے کم وقت میں انسان اس ٹیکنالوجی کے ذریعے علم، سائنس، آرٹ اور ادب وغیرہ کی ترویج واشاعت کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ نئی (Audio Visual) آڈیو ویژول تہذیب سے خدشہ پیدا ہونے لگا ہے کہ اب تک ادب کو جو مخصوص مقام حاصل تھا وہ اب نہیں رہے گا۔ شاید یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ الیکٹرانک ابلاغ کے پیچھے بھی تحقیق وتحریر کارفرما ہیں حالانکہ ان کے طرز اور اظہار میں تبدیلیاں رونما ہورہی ہیں۔

موجودہ دور میں ماس میڈیا کی وسعت اور مقبولیت کے باعث کلچر، درباروں اور محلوں کی دیواروں سے باہر نکل کر عام لوگوں کے گھروں میں داخل ہورہا ہے۔ عام لوگوں کے شعور کے ساتھ ساتھ ان کی سماجی

حیثیت میں بھی تبدیلی آئی ہے۔اب عام لوگ بھی سماج میں شامل ہورہے ہیں اس سے قبل سماج سے مراد ایک مخصوص برسر اقتدار طبقہ تھا۔اس طبقے کے ادب اورفن کلاسیکی ادب میں فن کو جہاں جدیدیت سے نبرد آزما ہونا پڑا،وہاں کی نئ ابھرتی ہوئی تہذیب نے بھی چیلنج کیا ہے۔لوک سنسکرتی اورادبی ورثے کے اثر کو بھی کم کرنے میں کوئی کم رول ادانہیں کیا۔

کمپیوٹر

اردو ہو یا کوئی بھی زبان کمپیوٹر صرف اسے ہی تحریر سمجھتا ہے جو اس کے تحریر لکھنے والے نظام کے تحت لکھی جاتی ہے کیونکہ اب کمپیوٹر پر تحریر لکھنے کا نظام یونیکوڈ ہے۔ لہذا کمپیوٹر صرف اسے ہی تحریر سمجھے گا جو یونیکوڈ نظام کے تحت لکھی جائے گی۔ یونیکوڈ نظام سے پہلے کیونکہ ہم براہ راست ہر جگہ اردو لکھ نہیں سکتے تھے اس لیے واحد راستہ یہ تھا کہ اگر ہمیں اردو انٹرنیٹ پر ڈالنا ہے تو اسے تصویری صورت منتقل کر لیتے بہرحال تصویری اردو سے کام چلایا جاتا۔ اس تصویری اردو نے جہاں کمپیوٹر پر وقتی طور پر کام چلایا وہیں پر بعد میں تصویری اردو اردو کی ترویج کے لیے نقصان دہ ثابت ہوا۔ ابھی تک یہ تصویری اردو ٹیکنالوجی کے میدان میں اردو کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ اب جب ہم جدید تقاضوں کے مطابق بالکل انگریزی کی طرح اردو لکھ سکتے ہیں تو پھر ہمیں تصویری اردو کی کوئی ضرورت نہیں اگر آپ غور کریں تو کمپیوٹر کا سب سے زیادہ استعمال جلد سے جلد اور آسانی سے معلومات کا حصول ہے جس کی سب سے بڑی مثال انٹرنیٹ ہے۔ انٹرنیٹ کی دنیا سے منٹوں میں بہت ساری معلومات حاصل کر لی جاتی ہے یعنی کمپیوٹر کا سب سے زیادہ استعمال معلومات کی تلاش ہے لیکن تصویری صورت میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر موجود اردو میں سے کچھ تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر نہ تو آپ گوگل میں تصویری اردو کے ذریعے کچھ تلاش کر سکتے ہیں اور نہ ہی مطلوبہ معلومات فراہم ہو سکتی ہیں کیونکہ کمپیوٹر تصویری اردو کو ایک تصویر سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا اور اس تصویری اردو کے نقصانات ہی نقصانات ہیں بلکہ ٹیکنالوجی کے میدان میں تصویری اردو کو اردو کہنا ہی اردو کی توہین ہے۔ تصویری اردو ایک اندھیرا کنواں ہے جب کہ کمپیوٹر کی اصل یعنی جدید یونیکوڈ نظام کے تحت لکھی جانے والی اردو میٹھے پانی کا وہ چشمہ ہے جو ساری دنیا کو سیراب کر سکتا ہے۔ یاد رہے کمپیوٹر کی نظر میں تحریر وہی ہے جو یونیکوڈ نظام کے تحت

لکھی جاتی ہے۔ یونیکوڈ اردو کے فوائد ہی فوائد ہیں۔ جہاں جہاں کمپیوٹر دیگر کسی زبان میں کچھ کرسکتا ہے بالکل وہیں پر یونیکوڈ اردو میں اردو کے لیے وہی سب کچھ کرسکتا ہے جو کسی دیگر زبان کے لیے کرتا ہے یونیکوڈ اردو اور تصویری اردو میں فرق سمجھنا ایک عام کمپیوٹر صارف کے لیے نہایت ہی آسان ہے۔ سیدھی اور سادہ بات یہ کہ جو اردو تصویر کی صورت جیسے JPG یا GIF وغیرہ میں ہو وہ تصویری اردو ہے اور جو عام تحریر جسے ہم منتخب کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ کاپی پیسٹ کرسکیں وہ یونیکوڈ اردو یعنی کمپیوٹر کی اصل اردو ہے مثال کے لیے بی۔بی۔سی اردو کی ویب سائٹ دیکھیں تو وہ یونیکوڈ اردو میں ہے جب کہ اکثر ہندوستانی اور پاکستانی اخبارات کی ویب سائٹ تصویری اردو میں ہیں۔

ونڈوز ایکس پی میں اردو کی مکمل سہولت شامل تو ہوگئی تھی لیکن اردو کے لیے دیگر کئی قسم کی چیزیں جیسے کی بورڈ، لے آؤٹ سافٹ ویئر اور فانٹ وغیرہ تیار کرنے اردو ویب سائٹ بنانے اور خاص طور پر اردو بلاگ جیسے کام اور کئی دیگر مسائل کا حل خود اردو والوں کو کرنا تھا اور سونے پر سہاگہ یہ کہ انیسویں صدی میں جینے والے یعنی تصویری اردو سے کام چلانے والوں کو بھی سمجھانا تھا کہ جدید طریقوں سے اردو لکھو تا کہ اردو کی ترویج آسانی سے ممکن ہوسکے یہ ساری کوششیں ایک عام صارف کے لیے کرنی تھیں تا کہ وہ آسانی سے کمپیوٹر پر اردو لکھ سکے جب کہ کاروباری لوگ تو بہت پہلے سے کاروباری نکتہ نظر سے اور پیسے کے زور پر اپنے کام چلائے ہوئے تھے ونڈوز آپریٹنگ سسٹم میں اردو کی سہولت شامل ہونے کے بعد ٹیکنالوجی کے میدان میں اردو کی ترویج کے لیے انفرادی طور پر لوگ کام کر رہے تھے۔

2002ء میں اعجاز عبید (اصل نام اعجاز اختر) نے یاہو Yahoo اردو کمپیوٹنگ گروپ بنایا اور اردو کی

کمپیوٹر پر تدریج کے لیے اس فعال گروپ میں ہندوپاک کے سارے تکنیکی لوگ جمع ہو گئے۔اسی گروپ اور اردو پاک ٹائپ گروپ کے ارکان نے اور بہت سے نسخ یونی کوڈ فانٹس اور مختلف کی بورڈ بنائے۔اسی دوران 2002 میں بی۔بی۔سی اردو نے جدید یونیکوڈ نظام کے تحت اپنی ویب سائٹ بنائی اس ویب سائٹ پر جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اردو استعمال ہونے لگی اسے بہت شہرت حاصل ہوئی۔2004ء میں مشہور آن لائن انسائیکلوپیڈیا یعنی وکی پیڈیا نے بھی اردو کو شامل کرلیا۔گوگل بھی اردو میں دستیاب ہے۔2005ء تک زیادہ تر انفرادی طور پر کام ہوتا رہا۔ پاکستان کے ادارہ مقتدرہ اردو نے اہم خدمات انجام دیں اگر چہ یہ سارے فعال رضا کار یاہو Yahoo اردو کمپیوٹنگ گروپ سے متعلق تھے۔کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر اردو کی ترویج کا اصل کام شروع ہوا جب 2005ء میں چند رضا کاروں نے مل کر اردو بنیاد رکھی۔نبیل نقوی جو خود بھی یاہو اردو کمپیوٹنگ گروپ کے رکن تھے انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اگر اردو لکھنے کے لیے آن لائن ٹول Tool دستیاب ہو سکے تو عام آدمی کی بورڈ اور فانٹ کے علم کے بغیر اردو لکھ سکے۔اسی خیال کو عملی جامہ پہناتے ہوئے نبیل نقوی نے اردو پیڈ کے نام سے ایک ایڈیٹر بنایا اور نبیل نقوی کے ساتھ ذکریا اجمل آصف اقبال اور قدیر احمد نے اسی ویب سائٹ پر ایک فورم تشکیل دیا اور اس کا نام اردو محفل www.urdumehfil.com رکھا۔

اس فورم پر تمام رضا کار مل کر تکنیکی اور دیگر حوالوں سے اردو کی ترویج کے لیے کھوج لگانے لگے خاص طور پر جدید نظام کے مطابق اردو میں ویب سائٹ بنانے اور انٹرنیٹ کے ایک مؤثر ہتھیار یعنی بلاگ اردو میں بنانے پر کام کیا گیا۔ اردو ویب والوں نے شروعات میں ہی اردو سیارہ کے نام سے ایک بلاگ ایگریگیٹر بنا دیا تھا۔آج آپ کو انٹرنیٹ پر فانٹ جو اردو میں نظر آرہے ہیں اس میں سب سے بڑا ہاتھ اردو ویب ڈاٹ آرگ www.urduweb.org کا ہی ہے۔اردو ویب کی بدولت کئی ایک اردو فورم وجود میں

آئے لیکن ایک اچھے نستعلیق رسم الخط کی کمی ہر جگہ محسوس ہوتی تھی۔ پیشاور کے ایک نوجوان امجد حسین علوی 2008ء میں علوی نستعلیق بنا کر ایک انقلاب برپا کر دیا گو کہ آج بہت کم لوگ علوی نستعلیق کے بارے میں جانتے ہیں۔امجد علوی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کی بدولت اردو محفل کے پلیٹ فارم سے فانٹ سازی کو ایک نئی راہ ملی۔اردو محفل ہی نے جمیل نوری نستعلیق سے روشناس کروایا۔اس کے بعد شاکر القادری نے القلم تاج نستعلیق کو پیش کیا القلم تاج نستعلیق مکمل طور پر مفت دستیاب ہے۔اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ بآسانی ڈون لوڈ کیا جاسکتا ہے اور اسے ڈاون لوڈ کرنے میں کسی طرح کی بندش نہیں ہے اور اس کی مدد سے بہت آسانی سے اردو ویب سائٹ کو اردو میں منتقل کئے گئے حتیٰ کہ لینکس آپریٹنگ سسٹم کو بھی اردو میں منتقل کر دیا گیا۔ٹیکنالوجی کے میدان میں اردو والے کسی سے پیچھے نہیں رہے۔

اردو بلاگنگ کے ارتقا میں ایم بلال کا اہم رول رہا ہے انہوں نے ہدایت نامے (Guidelines) لکھے۔جس میں انہوں نے بلاگ بنانے کے طریقے بتائے ہیں۔جن کی روشنی میں کئی رضا کاروں نے بلاگ کے سانچے بنائے۔اس کے علاوہ کئی لوگوں کا خیال تھا کمپیوٹر پر اردو کی سہولت شامل کرنے کا طریقہ تھوڑا لمبا اور مشکل ہے اس وجہ سے عام کمپیوٹر صارف کو مشکلات کا سامنا پڑا اور وہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر اردو لکھنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔کئی لوگ تو مشکل کی وجہ سے بھاگ ہی جاتے ہیں ان مشکلات کو دور کرنے اور اردو کی زیادہ سے زیادہ اردو کی ترویج کے لیے بلال نے 2011ء میں پاک اردو انسٹالر کے نام سے ایک ایسا سافٹ ویئر بنایا جس کے ذریعے کمپیوٹر پر اردو سے متعلق پاک اردو انسٹالر ایک مفت سافٹ ویئر دستیاب ہو رہا ہے۔ پاک اردو انسٹالر ونڈوز آپریٹنگ سسٹم کے لیے مخصوص ہے۔ پاک اردو انسٹالر کی تنصیب کے بعد نئے تقاضوں کے مطابق اردو لکھی پڑھی جاسکتی ہے۔

اردو کی ترویج کے لیے آج انٹرنیٹ ایک زبردست ذریعہ ہے یہی وجہ ہے کہ انٹرنیٹ پر یونیکوڈ اردو فورمز اور ویب سائٹس موجود ہیں ۔اردو کے شائقین کے لیے ایک بہت بڑا ذخیرہ ان ویب سائٹس پر جمع کر دیا گیا ہے ۔کچھ اخبارات نے بھی اپنے یونیکوڈ ایڈیشن شروع کئے ہیں جو صحافتی دنیا میں ایک انتہائی قابل تعریف قدم ہے ۔آج کل شوشل ویب سائٹس کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے اور خواص وعوام ان ویب سائٹ سے جڑے ہوئے ہیں ۔اردو لسانی تہذیبی اور ثقافتی قدروں کی حفاظت اور فروغ نیز مثبت سماجی روابط کی بحالی کے لیے اعجاز عبید (حیدرآباد) اور ڈاکٹر سیف قاضی معمار نے اپنی مشترکہ کوششوں سے بزم اردو ڈاٹ نیٹ نام سے ایک غیر نفع بخش اردو شوشیل نیٹورکنگ ویب سائٹ شروع کیا ہے ۔ ویب سائٹ محبان اردو میں روز بروز اس کی مقبولیت بڑھتی جارہی ہے ۔عوام وخواص اس میں شامل ہوکر اپنے ذوق کی تکمیل کر رہے ہیں ۔

کمپیوٹر کے مختلف اجزاء، Parts of the Computer

کمپیوٹر میں جو ٹی.وی نما چیز نظر آتی ہے اسے مانیٹر (Monitor) کہتے ہیں اسکے علاوہ اسے ڈسپلے (Display) اور سکرین (Screen) بھی کہتے ہیں ۔ یہ ایک طرح سے ٹی.وی ہی کی مانند کام کرتا ہے ۔کمپیوٹر کے اندر جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے وہ سب اس کے اوپر ظاہر ہوتا ہے ۔ مانیٹر کا سب سے اہم کام یہی ہوتا ہے کہ کمپیوٹر کے اندر جو کچھ پیش آتا ہے وہ اس کی اسکرین پر نظر آتا ہے ۔ دوسرا اہم کام یہ ہے کہ کمپیوٹر کو ہدایات یا احکامات دینے میں مانیٹر ہماری مدد کرتا ہے سکرین پر نظر آنے والی مختلف کمانڈیں استعمال کر کے ہی ہم کمپیوٹر سے کام لیتے ہیں ۔جس طرح ٹی.وی دو طرح کے ہوتے ہیں بلیک اینڈ وائٹ اور کلر اسی طرح مانیٹر بھی دو طرح کے ہوتے ہیں ۔ان میں بلیک اینڈ وائٹ اور کلر بھی آج کل رنگین یا کلر مانیٹر ہی زیادہ استعمال

ہو رہے ہیں اور بلیک اینڈ وائٹ مانیٹر کم استعمال ہوتے ہیں ۔ مانیٹر پر ظاہر ہونے والی چیزوں کو کمپیوٹر کی اصطلاح میں یوزر انٹرفیس (user interface) کہتے ہیں جدید دور کے کمپیوٹر گرافیکل یوزر انٹرفیس یعنی GUI اہلیت رکھتے ہیں ایک گرافیکل یوزر انٹرفیس میں کمپیوٹر ہمیں تصویری ماحول فراہم کرتا ہے یعنی سکرین پر ہر چیز تصویر کے انداز میں ظاہر ہوتی ہے۔ سکرین پر تصویر دیکھ کر فوراً اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کس کام کے لئے ہوسکتی ہے۔ سکرین پر نظر آنے والی ان تصویروں کو آئیکونز (Icons) کہتے ہیں ۔

دوسری اہم چیز ایک بورڈ یا تختہ ہے جس کی شکل ٹائپ رائٹر سے ملتی جلتی ہے۔ اس کو '' کی بورڈ'' (Key Borad) کہتے ہیں۔ کمپیوٹر کے استعمال میں کیبورڈ نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے، ایک تو اس سے ٹائپ کرنے کا کام لیا جاتا ہے اور دوسرے اس کے ذریعے کمپیوٹر کو احکامات بھی دیئے جاتے ہیں یعنی سکرین پر نظر آنے والی مختلف کمانڈوں کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کی بورڈ کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی چیز اس کے آگے کی طرف پڑی دکھائی دیتی ہے اس کو ماؤس (Mouse) کہتے ہیں ماؤس کا نام اسے اس کی شکل و شباہت کی بنا پر دیا گیا ہے، دوسرے اس کا کام بھی ایسا ہے کہ اسے ماؤس ہی کہنا مناسب ہوتا۔

اس سے ایک تار نکل کر کمپیوٹر تک جاتی ہے جس کی بدولت اس کا کمپیوٹر کے ساتھ رابطہ ہوتا ہے۔ کام کرنے کا طریقہ کچھ اس طرح ہے کہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر میز پر یا کسی ہموار سطح پر گھسیٹا جاتا ہے۔ اس کے لئے عام طور پر لوگ ایک خاص پیڈ بھی استعمال کرتے ہیں جسے ماؤس پیڈ کہا جاتا ہے۔ اس پیڈ کے اوپر بہتر کام کرتا ہے کیونکہ پیڈ کی بناوٹ اس کے کام کرنے کے لئے موزوں ترین سطح فراہم کرتی ہے۔

مانیٹر کے ساتھ پہلو میں ایک ڈبا نما چیز جو بظاہر بالکل سادہ سی نظر آتی ہے اسے سسٹم یونٹ (

کہتے ہیں اور عام طور پر اسے سنٹرل پروسیسنگ یونٹ (Central Processing Unit) (System Unit

Unit) بھی کہتے ہیں۔ کیبورڈ، ماؤس مانیٹر اور یہ ڈبا یا سسٹم یونٹ مل کر ایک کمپیوٹر کو تشکیل دیتے ہیں۔ الگ

الگ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ان کو سسٹم یونٹ کے ساتھ لگائیں گے تو ایک مکمل کمپیوٹر بنے گا۔

سکینر (Scanner):

سکینر ایک ایسا آلہ یا ڈیوائس (Device) ہے۔ جس کے ذریعے تصویریں اور دیگر شائع شدہ چیزیں چاہے وہ کوئی تحریر ہو یا ڈرائنگ، کمپیوٹر کے اندر لے جائی جا سکتی ہے اس کے کام کرنے کا انداز ایک فوٹو کاپی مشین کی طرح ہوتا ہے اور سکینر کی شکل بھی فوٹو کاپی مشین سے کافی ملتی جلتی ہے جس طرح فوٹو کاپی مشین سے کاپی بنانی ہو اسے رکھا جاتا ہے تو اس کی ہو بہو نقل تیار ہو جاتی ہے اسی طرح سکینر کے ذریعے جب کسی چیز کو کاپی کیا جاتا ہے تو اس کا عکس کمپیوٹر کے اندر چلا جاتا ہے جسے بعد میں ضرورت اور مرضی کے مطابق کہیں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ڈسپلے کارڈ Display Card:

جب کمپیوٹر چل رہا ہوتا ہے تو اس کے اندر ہونے والے کام ہمیں مانیٹر کی سکرین پر نظر آتے ہیں۔ یہ سب ڈسپلے کارڈ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک ڈسپلے کارڈ کمپیوٹر میں ہونے والے مختلف کاموں کو سکرین پر دکھاتا ہے۔ مانیٹر کی ایک تار جو کمپیوٹر کے پچھلے حصے میں لگائی جاتی ہے وہ دراصل ڈسپلے کارڈ پر ہی لگائی جاتی ہے۔

ساؤنڈ کارڈ(Sound Card):

ساؤنڈ کارڈ کا کام آواز پیدا کرنا ہے۔اس کارڈ پراسی طرح کے پرزے لگے ہوتے ہیں جس طرح کے پرزے ریڈیو یا ٹیپ ریکارڈ کے اندر لگائے جانے والے سرکٹ بورڈ پر لگے ہوتے ہیں۔ساؤنڈ کے متعلق مختلف چیزیں جیسے سپیکر اور مائیکروفون اسی کارڈ کے ذریعے کمپیوٹر سے منسلک ہوتے ہیں۔

موڈم Modem

آج کل کے کمپیوٹروں میں موڈم کا کام بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے اور یہ سب انٹرنیٹ کی بدولت پوری دنیا کے کمپیوٹر ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہو سکتے ہیں۔انٹرنیٹ استعمال کرنے کے لئے ایک موڈم بہت ضروری ہے۔یہی وہ کارڈ ہے جو کمپیوٹر میں ہونے والے کام کو ٹیلی فون لائن کے ذریعے کسی بھی دوسرے کمپیوٹر پر بھیجنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اسی طرح کسی دوسرے کمپیوٹر سے معلومات کو ٹیلی فون لائن کے ذریعے اپنے کمپیوٹر میں لانا ہو تو بھی موڈم ہی استعمال ہوتا ہے۔

بنیادی طور پر کمپیوٹر دو حصوں پر مشتمل ہے۔ایک ہارڈ ویر(Hard ware) اور دوسرا سافٹ ویر (Soft ware) کمپیوٹر کا وہ حصہ جو ظاہری طور پر دیکھا اور چھوا جا سکتا ہے وہ ہارڈ ویر کہلاتا ہے اور کمپیوٹر کی اندرونی معلومات جسے نہ دیکھا جائے اور نہ چھوا جائے اسے سافٹ ویر کہتے ہیں۔کمپیوٹر کے بہت سے اجزا ہوتے ہیں وہ چاہے ایک وقت میں کمپیوٹر سے جوڑے ہوں یا نہیں۔کمپیوٹر کے تمام اجزاء کو اس کے کام کرنے کے اصول کے مطابق الگ الگ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔کمپیوٹر ایک الیکٹرانک مشین ہے اس لئے کمپیوٹر بھی باقی مشینوں کی طرح کام کرتا ہے۔اور اسی بنیادی اصول کے تحت کام کرتا ہے جس پر باقی

مشینیں عمل پیرا ہوتی ہیں۔ یہ اصول ان پٹ(Input)، پروسیس (Process) اور آؤٹ پٹ (output) پر مبنی ہے وہ تمام خام اشیاء جو کسی بھی چیز کو تخلیق کرنے میں استعمال ہوتی ہیں۔ڈاٹا(data) کی صورت ہوں گی اوران پٹ کہلائیں گی جب کہ ان تمام کل پرزوں کو جوڑنے کے عمل کو پروسیسنگ (Processing) اور اس مخصوص شئے کا بن کر تیار ہونا آؤٹ پٹ ہوگا۔کمپیوٹر چاہے بڑا ہو یا چھوٹا، سادہ ہو یا پیچیدہ سب کمپیوٹر اسی عام اصول کو اپناتے ہیں لیکن یہاں ایک بات ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے کہ کمپیوٹر میں ڈاٹا یعنی خام معلومات کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کو کام کرنے کے لئے ہدایت کی فہرست بھی مہیا کروانی پڑتی ہے۔ جسے پروگرام کہتے ہیں ۔ اس پروگرام کے تحت فراہم کردہ ڈاٹا کو کمپیوٹر ،معلومات یعنی انفارمیشن (information) میں بدلتا ہے۔کمپیوٹر کے مختلف حصوں کو ان کے استعمال کے مطابق مختلف گرہوں (Group) میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) ان پٹ آلات(input dvices)

یہ ایسے آلات ہیں جن سے کمپیوٹر کو احکامات جاری کئے جاتے ہیں یعنی انہیں آلات سے کمپیوٹر میں ایسا مواد اور ہدایات داخل کی جاتی ہیں جن کی پروسیسنگ (Processing) مقصود ہوتی ہے۔

(۲) پروسیسر(Processor): یہ وہ آلہ ہے جہاں ڈاٹا کو عمل میں لایا جاتا ہے یعنی مواد کو پروسیس کیا جاتا ہے۔

(۳) آؤٹ پٹ آلات(Out put devices)

وہ آلات ہیں جن پر تمام کام کے نتائج ہمارے سامنے ظاہر ہو جاتے ہیں آؤٹ پٹ کہلاتے ہیں،

(۴) کلیدی تختہ Key board

کلیدی تختہ سب سے زیادہ استعمال کیا جانے والا ان پٹ آلہ ہے یہ دیکھنے میں ایک ٹائپ رائٹر (Type Writer) کی طرح ہی ہوتا ہے۔ کی بورڈ کمپیوٹر سے تار کے ذریعے جڑا رہتا ہے۔ جب بھی کسی حروف یا ہندسے کی کِی (key) دبائی جاتی ہے۔ سگنل (signal) الیکٹرانک کوڈ (Eletronic Codes) کی صورت تار کے ذریعے CPU یعنی سنٹرل پروسیسنگ یونٹ کی مین میموری (Main Memory) میں داخل ہوجاتا ہے اسے ڈاٹا کا داخلہ یا ان پٹ کہا جاتا ہے۔

(۵) Functional keys: کی بورڈ کی سب سے اوپر فنکشن کی Function Key ہوتی ہیں۔ ان پر F1 to F10 تک لکھا رہتا ہے لیکن کچھ کی بورڈ میں F 12 F11 کی ز (keys) بھی ہوتی ہیں، ان کو پروگرام اپیل کیز (Programmable Keys) بھی کہتے ہیں۔

ڈیلیٹ کی:Delete key

دستاویزات کی لکھائی کے دوران یا بعد میں کبھی کسی کریکٹر (character) کو مٹانے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کریکٹر کو چننے یعنی (Select high light) کرنے کے بعد ڈیلیٹ کی کی مدد سے اسے مٹادیا جاتا ہے۔

اسکیپ کی:Escape Key

یہ کلیدی کی بورڈ کے بائیں ہاتھ کے اوپری کونے میں ہوتی ہے۔ اس کلیدی ''کی'' کی مدد سے کسی

بھی کام کے بعد دوران موجودہ صورتِ حال سے باہر لایا جاسکتا ہے یعنی یہ کلید استعمال کنندہ کی طرف سے دی گئی آخری Command کو مسترد کردے گی ۔ یوں ESc کی جتنی بار استعمال میں لائی جائے گی اتنی ہی بار بالکل پہلی کی گئی کمانڈ یا انٹری سے پیچھے چلے جائیں گے۔

بیک اسپیس کی:Back Space Key

کسی متن کی لکھائی کے دوران اگر کوئی لفظ غلط لکھا گیا ہو یا کسی وجہ سے لکھے گئے حروف کی جگہ ''کرسر کی'' Cursor key کی موجودگی ضروری ہے تو یہی بیک اسپیس کی کام میں لائی جائے گی پچھلے لفظ کو مٹا کر اس کی جگہ لے لے گا اس کلید کو ایک بار استعمال کرنے سے کرسر ایک حروف پیچھے جائے گا جتنی مرتبہ استعمال کیا جائے گا اتنے حروف پیچھے جائے گا۔

پازکی :(Pause key)

اس کلید کا استعمال زیادہ تر ڈیسک آپریٹنگ سسٹم Disk operating System (DOS) میں ہوتا ہے۔DOS پر کام کرتے وقت کسی خاص کمانڈ کی وجہ سے اگر معلومات یا ڈاٹا اسکرین پر تیزی سے چلنا شروع ہو جائے تو ایسی صورت میں وہ معلومات پڑھی بھی نہیں جاسکتی ہیں لیکن پازکی کی مدد سے ڈاٹا کے بہاؤ کو روکا جاسکتا ہے اس کے دبتے ہی ڈاٹا ایک دم تھم جاتا ہے ان معلومات یا ڈاٹا کو پڑھنے کے بعد دوبارہ اسی کلید (Key) کی مدد سے ڈاٹا کا بہاؤ دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔

انٹرکی(Enter Key):

کمپیوٹر پر کام کرتے وقت اس بات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ جب تک کئے گئے کام کو کمپیوٹر میں انٹر (enter) نہیں کیا جائے گا کمپیوٹر اس مخصوص کام پر اپنا عمل شروع ہی نہیں کرتا ۔ جب انٹر کی کا استعمال کیا جاتا ہے تو کمپیوٹر سمجھ جاتا ہے کہ اسے احکامات دینے بند ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے وہ اس مخصوص کام کی پروسیسنگ شروع کر دیتا ہے۔

کیپس لاک کی(Caps lock key)اس کی کے ذریعے کسی بھی حروف کو کیپٹل(Capital) میں لکھا جاسکتا ہے اگر یہ کی دبی ہوئی ہوگی تو سبھی حروف A to Z کیپٹل ہوں گے اور اگر یہ کی دوبارہ دبائی جائے تو سبھی حروف (a to z) خفی لکھے جائیں گے۔

نمبرلاک Number lock key & Numeric Ke pad

Numerickey pad کی بورڈ کے دائیں طرف ہوتا ہے۔اس کی سبھی کی ز(keys) کیلکو لیٹر calculator کے جیسی ہوتی ہیں اس میں تقریباً 17 کی ہوتی ہیں جن میں 0-9 تک کے ہندسے ا،اُوغیرہ کے علاوہ Number lock key بھی ہوتی ہے ان کی ز (Keys) میں تقریباً دس کی ز پر دو دو فنکشن ہوتے ہیں جیسے 7 نمبر کی Home key 9 نمبر کی پر (page Up) صفحہ اوپر 3 پر (page down صفحہ نیچے End Key

ماؤس(mouse)

ماؤس ایک دستی ان پٹ آلہ ہے جو کمپیوٹر کے ساتھ ساتھ ایک پتلی تار سے جڑا ہوتا ہے ۔ عام طور پر

یہ ایک بال (Ball) پر چلتا ہے یہ بال ماؤس کے نیچے بنا ہوا ہوتا ہے ماؤس کو کسی چپٹی (flat) سطح پر رکھ کر کام لیا جاتا ہے۔اس چپٹی سطح کو Mouse Pad کہا جاتا ہے۔

پروسیسر (Processor)

پروسیسر کمپیوٹر کا سب سے اہم حصہ ہے یہ کمپیوٹر کا دماغ کہلاتا ہے جب بھی کمپیوٹر میں احکامات اور مواد داخل کیا جاتا ہے تو سب سے پہلے وہ پروسسر میں جمع ہو جاتا ہے اور جو احکامات دئے جاتے ہیں پروسیسر میں ہی اس کی تشکیل ہوتی ہے۔مواد کو یہی پروسیسر سارے سسٹم میں دورانیہ (flow) کو قابو میں رکھتا ہے۔ مواد کو میموری (Memory) میں محفوظ کرتا ہے جو چیزیں کمپیوٹر میں داخل ہوتی ہیں وہ پروسیسر کے ذریعے درآمد ہوتی ہیں۔ پروسیسر کمپیوٹر کا سب سے حساس حصہ ہوتا ہے۔اس کے دو مختلف اجزاء ہوتے ہیں سنٹرل پروسیسنگ یونٹ(CPU) اور میموری یونٹ(Memory Unit)

Central Processing Unit کمپیوٹر کے دماغ کا کام کرتا ہے یہ سبھی طرح کے کاموں کو نا صرف انجام دیتا ہے بلکہ سبھی حصوں کو قابو میں رکھتا ہے یہ کمپیوٹر کا سب سے اہم حصہ ہے۔دوسرے اجزاء کے علاوہ CPU ہی کی Configuration سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کمپیوٹر تیز رفتار ہے یا سست۔سنٹرل پروسیسنگ یونٹ کمپیوٹر سسٹم کا سب سے پیچیدہ حصہ ہے جو دی گئی ہدایات پر عمل کرتا ہے۔کمپیوٹر کی مختلف نسلوں میں اگر فرق ہے تو وہ اسی سنٹرل پروسینگ یونٹ کی وجہ سے۔نئی نسلوں میں اس کا حجم کم سے کم ہوتا گیا جبکہ تیز رفتار اور ہر پہلو سے کامل ہوتا گیا۔سی پی یو CPU کے چھوٹے حجم کی ہی وجہ سے کمپیوٹر آج ہماری گود (laptop) میں پھر ہتھیلی (palmtop) وجود میں آئے۔

مائیکروکمپیوٹروں میں جو پروسیسر استعمال ہوتے ہیں انھیں مائیکروپروسیسر کہتے ہیں جوایک ایسی چپ (chip) پر ہوتے ہیں جو ہمارے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن کے برابر ہوتا ہے یا اس سے بھی چھوٹی CPU کمپیوٹر سسٹم میں ہونے والے تمام کام کی نگرانی کرتا ہے۔ پروگرام کے ذریعے دی گئی ہدایات پر عمل کرتا ہے اور تمام ریاضی اور منطقی کاموں کو انجام تک پہنچاتا ہے۔

کمپیوٹر کی خصوصیات

کمپیوٹر جدید عہد میں استعمال میں لایا جانے والا ایک ایسا کارآمد اور بیش قیمت آلہ ہے جس نے روز مرہ کی زندگی میں اور بالخصوص ٹکنالوجی اور سائنس کے میدان میں ایک ایسا منفرد مقام حاصل کرلیا ہے کہ اب اس کے بغیر انسانی زندگی ادھوری اور نامکمل معلوم ہوتی ہے۔ کمپیوٹر کی جدید دور میں اولیت حاصل ہونے کی اہم وجہ ہے۔ اس کی

ا) رفتار (speed)، 2) ایکوریسی (Accuracy)، 3) قابل اعتماد (reliability) مواد اکھٹا کرنا Storage مستعدی اور تندہی Deligence، 6) ہمہ گیر Versatility۔

رفتار Speed

انسانی ذہن نے جیسے جیسے ترقی کی ہے اس نے وقت کو اپنے مزاج اور اپنی ضرورت وسہولت کے اعتبار سے ڈھال لیا ہے اور انسانی زندگی ایک منصوبہ بند لائحہ عمل کے تحت گذارتا رہا ہے۔

کمپیوٹر ہر کام کو تیز رفتاری کے ساتھ پائے تکمیل کو پہنچاتا ہے۔ آج کمپیوٹر سینکڑوں آدمیوں کا کام

انجام دیتا ہے۔کمپیوٹروں میں مختلف سسٹم ہوتے ہیں جن کی مدد سے مختلف کام انجام دیے جاتے ہیں۔

ایکوریسی: Accuracy

اس تیز رفتار اور ہر لمحے تغیر وتبدل کے مرحلے سے گذرتی زندگی میں جہاں یہ ضروری ہے کہ ہر کام فوری اور جلد نپٹے وہیں اس کام کا خامیوں سے مبرا ہونا بھی لازمی سمجھا جاتا ہے اور ممکن تھا کہ کمپیوٹر جس تیز رفتاری سے کام کرتا ہے یہ مطلوبہ نتائج تک پہنچانے میں غلطی بھی کرے لیکن اس کا غلطی کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ دنیا کے ماہر کمپیوٹر انجینئر وں کی شب وروز محنت کا نتیجہ ہے کہ روز اول ہی سے کمپیوٹر کو اتنا کامل (Accurate) بنایا گیا ہے کہ اب غلطیوں کا شائبہ نہیں ہے۔اس میں کوئی تکنیکی خامی بھی مشکل ہی سے نظر آتی ہے۔کمپیوٹر کی یہی کاملیت اسے دیگر مشینوں کے مقابلے میں پر اعتماد بناتی اور اسی کاملیت کی بنا پر NASA اور ISRO جیسی خلائی تنظمیوں نے بارہا اپنے سیارے خلاء میں بھیجے اور کامیاب ہوئے۔

قابل اعتماد:

کمپیوٹر کے بہترین اور بے نقص نتائج اتنے تشفی بخش ہیں کہ اس پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے کمپیوٹر کی اسی ثروت مندی کا نتیجہ ہے کہ ہسپتالوں میں ہو یا بنک کے کھاتے ہر جگہ کمپیوٹر کی مدد لی جارہی ہے۔
کمپیوٹر بھی وریس (virus) وغیرہ کا شکار ہوسکتا ہے اس میں دیگر مشینوں کے برخلاف یہ خوبی ہے کہ یہ اپنی اکثر چھوٹی موٹی خرابیاں خود بخود ٹھیک کرنے پر قادر ہے۔ یہ تمام خوبیاں اس کو نہ صرف یہ کہ انسان کی بہترین معاون اور مددگار دوست کی حیثیت دیتی ہیں بلکہ اس کی قابلیت میں ہمارا یقین اور اعتماد بھی بڑھاتی

ہیں۔

ڈاٹا کومحفوظ کرنا کمپیوٹر کی بہت سی خوبیوں میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں مشکل سے مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ ریکارڈ کومحفوظ رکھنے کی صلاحیت ہے۔صدیوں پر مشتمل محفوظ کئے گئے مواد کومحض چند ساعتوں میں کام میں لایا جاسکتا ہے کمپیوٹر ہمارے دئے گئے احکامات اور مواد کو نہ صرف محفوظ کرتا جاتا ہے بلکہ Back Up فائلیں بھی بناتا جاتا ہے تاکہ اگر کسی غلط احکام Command کی وجہ سے ریکارڈ منظر سے غائب ہو جائے تو پس منظر میں اس کی کاپی ضرور بچی رہے۔ایک کمپیوٹر میں مواد کو جمع رکھے جانے کی اتنی جگہ ہوتی ہے انسان اربوں اور کھربوں کردار تصاویر خاکے اور نقشے ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھ سکتا ہے۔کمپیوٹر میں محفوظ کئے گئے ہر ریکارڈ کی ایک مخصوص فائل بنتی ہے اور ہمارے دیے گے عنوان یا نام کے تحت وہ فائل محفوظ ہوتی چلی جاتی ہے۔ بعدازاں ہمارے دئے گئے اسی نمبر نام یا عنوان کے تحت ہم اپنا ریکارڈ دیکھ یا پڑھ سکتے ہیں۔کمپیوٹر میں اس طرح ڈاٹا (data) یا مواد کو جمع (Store) کرنے کے عمل کو (Electronic Storage System) کہا جاتا ہے۔

مستعدی تندہی (Deligecnce)

کمپیوٹر کی ایک اور اہم خوبی یہ بھی ہے کہ یہ بغیر کسی تھکاوٹ کے گھنٹوں مسلسل اسی رفتار کے ساتھ کام کرتا چلا جاتا ہے جو رفتار شروعات میں تھی تکنیکی اعتبار سے کمپیوٹر کو بڑا کارگر بنایا گیا ہے کہ کام کرنے کا جو معیار کمپیوٹر اولین نشست میں پیش کرے گا اسی کاملیت اور رفتار کے ساتھ ہر مرتبہ کرے گا جتنی مرتبہ چاہیں نتائج میں ذرا برابر بھی فرق نہیں آئے گا۔

ہمہ گیری Versatality

کمپیوٹر پرمختلف مزاج کے اورمختلف نوع اور ہمہ گیری کے کام کرنے کی غیر معمولی صلاحیت ہے کہ عقل انسانی اسکی غیر معمولی صلاحیتوں پر حیران ہے کمپیوٹر میں کسی بھی طرح کے کام کوکرنے کی ہدایات دینے کی ضرورت ہےآپ کے ایک ہی حکم اوراشارے پرآپ کے مطلوبہ کام چندہی ساعتوں میں کرگذرے گا۔ مثلاً ریل اور ہوائی سفر کےٹکٹ اور نشستیں محفوظ کروانے سے لے کر پیچیدہ سے پیچیدہ سائنسی تجربوں تک ۔کمپیوٹرزندگی کے ہرشعبے میں اتنا دخیل ہے کہ اب شاید ہی کوئی شعبہ ہوجواس کی دسترس نہ ہو۔سائنسی تجربہ گاہیں ،بینک ،ہسپتال،سکول ،انتظامیہ کے دفاتر ،ہوٹل ،یونیورسٹی ،پولیس تھانے ،شئیر مارکیٹ فلم، ٹیلی ویژن ،میڈیا،اخبار،بزنس،صنعت وحرفت ،اشاعت اطلاعات ،نشریات تعمیرات ،آبپاشی وغیرہ کے میدان میں کمپیوٹر نے اتنی تیزی کے ساتھ اپنی شمولیت کرلی ہے کہ اب کمپیوٹر کے استعمال کے بغیران شعبوں کا چلنا ناصرف مشکل ہوگیاہے بلکہ کافی حدتک تو ناممکن بھی ہے۔

کمپیوٹرآج رسوئی گھر میں کام کرنے والی عورت سے لے کربچوں کے روزمرہ کے کھلونوں تک کو متاثر کر چکا ہے ۔ایک شاعر ،ادیب مصور اور اداکارہ تک کمپیوٹر کے تعاون سے جوہرنکھارنے میں بھی کامیاب ہے۔کمپیوٹرکی وسعتوں اورگہرائیوں کی کوئی انتہا نہ رہی اس نے زندگی کے وسیع امکانات کا احاطہ کرلیا ہے۔

کتاب کمپیوٹراورکلچر

ہم ایک اطلاعی سماج کے دور میں داخل ہوچکے ہیں زندگی اور سماج کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جوانفارمیشن

ٹکنالوجی (IT) سے متاثر نہ ہوا ہو۔ دفتر ہو یا گھر، تجارت ہو یا علم یا علاج کچھ بھی اس نئی ٹکنالوجی کی بڑھتی ہوئی رو سے باہر نہیں۔ کمپیوٹر اور ٹیلی کمیونیکیشن کا اشتراک ہمارے عہد کا سب سے بڑا کرشمہ ہے۔ سماجی ادارے کام کاج کے طریقے اور طرز زندگی تیز رفتاری سے بدل رہے ہیں۔ مستقبل کے انسان کا تصور ہی نہیں بدل رہا ہے بلکہ کمپیوٹروں کی سماجیات اور ان کے شہری یا انسانی حقوق کی چرچا بھی شروع ہو چکی ہے ہر وہ حقیقت، شئے یا فکر جسے مستقل یا معمول کے مطابق سمجھا جاتا رہا ہے اب نہ صرف متحرک بلکہ مشکوک بھی ہوگئی ہے۔

دی لائبریری آف دی فیوچر نامی ادارے نے قریب 450 کتابیں CD-ROM پر شائع کی ہیں پہلی الیکٹرانک چپ(Chip) کتاب 1984ء میں (Pal-Top Chip) کمپیوٹر کے استعمال سے منظر عام پر لائی گئی۔ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ 2000ء میں Floppy diss اور CD-ROM اشاعتی دنیا کا چالیس فیصد حصہ بن گیا حالانکہ اس کا زیادہ تر استعمال تعلیم اور حوالہ جاتی مواد سے متعلق ہوگا ۔ اگر اس ٹکنالوجی کا پورا اور جامع استعمال نہیں کیا جارہا تو اس کا سبب ٹکنالوجی کی کمی یا بندشیں نہیں بلکہ کئی دوسرے مسائل ہیں۔ جن میں کاپی رائٹ کا ایک اہم مسئلہ ہے لیکن اگر دستی یا جیبی کمپیوٹر موجود ہے تو بڑی بڑی ضخیم بھاری بھرکم کتابوں کو اٹھائے گھومنے کی ضرورت نہیں پڑے گی پورے کا پورا انسائیکلو پیڈیا ایک جیسی الیکٹرانک کتاب میں اسٹور کیا جاسکے گا۔ اس کا گہرا اثر مستقبل کی لائبریریوں پر بھی پڑے گا۔ کارڈ انڈیکس سسٹم کو گزرے ہوئے زمانے کی بات سمجھا جارہا ہے۔ الیکٹرانک فہرستوں نے یہ کام بہت آسان کردیا ہے کتب خانوں میں اب ،کتابوں کے ساتھ ساتھ مائیکروفلمیں ،فلاپیاں اور الیکٹرانک کتابیں رکھی ہیں اور Computer Data base Reference پڑھنے والوں کے لئے علم کی دنیا کو ان کے میز پر لے آیا

گیا ہے۔

کمپیوٹر کی پہلی نسل سے پانچویں نسل تک کمپیوٹر ٹکنالوجی میں حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ مین فریم کمپیوٹر سے لے کر نوٹ بک کمپیوٹر تک کمپیوٹروں کی کئی قسمیں ہیں، اس دوران کتنے ہی کمپیوٹر مقبول ہوئے۔ ڈیسک ٹاپ پام ٹاپ، نوٹ بک آئی پیڈ اور پرسنل کمپیوٹر۔ اب ہم جہاں جائیں بیگ یا جیب میں دستی یا جیبی کمپیوٹر لئے گھوم سکتے ہیں اور کتاب کی طرح پڑھ سکتے ہیں، جیبی کمپیوٹروں کو پرسنل کمپیوٹروں سے جوڑا جاسکتا ہے جس کے باعث ہر طرح کے کمپیوٹر ایک دوسرے میں اطلاعات منتقل کر سکتے ہیں ابھی تک یہ سہولت لوکل ایریا نیٹ ورک (LAN) اور مین فریم کمپیوٹروں کے ساتھ ہی ممکن تھی۔ اطلاعات اور الفاظ کے تجزیہ کے لئے نوٹ بک کمپیوٹر میں ایسی صلاحیت پیدا کی گئی ہے کہ انھیں مین فریم کمپیوٹروں سے جوڑا جاسکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ثانوی یادداشت (Auxilliary Storage) بھی منسلک کردی گئی ہے۔ ہمارے لئے ان تمام ایجادوں کی اہمیت اس لئے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ اس سے تحریر کی ذاتی عمل کو عوامی اور سماجی عمل میں منتقل کرنے کے امکانات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ تحریر کے نئے ماڈل کی بنیادی تبدیلی میں اسی نیٹ ورکنگ کا عمل جاری ہے اس ٹیکنالوجیکل جدت نے لٹریسی کے پرانے تصور کو بدل دیا ہے۔ کمپیوٹر ٹکنالوجی کے تین اہم عملی عناصر پر غور کرنا ضروری ہے۔

(۱) نیٹ ورکنگ (Networking) (۲) ہائپر ٹیکسٹ (Hyper Text) (۳) ملٹی میڈیا (Multi Media)

نیٹ ورکنگ

کمپیوٹر اور ٹیلی کمیونکیشن کا اشتراکِ عمل (Telematies) پیغامات اور اطلاعات کو ایک دوسرے تک پہنچاتا اور مذاکرے کی سہولیات مہیا کرتا ہے الیکٹرانک میل (E-Mail) اور الیکٹرانک کانفرنسیں اس کی

مثالیں ہیں ۔نیٹ ورکنگ کمیوٹنگ (Commuting) سے الگ تھلگ گروہوں میں برادری کا احساس پیدا ہوتا ہے گلوبل کمیونی کیشن سے لے کر علاقائی اورادب اورنظریات میں ایسی حیرت انگیز تبدیلی لایا ہے کہ دنیا کے ہر گوشے میں بسنے والے لوگوں کے اعتقادات ،تصورات اور روایات ،کلچر، سیاست، اور سماج اور طرز سے زندگی متاثر ہورہی ہے۔

ہائپرٹیکسٹ: کمپیوٹر ٹیکسٹ کو ایسے طریقے سے ترتیب دیتا ہے کہ جامد تحریری مواد متحرک ہوجاتا ہے اور اسے حسب ضرورت کسی بھی طور سے پڑھا جاسکتا ہے۔ کمپیوٹر کے ہائپر ٹیکسٹ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسے استعمال کرنیوالا جیسی تبدیلی چاہے اس میں لاسکتا ہے اسے غیر مسلسل انداز میں پڑھا سکتا ہے ہائپرٹیکسٹ پڑھنے کے عمل سے نیا ماڈل پیش کرتا ہے جو کتاب کے پڑھنے کے عمل سے مختلف ہے۔متحرک الفاظ اور گرافکس کے باعث تحریر اور قرات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

ملٹی میڈیا

الیکٹرانک مشین میں تحریر تصویر اور آواز کا ایسا مرکب خاکہ تیار کیا جاسکتا ہے کہ اب کسی ایک میڈیم پر نٹ پر مکمل انحصار ختم ہوگیا ہے۔ ابھی تک اس مکمل خاکے کے لئے الگ الگ آلوں کا ستعمال کیا جاتا تھا۔ نوٹ بک ،ویڈیو کیمرہ، مائیکروفون،ٹیپ ریکارڈ وغیرہ،اب یہ ملٹی میڈیا مشین یا کٹ میں یکجا کر دئے گئے ہیں۔سافٹ ویراور ملٹیمیڈ یا ڈیزائن روایتی نامہ نگاروں اور فوٹوگرافروں کی جگہ لے رہے ہیں اخباروں میں اسٹاف کے ساتھ کمپیوٹر بھی شریک عمل ہیں۔ملٹی میڈیا مشین کے ذریعے جو کٹ یا Compact disc تیار ہوتی ہے وہ کتاب سے بہت مختلف ہے الیکٹرانک اخباروں کو یہ ڈسک برقی شاہراہ پر بھیجی جاتی ہے اور مدیر

اس میں حسب ضرورت تبدیلیاں برقی سطح پر ہی کرتا ہے جسے Editing in Cyberspace کا نام دیا گیا ہے۔

آج کے دور میں کتابیں پڑھنے سے جو علوم حاصل ہو رہا ہے اس سے کہیں زیادہ اور مختلف النوع علوم اور اطلاعات کو ان نئے ذرائع سے حاصل کیا جا رہا ہے۔

ہم الیکٹرانک میڈیا کے دور میں لیٹریسی کی ایک نئی صورت سے دوچار ہو رہے ہیں جس میں کتاب کے بجائے Digital Data Base کو اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔انسان گفتار و گویائی کے ذریعے قریب صدیوں سے ایک دوسرے سے ہمکلام ہوتا رہا ہے اور ہزاروں بولیاں اور زبانیں دنیا کے مختلف حصوں میں وجود میں آئیں۔انسان نے اپنے اظہار کے لئے تصویری اشکال سے لے رسم الخط تک اظہار کے طریقے ایجاد کئے ہیں جن میں Pictography اور Ideography کے امتاج سے جو Picto- Ideography سسٹم وجود میں آیا جس نے اعداد اور حروف کی نشو ونما میں اہم رول ادا کیا اور ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں وجود میں آئیں۔پندرھویں صدی میں طباعت کے باعث پرنٹ

لیٹریسی کا دور شروع ہو گیا ہاتھ سے لکھے مسودوں نے انسانی شعور اور علم کے ارتقا میں جو انقلابی رول ادا کیا ،پرنٹ نٹریسی کو Online یعنی کمپیوٹر لٹریسی کو چلینج کا سامنا کرنا پڑا۔

ماہرین کمپیوٹر کے خیال میں ہائپر ٹیکسٹ ،نیٹ ورکنگ اور ملٹی میڈیا وغیرہ۔پرنٹ میڈیا کی پسماندہ تکنیک سے مکمل طور پر اپنا رشتہ منقطع کر لیں گے۔اگر چہ پرنٹ لٹریسی کمپیوٹر لٹریسی قبل موجود تھی تاہم کمپیوٹر لٹریسی نے پرنٹ لٹریسی کو مزید وسعت دی۔جدید صنعتی کلچر کی دوصدیاں یا تحریر پر مبنی کلچر کے دو ہزار سال کمپیوٹر لٹریسی کو انسانی ترسیل کی قدیم روایت سے وابستہ کرتی رہی۔پرنٹ لٹریسی کا مستقبل تہذیبی تبدیلی

کے عمل سے وابستہ ہے۔ یہ صحیح ہے کہ تہذیب پر ٹیکنالوجی اثر انداز ہوتی ہیں لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ ٹیکنالوجی کے استعمال کو کلچر اور اقدار بھی متاثر کرتے ہیں۔

کمپیوٹر ٹیکنالوجی نئی تہذیبی تبدیلی لارہی ہیں اور انسان اور ذات کے تصورات پر نئے سرے سے غور کرنے کی دعوت دے رہی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی اور کلچر کے رشتے کی از سر نو تشکیل کر رہی ہے۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی انسانی فکر اور رشتوں پر اپنے اثرات کے باعث کلچرل لینڈ اسکیپ میں نمایاں مقام حاصل کر چکی ہے۔

الیکٹرانک بات چیت ہماری لسانی برادری اور باہمی سماجی عمل کا اہم حصہ بنتی جارہی ہے۔ جتنی زیادہ ٹیکنالوجی ہماری زندگی میں داخل ہوتی جائے گی اور نئے اسلوب زندگی کے نمونے سامنے آئیں گے۔ عالمی ترسیل کے اندر جال کو وسعت دے رہے ہیں۔

کمپیوٹر کی پانچویں نسل Artificial Intelligence نے اس سوال کو اہم بنا دیا ہے کہ کیا انسانی ذہن کی نشوونما کمپیوٹر کے مطابق ہونا شروع ہو جائے گی یا کمپیوٹر انسانی ذہن کا حامل ہو جائے گا؟ 1930ء میں برطانوی ریاضی داں Alam Turing نے ایک ایسی یونیورسل کمپیوٹنگ مشین کا خاکہ پیش کیا تھا جو برس دو ہزار میں انسانی ذہن کی مکمل نقل ہوگی۔

پہلا الیکٹرانک کمپیوٹر 1950ء اور اس کے بعد کئی برسوں تک موجود رہا اس کے لئے بڑے بڑے کمرے درکار ہوتے تھے۔ 1953ء میں کمپیوٹر بہت چھوٹے اور وزن میں ہلکے اور زیادہ مستند ہو گئے اور دوسری نسل کے ساتھ کمپیوٹروں کا پھیلاؤ بڑی تیزی سے ہونے لگا۔ کمپیوٹر کی پانچویں نسل جاپان میں تکمیل ہوئی جہاں ایسے کمپیوٹر سامنے آئے جن میں زیادہ رفتار اور یاداشت کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔

Networking + local Area Network (LAN)

ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹروں تک اطلاعات بہم پہنچانا منتقل کرنا۔ LAN سب سے چھوٹا نیٹ ورک ہے جو کسی ایک عمارت یا کمپلیکس کے کام کاج کی جگہوں میں کمپیوٹروں کو ایک دوسرے سے منسلک کرتا ہے۔

Artificial Intelligence (IT)

مشین سوچ نہیں سکتی لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ان کی تعمیر اس طرح کی جا سکتی ہے کہ ایسے کام کر سکے جو سوچ کے حامل ہیں۔ ایک مائکرو کو اگر صحیح طور پر پروگرام کیا جائے تو کمپیوٹر 99.9 فیصد لوگوں سے بہتر شطرنج کھیل سکتا ہے۔ کمپیوٹر کی پانچویں نسل اور مصنوعی فکری مشین انسانی فکر کی دنیا میں ایک ہمہ گیر انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہے۔

John Scott & IAN Rogers نے 1987ء میں مائیکرو کمپیٹنگ Micro Computing کی لغات بنائی۔ جب کہ کمپیوٹر گرافکس ٹیکنالوجی بصری Images کو اسکرین پر پیش کرتی ہے Virtual Reality ٹیکنالوجی کو اسکرین سے ہٹا دیتی ہے اور دیکھنے والے کو کمپیوٹر میں داخل کرتی ہے تا کہ وہ کمپیوٹر پر وہ لمبی، بصری اور سماعی محسوسات کا تجزیہ کر سکے۔ اس سسٹم میں ایک خاص قسم کا ہیلمیٹ (Helmet) اور دستانے پہنے جاتے ہیں دیکھنے والا 3-D مناظر کا نظارہ کرتا ہے اور ہاتھوں کی جنبش سے ان مناظر اور حقائق میں نہ صرف شامل ہو سکتا ہے بلکہ ان کے ساتھ باہمی اشتراکِ عمل میں بھی شریک ہو سکتا ہے۔

کمپیوٹر کی زبانیں اور ان کے ترجمان Programming Language & Translators

زبان ترسیل کے لئے ضروری ہے۔ قدرتی یا فطری زبانوں کی مدد سے ہم اپنی احساسات و جذبات ایک دوسرے تک پہنچاتے ہیں۔ اس طرح کمپیوٹر language بھی کمپیوٹر اور انسان کے درمیان

ترسیل وابلاغ کاایک ذریعہ ہے۔کمپیوٹر Language کی مدد سے ہی پروگرامر (Programmer) کمپیوٹر کو بتاتا ہے کہ اسے کیا کرنا ہے۔

تمام فطری زبانوں جیسے انگریزی (English) فرانسیسی (French) جرمن (German) اردو وغیرہ میں ترسیل کے لئے علامات کاایک سیٹ ہوتا ہے،ان علامات یعنی Symbols کواس زبان کا جاننے والا سمجھتا ہے۔ Symbols کے اس سیٹ کو Voccabulary یا ذخیرہ الفاظ کہا جاتا ہے۔جہاں ہر لفظ کا اپنا مطلب ہوتا ہے۔ٹھیک اسی طرح ہر کمپیوٹر زبان کی اپنی ایک Voccabulary ہوتی ہے۔ Voccabulary کے ہر Symbol کاصرف ایک ہی مطلب ہوتا ہے جوصرف اس زبان کے لئے استعمال ہوتا ہے۔یوں ہر Symbol کمپیوٹر کی زبان میں اگر فرق ہے تو وہ یہی ہے کہ کمپیوٹر کی زبان میں بہت کم ذخیرہ الفاظ ہے جب کہ فطری زبانوں میں .بہت ہیں۔ اس کی اہم وجہ یہی ہے کہ کوئی بھی پروگرامنگ Programming کی زبان میں اپنی ساخت اور کام کے مطابق زیادہ گنجائش نہیں ہوتی ۔ ہر کام جو کمپیوٹر کوانجام دینا ہوتا ہے۔ اسے سادہ مختلف اور منقطعی Steps میں بانٹا جاتا ہے۔جنہیں Fundamental Operation کہا جاتا ہے۔

کمپیوٹر کی زبانیں قدرتی زبانوں کے مقابلے سادہ اور چھوٹی ہوتی ہیں لیکن ان کو بہت احتیاط سے استعمال کیا جانا ضروری ہے جیسے کمپیوٹر کے ہارڈ ویر (Hardware) اور سافٹ ویر (Soft Ware) کو گذرتے سالوں نے سنوارا ہے اسی طرح کمپیوٹر language کو بھی سنوارا گیا ہے۔

حالانکہ کمپیوٹروں کواس طرح پروگرام کیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی طرح کی کمپیوٹر کی زبان کو سمجھ سکیں لیکن ایک ہی زبان ایسی ہے جو کمپیوٹر کسی بھی مدد کے بغیر یعنی کسی بھی ترجمان کے بغیر سمجھ سکتا ہے اور وہ ہے مشینی

زبان۔ Machine Language یا Machine Code of Computer

Machine language میں جو بھی احکام (Instruction) تیار کئے جاتے ہیں ان کے دو حصے ہوتے ہیں۔ پہلے حصے کو کمانڈ یا Operation کہتے ہیں۔ یہ کمپیوٹر کو بتاتا ہے کہ کون سا کام کرنا ہے۔ ہر کمپیوٹر کو کام کرنے کے لئے Operation Code یا Op code ہوتا ہے احکام کے دوسرے حصے کو Operand کہتے ہیں یہ کمپیوٹر کو بتاتا ہے کہ ڈاٹا کو کہاں تلاش کیا جائے کہاں محفوظ کیا جائے یہ دوسرے احکامات کے بارے میں بھی کمپیوٹر کو آگاہ کرتا ہے۔ یوں ہر احکام CPU کو بتاتا ہے کہ کیا کرنا اور کہاں کرنا ہے؟ ایک سیدھے احکام میں پڑھنا، جمع کرنا، تفریق کرنا، لکھنا وغیرہ شامل ہے۔

کمپیوٹر سے کام لینے کے لئے پروگرامر جو پروگرام لکھتا ہے وہ مختلف زبانوں میں ہوتے ہیں ان زبانوں کو کمپیوٹر بذاتِ خود سمجھ نہیں سکتا۔ کمپیوٹر کے لئے ان زبانوں کا ترجمہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ یہ ترجمہ Translators یعنی Translating Programme کرتے ہیں، یہ Translating پروگرام دراصل سسٹم ہوتے ہیں جو پروگرا کے لے پروگرام جیسے Source programme ہوتے ہیں) کو Objected Programme میں ترجمہ کرتے ہیں۔ ان پروگراموں کو Language Processor بھی کہتے ہیں۔

Language Translation سے مراد بہت سی زبانوں کے ترجمے سے ہے۔ ترجمے کا مطلب دی گئی زبان کو دوسری زبان میں ڈھالنا ہے۔ لیکن ترجمے کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ایک زبان کو دوسری زبان میں ایسے بدلا جائے کہ اس کا مطلب بحال رہے، ٹھیک یہی اصول بہت سی کمپیوٹر کی زبانوں کے ترجمے یہ Translating پروگرام مشینی زبان میں کرتے ہیں کیوں کہ کمپیوٹر صرف اور صرف مشینی زبان (جو کہ '0' اور 1 میں لکھی جاتی ہے) کو ہی سمجھ سکتا ہے۔

اسمبلر (Assemblers) ایسے Translating Programmes ہیں جو اسمبلی کوڈز (assembly code) میں بدلتے ہیں۔ Assembler دراصل سسٹم پرگرامز ہوتے ہیں جو کمپیوٹر manufactures خود ہی پورے سسٹم کے ساتھ مہیا کرتے ہیں۔ان سسٹم پروگرامز کو بہت احتیاط سے لکھا جاتا ہے۔اسمبلر نہ صرف اسمبلی کوڈز کو مشینی کوڈز میں بدلتے ہیں بلکہ یہ بدلے ہوئے مشین کورڈز کو مین میموری (Main Memory) میں یکجا کر کے انھیں Execution کے لئے تیار کرتا ہے۔ High Level Language میں جو پروگرام لکھے جاتے ہیں انہیں کمپیوٹر کے لئے مشینی زبان میں بدلنے کا کام کمپائلر (Compiler) انجام دیتا ہے۔کمپائلر Assembler سے زیادہ معیاری (Sophisticalted) ہوتے ہیں۔

کمپائلر پورے پروگرام کو پڑھتا ہے اور اسے غلطیوں کے لئے Scan کرتا ہے۔ یہ غلطیاں جو کہ پرگرام کو بنانے میں کی گئی ہوتی ہیں۔ Syntax Errors کہلاتی ہیں۔کمپائلر غلطی کے لئے بار بار پیغام دیتا رہتا ہے۔ان error messages کو diagnosis کہتے ہیں۔کمپائلر مکمل Source Program کو پڑھنے کے بعد اس کا ایک ساتھ ترجمہ کرتا ہے اور اگر غلطیاں موجود ہوں تو ان کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔اور پروگرامر غلطیوں کو درست کرتا ہے جب کہ مکمل پروگرام غلطیوں سے پاک ہوجاتا ہے تو کمپائلر پورے پروگرام کو execute کرتا ہے۔

انٹرپرٹر Interpreter

Interpreter بھی کمپائلر ہی کی طرح ہیں جو HLL کا ترجمہ مشینی زبان میں کرتے ہیں لیکن ان میں ایک بہت بڑا فرق یہ ہے کہ کمپائلر پورے source پروگرام کو چلا کر ایک ساتھ ترجمہ کرتا ہے کہ آیا وہ غلطی سے پاک ہے کہ نہیں۔اگر غلطی اس ہدایت میں نہیں پائی جاتی تو interpreter اس ہدایت کا ترجمہ

کرتا ہے ورنہ پروگرام کو اس سے آگے نہیں بڑھاتا اور غلطی کا پیغام (Error Message) پروگرام کو دے دیتا ہے Interpreter min میں Translation اور execute پر ہدایت کے بعد ایک دوسرے کی جگہ لے لیتے ہیں۔

کمپائلر بہت لمبے پروگراموں کے ترجمے کے لئے بہترین ہے جب کہ چھوٹے چھوٹے پروگراموں کے لئے interpreter بہتر رہتے ہیں۔ interpreter مائیکروکمپیوٹرز میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہیں چونکہ یہ ایک ایک ہدایت کا ترجمہ کرتے ہیں اس لئے سارے احکامات یا ساری ہدایات کو ترتیب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

کمپیوٹر کی درجہ بندی

مختلف ضروریات کے مدِنظر کمپیوٹروں کی درجہ بندی بھی ممکن ہوسکتی ہے۔ بظاہر ان کی درجہ بندی مندرجہ ذیل نکات کی بنیاد پہ کی جاتی ہے۔

(۱) ان کے الیکٹرانک یعنی برقی ہونے کی بنیاد پر۔

(۲) ان میں ڈاٹا یا مواد محفوظ رکھنے کی بنیاد پر اور

(۳) ان کے استعمال کرنے کے طریقے کی بنیاد پر

الیکٹرانک سرکیٹ کی بنا پر درجہ بندی

ا. انالاگ کمپیوٹرز (Analog Computer)

اس زمرے کے کمپیوٹر وہ کمپیوٹر ہیں جو ایسے ان پٹ (Input) پہ کام کرتے ہیں جو برقی ترنگوں اور

لہروں کی صورت ہوتے ہیں۔ان کا آؤٹ پٹ (output) بھی بجلی کی لہروں میں وصول ہوتا ہے۔ایسے کمپیوٹر جو برقی لہر کے زیادہ یا کم ہوتے اشاروں سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ ایسے کمپیوٹر اکثر اوقات سائنسی تحقیقات، کارخانوں یا پھر موسم کی پیشن گوئی اور جانکاری کے حوالے سے استعمال میں آتے ہیں۔ان میں ہر ایک کمپیوٹر ایک مخصوص کام کرنے کے لئے ہی بنایا گیا ہوتا ہے۔یہ کمپیوٹر جس کام کے غرض سے تیار کیا گیا ہوتا ہے یہ اسے بخوبی کرگزرتا ہے۔ان کمپیوٹروں میں مواد، مسلسل مواد کی صورت میں فراہم رہتا ہے۔

2. ڈیجیٹل کمپیوٹرز (Digital Computer)

یہ کمپیوٹر حروف اور ہندسوں میں ہی معلومات قبول کرتے ہیں اور حروف و ہندسوں میں ہی ان کا جواب بھی دیتے ہیں یعنی ان میں ان پٹ اور آؤٹ پٹ دونوں کے عمل میں لانے کا سلسلہ اور نتائج حروف و ہندسوں کی صورت میں ہوتا ہے۔

ان کمپیوٹروں کی اندرونی تیاری یعنی پروسیسنگ (Processing) بھی حروف و ہندسوں کے ذریعہ کی گئی ہوتی ہے اور ان کے Calculators بھی اسی اصول پر کام کرتے ہیں۔انالاگ کمپیوٹرز (Analog Computer) کے برخلاف ڈیجیٹل کمپیوٹرز میں ڈاٹا، غیر مسلسل ڈاٹا کی صورت میں ہوتا ہے۔ آج تمام دنیا میں استعمال ہونے والے اکثر کمپیوٹر ڈیجیٹل کمپیوٹرز کی صورت میں ہی ہیں۔

3. ہائی برڈ کمپیوٹرز دراصل وہ مکمل ترین کمپیوٹرز ہیں جو انالاگ کمپیوٹرز اور ڈیجیٹل کمپیوٹر کی مشترکہ خوبیوں سے بنائے گئے کمپیوٹرز ہیں۔ جہاں رفتار کے معاملے میں یہ انالاگ کمپیوٹرز کا مقابلہ کرتے ہیں وہیں۔ایکوریسی (accuracy) کے تعلق سے یہ ڈیجیٹل کمپیوٹروں کے مقابل نتیجے دیتے ہیں۔غرض کہ یہ کمپیوٹرز انالاگ اور ڈیجی ٹیل کمپیوٹر کی ایک مشترکہ صورت ہیں۔

کمپیوٹروں کی درجہ بندی ان کی میموری(Memory) کی جسامت اور ڈاٹا کو محفوظ رکھنے کی گنجائش کی بنیاد پر مبنی ہے۔

مین فریم کمپیوٹر: Main frame Computer

جسامت کے اعتبار سے یہ کمپیوٹر دیگر کمپیوٹرز کے مقابلے میں کافی بڑا ہوتا ہے۔اس کے بہت سے حصے ہوتے ہیں جن کو زیر زمین یعنی انڈر گراؤنڈ (Under ground) تاروں کے ذریعے آپس میں جوڑا جاتا ہے۔تمام کمپیوٹر نظام کو باضابطہ ایک بہت بڑے کمپیوٹرز میں مواد اور ڈاٹا محفوظ کرنے کی اچھی خاصی گنجائش ہوتی ہے۔یہ گنجائش تقریباً 5124 سے لےکر 1024 میگا بائٹ کیریکٹر بھی ہوسکتی ہے۔

رفتار کے حوالے سے ان کی بہتری کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ ان میں ڈاٹا کو پروسیس (Process) کرنے کی رفتار چھوٹے کمپیوٹروں کے مقابلے 100 سے 1000 گنا تک زیادہ ہوتی ہے لیکن یہ رفتار سوپر کمپیوٹر (Super Computer) کے مقابلے پھر بھی 1000 گنا کم ہوتی ہے۔اس کمپیوٹر میں اکثر لفظ کی لمبائی 32 bit ہوتی ہے۔ بڑی بڑی کمپنیوں اداروں،تجارتی مراکز اور سرکاری دفاتر میں مین فریم کمپیوٹر کا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔یہ کمپیوٹر سب سے پہلے 1950ء میں بنایا گیا اور بنانے والی شہرہ آفاق کمپنی IBM تھی ان جدید مین فریم کمپیوٹرز میں ایک ہی وقت میں ایک سے آٹھ تک مختلف پروسیسر (Processors) کام کرسکتے ہیں ۔ان مختلف پروسیسرز میں ایک کی حیثیت میزبان کی ہوتی ہے جو باقی پروسیسر کو مدد فراہم کرتا ہے۔اسے host کہتے ہیں۔یہ کمپیوٹرز اتنے اہل اور طاقت ور ہوتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں سینکڑوں Users کو باوجود اس کہ وہ دور دراز Nodes اور Terminal پر ہوتے ہیں اور مدد فراہم کرتے رہتے ہیں۔مین فریم کمپیوٹرز کی اسی صلاحیت کو ملٹی پروگرامنگ (Multi Programming)

کہا جاتا ہے۔

منی کمپیوٹر Mini Computer

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کمپیوٹر دراصل مین فریم کمپیوٹر کی ہی ایک چھوٹی اور مختصر صورت کا نام ہے۔اسی منی کمپیوٹرز میں ایک وقت میں 4 سے لے کر 35افراد تک کام کر سکتے ہیں۔ یہ کمپیوٹر درمیانی درجے کے کاروبار اور چھوٹے دفاتر اور اداروں کا کام چلانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ان کمپیوٹرز کو 1960ء میں بنایا گیا تھا۔

مائیکرو کمپیوٹر: Micro Computer

یہ کمپیوٹر 1970ء میں منظر عام پر آیا تھا انہیں مائیکرو کمپیوٹر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو یہ دیگر تمام کمپیوٹروں سے حجم میں چھوٹا تھا اور دوسرے یہ کہ ان میں پروسیسر (Processor) نہایت چھوٹا استعمال میں لایا جاتا تھا۔مائیکرو کمپیوٹر وں کی بڑی خصوصیت ان کا ہمہ جہت کام کرنے کی اہلیت سے بھرا ہونا یعنی (Multi Tasking) ہوتا ہے۔حالانکہ یہ صرف ایک ہی User کے کام کرنے کے لئے بنائے گئے ہوتے ہیں لیکن ان کو اتنا بہتر بنایا گیا ہوتا ہے کہ وہ شخص ایک ہی وقت میں اس پر بہت سے کام کر سکے۔رفتار کے معاملے میں یہ کمپیوٹرز اتنے کامیاب ہیں کہ یہ کمپیوٹرز ایک منٹ میں 20 کروڑ سے بھی زیادہ احکامات پر عمل کر سکتے ہیں۔اپنی انہی خوبیوں کی وجہ سے یہ عام استعمال میں بھی اور گھریلو کاموں میں بھی لائے جاتے ہیں۔اسی لیے جہاں یہ کمپیوٹر عام گھریلو کاموں میں مفید ہیں وہیں کاروباری حلقوں میں بھی ان کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔

سُپر کمپیوٹر Super Computer

یہ کمپیوٹر سب سے پہلے 1960ء میں تیار کیا گیا تھا اور اس کو امریکی محکمے نے تیار کیا تھا۔ نہ صرف اس عہد میں اس کمپیوٹر کو سب سے تیز اور طاقت ور کمپیوٹر تصور کیا جاتا تھا بلکہ آج بھی سپر کمپیوٹر تمام طرح کے کمپیوٹروں کی فہرست میں سب تیز حساب کتاب (Calculation) کرنے والا آلہ ہے۔ سپر کمپیوٹر کی تیز رفتاری کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک ہی وقت میں تقریباً 1000 مائیکرو پروسیسرز کام میں لائے جاتے ہیں جن کے داخلی رابطہ کو (Massive Porallalism) کہا جاتا ہے۔ سپر کمپیوٹر کو ایک مخصوص کام دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے کمپیوٹر کی رفتار بہت تیز ہو جاتی ہے۔

یہ سپر کمپیوٹر کی ہی تیز رفتاری سے ممکن ہوسکا کہ 1994ء میں سائنس داں اس بات کا پتہ لگانے میں کامیاب ہو گئے کہ ایک دم دار ستارا (Comment) اور مشتری سیارے (Jupiter) کے بیچ ٹکر ہونے والی ہے اب سائنسی استعمال کے علاوہ بھی سپر کمپیوٹرز استعمال میں لائے جا رہے ہیں اب سپر کمپیوٹر کارٹون فلمیں بنانے یا تفریحی کھیلوں (Videogames) کو بنانے کے لئے کافی مقبول ہے۔ گذشتہ کچھ برسوں میں کمپیوٹر کی تکنیک اور پیداوار میں اتنی تبدیلی و ترقی ہوئی ہے کہ اب ان کی درجہ بندی ان کی حجم کے لحاظ سے بے معنی ہو کر رہ گئی ہے۔ اب تو ان کمپیوٹروں کی درجہ بندی ان کے استعمال کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جاتی ہے ان کے استعمال کو دیکھتے ہوئے مائیکرو پروسیسر (Micro Processor) کی درجہ بندی کچھ یوں ہوگی۔

1. ڈیسک ٹاپ کمپیوٹر پی سی: Desk top Computer

ڈیسک ٹاپ کمپیوٹرز کا زیادہ استعمال ڈیسک ٹاپ اپلیکیشن (DTP Application) کے لئے ہوتا ہے ڈیسک ٹاپ کمپیوٹروں میں ایسے سبھی سافٹ ویئر موجود رہتے ہیں جو فنِ اشاعت و فن طباعت سے متعلق ہوتے ہیں اور جن کے ذریعے مختلف زبانوں میں طرح طرح کے اسٹائلوں (Styles) سے مضامین کو سنوارا

جا سکتا ہے اور سبھی طرح کے گرافک (Graphic) کام کئے جا سکتے ہیں۔

لیپ ٹاپ پرسنل کمپیوٹر Lap top Personal Computer

یہ کمپیوٹر سفری ہیں کیوں کہ انہیں بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جا سکتا ہے۔ عموماً ان کا وزن 10 یا 20 پونڈ کے آس پاس ہوتا ہے۔ یعنی یہ وزن کے اعتبار سے بہت ہلکے ہوتے ہیں۔ لیپ ٹاپ میں ایک کلیدی تختہ (Keyboard) ایک چپٹا (flat) اسکرین کو LCD یعنی (Liquid crystal display) کہتے ہیں لیپ ٹاپ میں ایک (Touch sensitive Pad) ہوتا ہے جس پر انگلی کی حرکت سے Mouse کا کام لیا جاتا ہے انگلی کی جنبش سے اسکرین پر کرسر (Cursor) چلتا ہے۔ ان لیپ ٹاپ میں مانیٹر رنگین ہوتا ہے۔ لیپ ٹاپ کو جو بات پر کشش اور مقبول بناتی ہے وہ اس کا سفری (Portable) ہوتا ہے یعنی اسے دورانِ سفر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اسی لئے ان کی قیمت اکثر دوسرے PC'S کے مقابلے زیادہ ہوتی ہے۔

3. کاپی پی سی Note book Personal Computer

یہ بھی لیپ ٹاپ کی ہی مانند سفری یعنی پورٹ ایبل (Portable) کمپیوٹرز ہیں لیکن یہ لیپ ٹاپ سے قدرے چھوٹے ہوتے ہیں ان کا وزن تقریباً 6 پونڈ ہوتا ہے۔ ان کی حجم اتنی مختصر ہوتی ہے کہ یہ چھوٹے ڈبے میں بند ہو سکتے ہیں ان کی مواد ذخیرہ کرنے کی گنجائش (data storage capacity) تقریباً دوسرے مائیکرو کمپیوٹروں کے برابر ہے۔ اکثر لوگ کاپی کمپیوٹروں کو ہی پسند کرتے ہیں کہ یہ بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے جا سکتے ہیں۔ ویسے آج کل یہ کاپی کمپیوٹر پی سی (Note book PC) کافی رواج (Fashion) میں بھی ہیں۔

4. پالم ٹاپ Palm Top

Personal Digital Assistant ہتھیلی میں سمانے والے ایسے کمپیوٹر ہیں جن میں فون Calender Directories اور Calculator وغیرہ شامل ہیں۔ انھیں Digatal Dieries بھی کہتے ہیں۔ اس میں وہ تمام خصوصیات موجود رہتی ہیں جو کسی بھی دوسرے مائیکرو کمپیوٹر میں ہوتی ہیں۔ وہ کمپیوٹر جو ہتھیلی پر رکھ کر کام لایا جاتا ہے۔ پالم ٹاپ پی سی کہلاتا ہے۔ اس میں ایک electronic pen کے ذریعے ڈاٹا ان پٹ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کمپیوٹروں میں ایک چھوٹے سے کلیدی تختے (Key board) سہولت بھی رہتی ہے۔ ان میں ایک چھوٹی سی Storage disc بھی ہوتی ہے جو کسی بھی نیٹ ورک کے استعمال کے لیے جوڑی جاسکتی ہے۔ پالم ٹاپ پی سی موبائل فون (Mobile Phone) اور Fan مشین کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ E-Mail یعنی برقی خط (Electronic Mail) جیسی سہولت بھی ان میں موجود ہے۔

ٹیب لیٹ پی سی

مائیکروسافٹ کمپنی کے تعاون سے ٹیب لیٹ پی سی بنایا گیا ہے اسے مائکروسافٹ نے نالیج ورکرس (Knowledge Workers) کا نام دیا ہے۔ دراصل یہ کمپیوٹر ایسے دفتری و کاروباری لوگوں کے لئے ہیں جن کا زیادہ تر وقت سفر میں گذرتا ہے اور سفر کے دوران بھی وہ نیٹ سے جڑے رہتے ہیں۔ حجم کے حساب سے ٹیب لیٹ بہت ہی چھوٹے اور ہلکے ہوتے ہیں۔ اور اس میں مواصلاتی تکنیک سے متعلق تمام اہم چیزیں جڑی رہتی ہیں۔ ٹیب لیٹ کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ یہ مائکروسافٹ کمپنی کے سب سے نئے آپریٹنگ سسٹم ونڈوز ایکس پی پروفیشنل (Windows XP Professional) اور ٹیب لیٹ پی سی

اےڈیشن کو چلاتے ہیں۔ یوں جو بھی کام ڈیسک ٹاپ اور لیپ ٹیپ (Desk Top & Lap Top) پر کیا جاتا ہے وہ ٹیبلیٹ پی سی پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ Palm Tops پر ممکن نہیں تھا۔ ٹیب لیٹ پی سی میں ان پٹ کرنے کے لئے ایک خاص طرح کے پین سے پریشر سینسٹیو اسکرین (Presser Sensitive Screen) پر لکھتے ہیں جیسے کسی کاغذ کے پیڈ پر لکھا جاتا ہے۔ ٹیب لیٹ پی سی میں رسم الخط کی پہچان (Handwriting Recognisation) ٹکنالوجی بھی شامل ہے۔ اس میں انٹی گریٹ وائس ریکا گنائزیشن سافٹ ویر (Antigrate Voice Recognisation Soft ware) کی سہولت بھی موجود ہوتی ہے۔

کمپیوٹر کی تاریخ

دورِ حاضر میں زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جہاں کمپیوٹر کا استعمال نہیں کیا جاتا ہو۔ لیکن اس کمپیوٹر کے آثار ہمیں ۶۰۰ قبلِ مسیح (600 B.C) سے ہی مل جاتے ہیں۔ اگر ماضی پر نظر ڈالیں گے تو ایبکس (Abacus) آج کے کمپیوٹر کی ایک اہم کڑی ہے۔ ایبکس کو سوروبان "Soroban" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پہلا آلہ تھا جس نے سب سے پہلے (انگلیوں پر گنے بغیر) گنتی کی۔ اس لئے اس کا ذکر کمپیوٹر کی تاریخ میں اہمیت کا حامل ہے۔

سولہویں صدی میں جون نیپیئر (John Napier 1550-1617AD) نے ایک ایسا دستی آلہ تخلیق کیا جس میں کچھ ایسے راڈز (Bones) تھے جنکی مدد سے مختلف رقوم کو آپس میں ضرب دی جا سکتی تھی۔ اس دستی آلے میں استعمال کی جانے والی راڈز کو اس سائنسدان کے نام سے منسوب کیا گیا اور انہیں نیپیئر بونز

(Napier Bones) کہا گیا۔

نپیئر بونز(Napier Bones) کومزید بہتر کر کے بنائے گئے ایک ماڈل کا 1890ء تک استعمال ہوتا رہا۔ جیسے کارڈ بورڈ ملٹی پلیکیشن کیلکیو لیٹر Card Board Multiplication Calculator کا نام دیا گیا۔ جون نپیئر حساب کتاب کی دنیا میں ایک مشہور اور معروف ماہرِ ریاضیات بن کے اُبھرا تھا وہ اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا۔ یہ وہی ریاضی دان تھا جس نے ریاضی کے مضمون کی دنیا میں لاگ رِتھم (Logrethem) جیسا شہرۂ آفاق فارمولہ ایجاد کیا تھا۔ اسی صدی میں 1642ء میں فرانس کے ایک اور مشہور ریاضی دان بلیئز (Bliase Pascal)۔ 1662ء1663ء نے ایسا اولین میکنیکی آلہ دریافت کیا جو جمع اور تفریق جیسے مشکل معاملات کو حل کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔ بعدازاں اسی مشین میں مزید ردوبدل کے بعد جرمنی کے ایک سائنس دان Gottfried Wilhlem Von Liebniz نے دنیا کی پہلی تخمینہ اور حساب کتاب لگانے والی ایک ایسی تکنیکی مشین کی شکل دی جو جمع اور تفریق کے علاوہ ضرب اور تقسیم کے معاملات بھی حل کرسکتی تھی۔ یہی وہ پہلا آلہ تھا جس کو بعدازاں کیلکو کیٹر Calculater کا نام دیا گیا۔

مشہور کیمبرج یونیورسٹی (Cambridge University) کے ایک پروفیسر چارلس بیبیج (Charles Babbage). (1792-1871) کو جدید ترین Digital Computer کا بابا آدم بھی کہا جاتا ہے انہوں نے 1822ء میں ایک ایسی مشین کا نقشہ ڈیزائن کیا تھا جسے Difference Engine کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ مشین اتنی کارگر تھی کہ بغیر کسی غلطی کے پہاڑے Tables کے صحیح نتیجے پیش کردیتی تھی۔ اس ایجاد کے ٹھیک 20 سال بعد انھوں نے 1842ء میں ایک ایسے مکمل کمپیوٹر کا تصور دینے کی کوشش کی۔

ایک ایسا نسخہ تجویز کیا جو ایک منٹ میں 60 سے زائد اعداد جمع کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ تاہم اس

زمانے میں موزوں اور قابل انجنیر زکی کمی کی وجہ سے اس خاکے کو عملی جامہ نہ پہنچایا جاسکا۔

1847ء میں انگلستان کے ایک سائنس دان جارج بولے(Gergr Boole) نے نسخے میں واضافے کئے Boolean Algebra اور بائزی سسٹم Binary System جیسی تکنیکی اصطلاحات کو ایجاد کیا۔اس لئے اس کا نام tanasff Berry Computer مشہور ہے۔اسے ABC بھی کہا جاتا ہے۔اس کمپیوٹر میں باطنی منطق یعنی Interal Logic کے سمجھنے کے لئے 45 ویکیوم ٹیوبس (Vaccum Tubes) کا استعمال کیا گیا تھا۔ جب کہ Capacitors کا استعمال ذخائر کو سنبھالنے یا storage کے لئے کیا گیا تھا۔

The Eniac (1943-1946)

The Electronic Numerical Integrator

یعنی Eniac & Calculator

کمپیوٹر کی تاریخ کا اولین برقی کمپیوٹر (electronic computer) تصور کیا جاتا ہے۔اس کمپیوٹر کو امریکہ کی مشہور یونیورسٹی نیپلو نینا (Neponina) میں پروفیسروں کی مشترکہ سرپرستی میں بنایا گیا۔اس کمپیوٹر کی لمبائی 100 فٹ تھی جبکہ اونچائی اور چوڑائی بالترتیب 10 فٹ اور تین فٹ تھی ۔اس کمپیوٹر میں 18 ہزار کے قریب Vaccume Tubes کا استعمال ہوا تھا۔ Mark 1 Computer کے مقابلے میں Eniac اتنا کارگر ضرور تھا کہ دو مختلف ہندسوں کو جوڑنے میں یہ سیکنڈ کے بیسویں حصے میں کام کرگزرتا تھا۔اورضرب کے نتائج تو یہ سیکنڈ کے 200ویں حصے میں دینے لگا تھا۔ مجموعی رفتار کے حوالے سے Mark 1 Computer کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ تیز تھا۔البتہ اس میں ایک بڑی خامی یہ تھی کہ اگر حساب کتاب

میں کہیں کوئی غلطی رہ جائے تو یہ پتہ لگانے سے قاصر تھا۔

The EDVAC, The Electronic Descrete Variable Automatic

Computer کا مخفف ہے ENIAC ہی ردو بدل کے مرحلے سے گزار کر اوراس کی بنیادی خامیوں کو دور کرکے امریکی یونیورسٹی میں ہی اس کی یاداشت (Memory) وغیرہ کو بڑھا کر EDVAC Dr John New Man کو پیش کیا۔

آج کمپیوٹر کی دنیا میں جو میموری اور یاداشت کا عالمی تصور رائج ہے اس کا موجد سائنسدان Dr J.V New man اگر کمپیوٹر میں ضروری ہدایات اور کارآمد ڈاٹا کو پہلے ہی محفوظ کرلیا جائے تو اسے آئندہ بھی استعمال میں لایا جاسکے گا۔

اسی حوالے سے Dr. J Newman نے ان احکامات (Instruction) اور مواد کو بائنری میں مشترکہ طور پر محفوظ رکھنے کا آلہ وضع کیا۔ بائنری میں محفوظ جتنے بھی کیریکٹر (Characters) ہوں گے۔ ان کو "0" (Zero) اور ایک کی شکل میں محفوظ رکھنا ہوگا۔

دی ایڈساک (947-49)

The EDSAC

The Electronic Delay Storage Automatic Calculater.

جب امریکی یونیورسٹی پنلو ینیاء میں EDVAC پر تحقیق ہورہی تھی انہی ایام میں برطانوی کیمبرج یونیورسٹی میں پروفیسر M.V. Wilkes کی نگرانی میں EDSAC پر تحقیقات کا آغاز ہوا۔ ریاضی کے حوالے سے اس میں اس بات کی کوشش کی گئی کہ بہتر شکل میں فوری طور پر نتائج برآمد ہوسکیں۔ اوراس میں

خاطر خواہ کامیابی بھی ملی تھی۔ اس میں ضروری ڈاٹا (data) یا مواد کو محفوظ رکھنے کے لئے (tube) کا استعمال کیا گیا۔

Manchaster MArks 1: Universal Automatic Computer

یہ دنیا کا پہلا ڈیجیٹل کمپیوٹر (digital Computer) تھا اس میں دیگر کمپیوٹر کے برعکس مختلف مقاصد کی عمل سیرابی کے لئے مختلف آلات کو یکجا کیا گیا۔ یہ اولین مشین تھی جس میں رائے شماری کا کام بھی لیا گیا۔ کمپیوٹر کی تاریخ میں ایک اہم تبدیلی 1960 کے قریب رونما ہوئی۔ جب کہ tubes اور value کے عوض Transisteriscal Circuit کا استعمال کیا گیا۔

آج سے تقریباً 40-50 سال قبل جو ریڈیو تھے وہ صرف بجلی پر چلتے تھے اور ان میں tubes کا استعمال کیا گیا تھا لیکن اور بعد میں بیٹری (battery) بھی آ گئی اور tubes بھی مٹ گیا اور باریک Circuits کی وجہ سے کمپیوٹر کی جسامت بھی چھوٹی اور مناسب ہوتی چلی گئی اور یہ بہتر سے بہتر اور بھروسے کے قابل بھی ہوتا چلا گیا۔ انہی Circuits کی وجہ سے آئندہ کمپیوٹر کو مزید چھوٹا بنانے کے تصور کو عملی جامہ پہنایا کمپیوٹر کی دنیا میں ایک بڑا انقلاب اسی وقت آیا کمپیوٹر کے ذریعے مربوط سکٹ کو حرکت میں لایا گیا Silicon کی ایک چھوٹی سی Chip Circuit کو ایک ساتھ ہی Functional بنا رہی تھی chip چپ کا یہ فائدہ ہوا کہ جہاں کمپیوٹر کی رفتار پہلے سے کئی گنا تیز ہونے کے فوراً بعد 1947ء میں Intel Corporation نام کی ایک ایسی کمپیوٹر کمپنی دنیا کے سامنے آئی جس نے کمپیوٹر کی تاریخ میں ایک تہلکہ مچا دیا۔

RAM Chip (Random Access Memory Chip) کی بھی ایجاد کی اور اس RAM Chip نے بھی کمپیوٹر کو مزید آسان، سہل اور کارآمد مشین میں تبدیل کرنے میں ایک تاریخی رول ادا کیا۔

1980ء کے آتے آتے ایسی Chip بنائی جانے لگیں جو اپنے اندر سیکڑوں Transisters کو ایک ہی وقت میں سما سکتی تھیں۔

1984ء میں کمپیوٹر سے متعلق ایک عالمی کمپنی International Business (IBM) Machine نے IBM 80286 نام کا ایک ایسا کمپیوٹر تیار کیا جس نے یادداشت Memory کے حوالے سے کمپیوٹر کو اور بھی کارآمد اور کارگر بنا دیا۔ AT کے نام سے مشہور اس کمپیوٹر میں ایک ہی وقت میں بہت سے بڑے بڑے پروگرامز کو ایک ہی جگہ اکھٹا کیا جا سکتا ہے۔

1987ء میں IBM نے مزید کمپیوٹر کی دنیا میں (OS) یعنی Operation System متعارف کر کے ایک انقلاب برپا کر دیا۔

1989ء میں اولین Microprocessor Chip بنانے والی شہرہ آفاق کمپنی Intel نے ایک ایسا کمپیوٹر مارکیٹ پیش کیا جس میں 486 Chips تھیں اور یہ کمپیوٹر روایتی اور پرانے کمپیوٹر کے مقابلے میں ہر اعتبار سے کئی گنا زیادہ بہتر اور کارآمد ثابت ہوا۔

1993ء میں Pentium نام کے ایک اور ادارے نے ایک اور خوشگوار تبدیلی کی Pentium Chipset کا اضافہ کیا اس Chipset کے ذریعے کمپیوٹر کی رفتار میں اور تیزی آئی۔

1995ء میں WIN-95 کا نام ایک نیا پروگرام سامنے آیا۔ جس کی بدولت پروگرام Shortcuts اور follows کے ذریعے منتقل کئے جا سکتے تھے اور بیک وقت کئی پروگرام استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

1997ء میں اس میدان میں ایک نئی ٹکنالوجی سامنے آئی جو MMX Multi Media Xetention کہلاتی ہے۔ اس پروگرام کی مدد سے آواز اور گرافکس Graphics کا استعمال بھی کیا جانے لگا کمپیوٹر کو تفریح

کا ذریعہ بھی بنا دیا گیا۔صرف تعلیم اور تحقیقات کے لئے ہی نہیں بلکہ من پسند موسیقی اور تصاویر بنانے کے لئے بھی کمپیوٹر استعمال کیا جانے لگا۔

WIN95 کے پروگرام کو مزید بہتر بنانے کی کوششوں میں 1998ء میں WIN 98 بنایا گیا۔اس کی وجہ سے Processor کی رفتار میں مزید اضافہ ہوگیا اور رفتار کو 300mhz تک بڑھا دیا گیا اس نئی ٹکنالوجی میں USB (Universal Serial Bus) کا اضافہ کیا گیا جس کی وجہ سے کمپیوٹر نے اور بھی تیزی کے ساتھ ارتقائی منازل طے کر لئے۔

اب کمپیوٹر زندگی کے ہر شعبے میں داخل ہو چکا ہے اس لئے آئے دن ہونے والی تبدیلیاں حیرت کا باعث نہیں رہیں ماضی میں کمپیوٹر میں ہونے والی چھوٹی سے چھوٹی پیش رفت کا جائزہ لیا جاتا تھا لیکن تبدیلی کی یہ لَے کچھ اتنی تیز ہوگئی ہے کہ کچھ چیزوں تک لوگوں کی رسائی ہونے سے قبل مزید تبدیلیاں ہونے کا امکان بڑھ گیا ہے۔

حال ہی میں Intel کمپنی نے بالترتیب ایک مختصر سے عرصے میں ہی Pentium III اور Pentium IV کو دنیا سے متعارف کروایا اور ان کمپیوٹرز میں رفتار 750 Mhz سے بھی آگے بڑھکر 1000Mhz تک آ گئی ہے۔

کمپیوٹر اتنی تیزی کے ساتھ ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ بن گیا ہے۔اب کمپیوٹر کو اتنا ہمہ جہت Multi Dimensional بنا دیا گیا ہے کہ روزانہ نئے نئے modem scanners Printers اور digital camera تک بہتر سے بہتر صورت میں بنائے جا رہے ہیں۔

کمپیوٹر کی نسلیں Computers Generations

سائنسی دنیا میں ہر ایک شئے اپنی ارتقائی منزلوں سے گذر کر نئی منزلوں پر پہنچتی ہے۔ اور اپنا دائرہ وسیع تر کرتی جاتی ہے۔ اسی طرح کمپیوٹر اس کی کئی نسلیں سامنے آئی ہیں ارتقائی منزلیں طے کر رہا ہے۔

کمپیوٹر کو بظاہر دو حصوں میں منقسم کر کے دیکھا جاتا ہے ہارڈ ویر (Hardware) اور سافٹ ویر (Soft Ware) پہلے کمپیوٹر کے حوالے سے جو بھی تبدیلی منظر عام پر آتی رہی اس کو ہارڈ ویر (Hard Ware) کی تبدیلیوں کے حوالے سے جانا جاتا رہا ہے لیکن 1986ء کے بعد پہلی مرتبہ کمپیوٹر میں آنے والے ردو بدل کو سافٹ ویر (Soft Ware) تبدیلیوں کے پس منظر میں دیکھا جانے لگا۔ ہارڈ ویر کمپیوٹر کے وہ حصے جن کو ہم بظاہر چھو سکتے ہیں۔ جب کہ سافٹ ویر کمپیوٹر کی وہ حدود ہیں جو دسترس میں نہیں آتی اگر چہ وہ کمپیوٹر میں موجود رہتی ہیں سافٹ ویر دراصل ہدایات کی اعلیٰ فہرست کا ہے جو کمپیوٹر کو کسی بھی کام کو انجام دینے کے لئے دی جاتی ہیں۔

کمپیوٹر بھی ہر شئے کی طرح بناوٹ، جسامت اور ہئیت کے اعتبار سے اپنی صورتیں اور شکلیں بدلتا رہا ہے۔ انہی بدلتی صورتوں کے عہد اور دور کو مختلف نسلیں generation سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کمپیوٹر کی مختلف نسلیں generation اس طرح ہیں۔

☆ کمپیوٹر کی پہلی نسل First Generation of Computer

اس دور کے کمپیوٹر میں خلائی نالیاں (Vaccume Tubes) استعمال کی جاتی تھیں۔ ان کمپیوٹروں میں ایک سنٹرل پروسسنگ یونٹ (Central Processing Unit) ہوا کرتا تھا جو کمپیوٹر کے ہر کام کے لئے

مرکزی حیثیت رکھتا تھا انہی کمپیوٹروں میں یاداشت (Memory) میں مواد (data) کو محفوظ رکھنے کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ پہلی نسل کے کمپیوٹروں کے عہد مواد ان پٹ Data Input کا کام پنچڈ کارڈز (Punched Cards) کے لئے مقناطیسی ٹیپ (Magnetic Tapes) اور مقناطیسی ڈبہ کا استعمال کیا جانے لگا تھا۔ دوہری اشارتی زبان (Binary Codes) کا بھی استعمال کیا جانے لگا جنہیں مشین کی زبان (Machine Language) بھی کہا جاتا ہے۔ اسی عہد میں مشینی زبان کے علاوہ باضابطہ کمپیوٹر کے لئے ایک علامتی زبان بھی دریافت کی گئی جسے علامتی زبان Symbolic language کہا جاتا ہے کمپیوٹر پروگرام Programmer کے لئے مشینی زبان میں پروگرام کو لکھنا کافی مشکل ہوتا تھا۔ اس لئے مشینی زبان میں پروگرام کو لکھنا کافی مشکل ہوتا تھا اس لئے اسمبلی زبان Assembly Language دریافت کی گئی اب مشکل یہ تھی کہ کمپیوٹر اس علامتی زبان کو کیسے سمجھے گا۔ اس مسئلے کے حل کے لئے assembler بنانے کے تصور کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ یہ assembler دراصل زبان کو ترجمے کے عمل سے گزارنے کا وہ پروگرام ہے جو assembly language کا ترجمہ مشینی زبان میں کرتے ہیں۔

EDVAC, EDSAC اور ENIAC پہلی نسل 1st Generation کے کمپیوٹر ہیں۔ ان سبھی کمپیوٹروں میں قدرے مشترک بات یہی تھی کہ ان سب میں خلائی نالیاں ہی استعمال کی گئیں تھیں۔

Vaccum Tubes خلائی نالیاں دراصل شیشے سے بنا ایک ایسا پائپ نما آلہ تھا جس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس میں بجلی کا خرچ بھی بہت زیادہ ہوتا تھا اسلئے اس تک عام لوگوں کی رسائی مشکل تھی۔

☆ کمپیوٹر کی دوسری نسل 1955 to 1965

کمپیوٹروں کی یہ دوسری نسل پہلی نسل کے کمپیوٹروں کے مقابلے میں معیاری اور بہتر تھی وہیں عام آدمی کے کام آنے والا آلہ بھی بنتی چلی گئی ۔ٹرانسسٹر ایک الیکٹرانک آلہ ہے اس کو 1951ء میں بارڈین (Barden) براٹین (Bratain) اور شوکلے (Shockley) نے ایجاد کیا تھا دوسری نسل 2nd generation کے کمپیوٹروں میں خلائی نالیوں (Vaccume Tubes) کی جگہ یہی ٹرانسسٹر استعمال کئے جانے لگے ۔اس دور کے کمپیوٹروں میں مقناطیسی تاروں Magnetic Cores کا اضافہ کیا گیا تا کہ مواد (data) تا دیر محفوظ رکھا جاسکے ۔ انہی Magnetic Core کی وجہ سے (Random .RAM Access Memory) کی تخلیق ہوئی جو کمپیوٹر کی یاداشت بڑھانے میں کارآمد ثابت ہوئے ۔اس نسل کے کمپیوٹر وں میں Central processing Unit .ALU.CPU (Arthimatic & Logical Unit) اور CU .(Central Unit) کا بھی اضافہ ہوا۔اس نسل کے کمپیوٹروں کے لئے High Level language HLL نام کی ایسی زبانیں بھی ایجاد کی گئیں جو معیار اور سطح کے اعتبار سے پہلی نسل کے کمپیوٹروں کی زبانوں سے بہتر تھیں۔اس نسل کے کمپیوٹر وں میں حرارت پر کنٹرول رکھنے کے لئے AirConditioning کی ضرورت پڑتی تھی ۔حرارت کی وجہ سے اکثر اس کے کل پرزوں میں خرابی کے امکانات بنے رہتے تھے۔

☆ تیسری نسل Third Generation1965 - 1975

اس دور میں Germannium transistor کی جگہ Silicon Transistor نے لے لی ان

Transistors میں resistors اور Capacitors کو ایک چھوٹی سی Silicon کی سطح پر رکھ دیا جاتا تھا اوران کومختلف تاروں کی مدد سے آپس میں جوڑ دیا جاتا تھا اور وجود میں آنے والے نظام اور سرکٹ Integrated Circuits کہا جاتا تھا IC میں Silicon کی جو سطح استعمال میں لائی جاتی تھی اس کوتکنیکی زبان میں (Chip) کہا جاتا ہے۔ یہ چپ SMM سے بھی چھوٹی ہوتی ہے ایک IC ایک پتلے اور باریک Silicon Wafer سے بنتا ہے جونہایت چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہوتا ہے، مختلف سرکٹس بنانے کے لئے اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

Wafer

کچھ عرصے کے بعدٹیکنالوجی کے میدان میں اور ترقی ہوئی تو IC s پر سینکڑوں کی تعداد میں Component کو جوڑنے کی راہ ہموار ہوئی۔ اس نسل کے کمپیوٹروں میں استعمال ہونے والے متقناطیسی کمپیوٹر کی یاداشت کو اور بھی بہتر بنانے میں اہم رول ادا کیا ۔ اسی عہد میں HLL High Level language یعنی اونچی سطح کی زبان کوبھی کمپیوٹر کا اہم حصہ بنادیا گیا۔

فوٹران 4(Fortron IV) اورکوبول ۶۸(Cobol -68) جیسی مشہور مشینی زبان اسی عہد کے کمپیوٹر وں کا حصہ بنیں۔ آپریٹنگ سسٹم (Operating System) کی ایجاد بھی اسی نسل کے کمپیوٹروں کا حصہ ہے جن کی وجہ سے کمپیوٹر کے ذریعے کام کرنا اور بھی آسان ہوگیا۔ یہ دنیا کے اولین کمپیوٹر تھے جو خودکار یعنی Automatic تھے۔ اس کے ہارڈویر (Hardware) کو اتنا باصلاحیت اور معیاری بنایا گیا کہ اب اس کے ناکام ہونے کے امکانات بہت کم تھے۔ حالانکہ یہ بہت کم حرارت پیدا کرتے تھے اس کے باوجود کچھ خاص حالات میں ابھی ان کے لئے (Air Conditioners) کی ضرورت رہتی تھی ۔ اس نسل کے کمپیوٹر

وں کا سارادارومدار IC's پر ہوتا تھا اوران IC's کو بنانے کے لئے مسلسل ماہرین کی ضرورت رہتی تھی۔

☆کمپیوٹر کی چوتھی نسل 1975 onwards .Fourth Generation

کمپیوٹر وں کی چوتھی نسل 1975ء میں سامنے آئی۔ اس سے قبل ماضی میں IC's کی ٹکنالوجی دریافت ہونے سے یہ ممکن ہو چکا تھا کہ 30ہزارتک Components کوایک Chip پر جوڑا جاسکے۔ اس نسل کے کمپیوٹروں میں Magnetic Core نام کی مقناطیسی میموری (Memory) کو Semi Conduct میموری سے بدلا گیا۔اس عمل کی وجہ سے جہاں کمپیوٹر میموری کی جسامت 16 Mega byte (16 MB) ہوگئی وہیں اس نسل کے کمپیوٹر کی رفتار 200. nenosee تک بڑھانے میں بھی کامیابی حاصل کی گئی۔ اسی ارتقاء کے چلتے (Disk Memory) بڑھ کر 1000 Megabyte ہوگئی ۔ اسی نسل کے کمپیوٹروں میں پہلی مرتبہ UNIX نام کا مشہور آپریٹنگ سسٹم Operating System بھی استعمال کیا گیا۔1986ء میں مائیکروپروسیسر Michroprocessor کی وجہ سے کمپیوٹر کی جسامت اور بھی مختصر کردی گئی جب کہ اہم یاداشت (Main Memory) کی گنجائش اور بھی بڑھادی گئی ۔ مائیکرو پروسیسر (Micro Processor) کی آمد کے ساتھ ہی کمپوٹر کی رفتار حیرت انگیز طور پر بڑھ گئی۔ یہ مائیکروپروسیسر اس عہد کے قابل قدر کمپیوٹر میں CPU. (Central Processing Unit) کے طور پر استعمال ہونے لگا، خصوصاً Power PC, Pentium وغیرہ۔ Personal Computer Laptops اور Palm Tops میں مائیکروپریسیسر میں ہی CPU استعمال ہوا۔اس نسل کے کمپیوٹروں میں پہلی مرتبہ DVD ROMS یعنی Digital Versatile Disk Read Only Memory کا استعمال ہوا۔ان DVD ROMs میں موادکو

محفوظ کرنے کی گنجائش 17GB تھی اور انہیں 1998ء میں بنایا گیا۔اس نسل کے کمپیوٹروں کی دنیا میں بہت بڑا انقلاب تب آیا جب کمپیوٹروں نیٹ ورک (Computer Network) یعنی تمام دنیا میں پھیلے ہوئے کمپیوٹروں کو پہلی مرتبہ باہمی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ کچھ یوں مربوط کیا گیا کہ ساری دنیا کے کمپیوٹر ایک اکائی کی صورت میں کام کر سکے۔

چوتھی نسل کے کمپیوٹروں کی سب سے مشہور، آسان اور استعمال ہونے والی زبان کا نام C ہے۔ اسی زبان میں مزید ترقی کے بعد آج ++C جیسی زبانوں کی ایجاد کرنے کمپیوٹر سیکھنے، سمجھنے اور برتنے کے سلسلے کو اتنا آسان کر دیا ہے کہ اب کمپیوٹر ایک عام آدمی کی روزمرہ زندگی کا ایسا حصہ بن گیا ہے کہ اس کے استعمال کے بغیر زندگی کا تصور ہی ممکن نہیں رہا۔

اس نسل میں کمپیوٹروں کو اتنی خوب صورتی کے ساتھ ترقی دی گئی کہ اب ان میں حرارت پیدا ہونے کا تصور ہی مٹ گیا اور اسی کے ساتھ ان کے لئے استعمال میں لائے جانے والے air condition کی ضرورت بھی ختم ہوگئی۔اس زمانے کے کمپیوٹر پہلے ادوار سے کئی گنا زیادہ تیز رفتار ہوگئے۔اس نسل کے کمپیوٹروں کو اتنا ہمہ گیر بنایا گیا کہ یہ زندگی کے ہر شعبے میں داخل ہوگئے۔خلائی سیاروں پر جانے والے سیٹلائٹ سے لے کر باورچی خانے میں کام کرنے والی خاتون تک کے لیے کمپیوٹر کو دستیاب رکھا گیا۔ان کمپیوٹروں میں اگر کوئی خامی ڈھونڈ جائے تو وہ صرف یہی ایک خامی ہے کہ جدید عہد کے یہ کمپیوٹر نہایت حساس تکنیک سے بنائے گئے ان میں LSI اور VSI نام کی چپ (Chip) کا استعمال ہوا اور ان چپس (Chips) کو تیار کرنے کے لئے نہایت قابل اور فنی و تکنیکی ماہرین کی ہر وقت ضرورت ہوتی تھی۔

☆ پانچویں نسل کے کمپیوٹر Fifth Generation

کمپیوٹر میں اتنی صلاحیت نہیں کہ وہ انسانی ذہن کی مانند خود ہی سوچ سمجھ کر کام کرے۔ انہیں کام کرنے کے لئے ہدایات کی ضرورت رہتی ہے۔ نتائج تک پہنچنے کے لئے کمپیوٹر ان ہدایات کو عمل میں لاتا ہے جو ہم اس میں داخل (Feed) کرتے ہیں۔ انہی معاملات کو مدِ نظر رکھ کر سائنس دانوں نے کمپیوٹر کی ایسی پانچویں نسل پر کام کر کیا جن میں ان نمائندہ خامیوں پر بھی قابو پایا جا سکے اور کمپیوٹر کی اس بے حس مشین کو باضابطہ انسان کے مقابلے کھڑا کیا جا سکے۔ لہٰذا کمپیوٹر رفتار، جسامت، قیمت اور accuracy کے تعلق سے کافی معتبر بن گیا وہیں اس عہد میں یہ نسل اتنی ذہین ہوگئی کہ بہت سے ایسے کام بھی خود ہی کرے جن کے لئے اسے انسانی ہدایات کا انتظار رہتا ہے۔

پانچویں نسل کے کمپیوٹر کا جو تصور قائم کیا گیا ہے اس کے مطابق بظاہر کمپیوٹر پہلے والے ہی کمپیوٹروں کی طرح ہوگا۔ ان کمپیوٹروں کی نمایاں اہلیت یہ ہوگی کہ یہ نہ صرف مواد (data) کو پروسیس کریں گے بلکہ علم اور ذہانت کو بھی عمل میں لائیں گے یعنی پروسیس کریں گے۔ اس نسل کے کمپیوٹر کام کرتے وقت باضابطہ ایک ماہر عالم کی طرح برتاؤ کریں گے اور انسان کے ساتھ پہلے سے مروجہ سائنسی زبانوں مثلاً فوٹرین (fotran) کوبول (Cobol) میں بات چیت کرنے کے بجائے براہِ راست ہماری اپنی زبان میں ہدایت حاصل کریں گے۔ اس سلسلے میں کئی ایک ایسے ممالک میں تحقیقات جاری ہیں جہاں کمپیوٹر کو موضوع بنایا جا چکا ہے لیکن فی الحال جاپان ایک ایسا ملک ہے جو اس پانچویں نسل کے بہترین کمپیوٹر کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پیش پیش ہے۔ آج کمپیوٹر ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ بن گیا ہے جس نے کافی حد تک ہماری زندگی کے مشکل معاملات کو آسان اور سہل بنا دیا ہے۔

اردو اور جدید ٹکنالوجی

جدید ٹکنالوجی پر عہدِ حاضر کی بیشتر ترقیات کا انحصار ہے۔انحصار کی نوعیت یہ ہے کہ نہ صرف انسانی زندگی کے لئے بلکہ تمام دیگر شعبہ حیات کے لئے بھی جدید ٹکنالوجی سے استفادہ ناگریز ہوگیا ہے۔تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے ترقی کے ساتھ ساتھ اسباب زندگی کے لئے ہمیشہ کوشش کی ہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے لیکن موجودہ دور کی بات ہی کچھ اور ہے۔گذشتہ چند دہائیوں میں زمانے کی ترقی کی رفتار کو دیکھیں اور اس دور کی رفتار کو دیکھیں تو اندازہ ہوگا کہ اس کی رفتار نے صدیوں کی رفتار کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔عرصہ دراز سے انکشافات اور ایجادات کا سلسلہ جاری ہے لیکن آج کے انسان نے جو کرشمے کر دکھائے ہیں وہ حیرت کا باعث ہیں۔آج کے کمپیوٹر میں علاؤالدین کے چراغ جیسے حیرت انگیز کرشمے موجود ہیں اورسی ڈی، ڈی وی ڈی اور پین ڈرائیو میں ہر چیز محفوظ کرنے کی صلاحیت عمروعیار کی زنبیل سے کم نہیں ہے۔بیسویں صدی کی آخری دہائی کو معلومات کے انقلاب کی دہائی کہا جاتا تھا،زیادہ دن نہیں گذرے کہ اس ترقی نے دنیا کے حجم کو سمیٹ لیا اور اسے گلوبل ولیج کہنا شروع کیا، پھر اسے ڈیجیٹل عہد کہا جانے لگا۔اور اب اسے سائبر ایج سے بھی موسوم کیا جارہا ہے۔آج کی ٹیکنالوجی نے روشنی اور آواز کی رفتار کو بھی پیچھے چھوڑنے کا عزم کرلیا ہے۔عہد حاضر کی ترقی کا یہ عالم ہے ہر آئے دن ایک نہ ایک نئے تجربے اور نئے ایجاد کا اضافہ ہورہا ہے۔کمپیوٹر ایک ایسا آلہ ہے ڈاٹا اِن پُٹ (Data input) کرنے ،نتیجہ نکالنے (result) اور ڈاٹا کو جمع کرنے کی اجازت دیتا ہے۔اس طرح ایک یا ایک سے زیادہ اِن پُٹ (input) آؤٹ پُٹ (Out Put) اور ایک پراسیسنگ اکائی پر مشتمل ہوتا ہے کمپیوٹر کی تین بنیادی خصوصیات ہیں۔تیز رفتاری، درستگی اور مستعدی، کمپیوٹر بہت ہی مستعدی سے ہمیشہ بلا کسی رکاوٹ کے کام کرتا رہتا ہے

وہ عام انسانوں کی طرح اکتاتا اور تھکتا نہیں ہے۔کمپیوٹر کے ارتقائی مراحل کو کمپیوٹر جنریشن سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ہر جنریشن میں کمپیوٹر ٹکنالوجی نے ترقی کی نئی منزلوں کی چھوا ہے۔قدیم دور، میں مشینیں اور بڑے آلات ہوتے تھے اب ہاتھوں میں سما جانے والی مشین ہمارے سامنے ہے جو نہایت سستے داموں میں بھی دستیاب ہے۔

الیکٹرانک میڈیا میں ریڈیو بھی ایک اہم میڈیم ہے جہاں پہلے سے زیادہ اور پروگرام موجود ہیں جو بیک وقت تفریح کے ساتھ ساتھ مفید معلومات بھی فراہم کرتے ہیں۔ٹی.وی کی ترقی کے بعد یہ کہا جانے لگا تھا کہ ریڈیو کا دور ختم ہونے کو ہے۔لیکن یہ بات غلط ثابت ہوئی اور ریڈیو نے زمانے کے رجحانات کے مد نظر تبدیلیوں کو راہ دی۔ایف.ایم اور کمیونٹی ریڈیو سے لے کر اسپیس ریڈیو تک کا سفر اس کی نئی ترقیات کا اشاریہ ہے۔

الیکٹرانک میڈیا میں ایک بڑا میڈیم کمپیوٹر اور انٹرنیٹ ہے۔ یہ ایک ایسا میڈیم ہے جو گلوبل ویلیج کے تصور کو بدل کر اسکرین کی شکل میں پیش کر رہا ہے۔یہ سب انفارمیشن ٹکنالوجی کی ترقی کے سبب ممکن ہو سکا ہے۔IT کی وجہ سے مشکل ترین کام اور ایسے کام جو طویل عرصے سے ہو رہے تھے اب معمولی مداخلت یا بغیر کسی مداخلت کے خودکار (automatic) طریقے سے ہو رہے ہیں۔کمپیوٹر پر مبنی اپلی کیشنز کا استعمال مختلف طریقے سے ہو رہا ہے۔اس کے علاوہ متعینہ وقت میں درست اور بالکل جدید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تکنیکی وسائل، زبان اور جغرافیائی حدود کی دیواروں کو خاطر میں نہیں لاتے بلکہ ہمارے وہم وگمان سے بھی زیادہ رسائی رکھتے ہیں۔

اس مشین میں اتنی صلاحیت ہے کہ وہ دنیا کی بڑی زبانوں کے ترجمے بھی کرتی ہے۔مشین ٹرانسلیشن

(Machine Translation) کی یہ آسانی اپنے آپ میں بڑی بات اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے میدان میں ایک اور انقلابی قدم ہے۔ اسکی مدد سے تجارت کے لئے ان بازاروں کی تلاش کی جاسکتی ہے۔ جہاں تک رسائی ممکن نہ تھی۔ اس ٹیکنیک کی وجہ سے بھی علم وفن حاصل کر سکتے ہیں یا کوئی معلم دنیا کے کسی کونے میں بیٹھ کر کسی بھی ملک بلکہ کئی ممالک اور علاقوں کے طلبہ وطالبات سے براہ راست رابطہ کرسکتا ہے۔ دور دراز مقیم احباب کا روبرو باتیں کرنا اور تجارتی رفیق کار سے ہمہ وقت جڑے رہنا یہ سب انفارمیشن ٹکنالوجی کی وجہ سے ممکن ہوسکا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں یہ جدید تکنیکی وسائل کا استعمال تجارت سے لے کر سیاحت تک اور سیاسی سرگرمیوں سے لیکر سماجی زندگی کی سرگرمیوں تک تقریبا تمام شعبوں میں ہونے لگا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کمپیوٹر، سیل فونس، ای میل اور انٹرنیٹ ہماری زندگی کی اہم ضرورت بن چکے ہیں۔

ابتداء میں موبائل کی ایجاد نے محض وائرلیس ٹکنالوجی سے بات چیت کو آسان بنایا تھا۔ مگر اب موبائل فون کمپیوٹر ٹکنالوجی سے قریب تر ہوتا جارہا ہے۔ اس کی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے ہماری ضرورت بن گیا ہے تکنیکی سطح پر موبائل کی ترقی نے بھی دشوار تر اور ناہموار راہیں آسان اور ہموار کردی ہیں۔ آئی فون (i phone) آئی پیڈ (i pad) کی سروسز دنیا کو ہاتھوں ہاتھ میں سمیٹنے لگی ہے۔

آئی فون، انٹرنیٹ اور ملٹی میڈیا استعمال کرنے والا سمارٹ فون کی ایک قسم ہے جس کو ایپل کمپنی نے جنوری 2007ء میں ڈیزائن کیا تھا۔ اب یہ سمارٹ فون موجودہ شکل میں آئی پوڈ (i Pod)، ٹیبلیٹ (pc tablet) ڈیجیٹل کیمرہ اور سیلولر فون کی ایک ملی جلی شکل ہے۔ آئی فون کیمرہ کے مانند کام کرتا ہے اور یہ پیغام رسانی (Text Messegeing) اور ویژول وائس میل (Visual Voice Mail) کے بھی کام آتا ہے۔ یہ ایک پورٹیبل میڈیا پلیر (Portable Media Player) انٹرنیٹ کلائنٹ، ای میل ویب

براؤزنگ اور wi - fi کنکٹی ویٹی کے خدمات بھی انجام دیتا ہے۔اس ٹیکنالوجی کے سبب اب دنیا کی معلومات تک لوگوں کی رسائی بغیر کسی کدوکاوش کے ہونے لگی ہے۔

آئی پیڈ کی ایجاد نے بھی معلومات کو آسان بنادیا ہے۔آئی پیڈ ایک ٹیبلیٹ کمپیوٹر ہے یہ آڈیو اور ویڈیو میڈیا کے لئے ایک خاص پلیٹ فارم کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ اسمارٹ فون کے مقابلے بڑا اور لیپ ٹاپ کمپیوٹر سے چھوٹا ہوتا ہے۔اسے اپیل کمپنی نے مارچ 2011ء میں مزید وسعت دے کر آئی۔ پیڈ (ipad2) کی شکل میں ریلیز کیا۔آئی پیڈ اسی آپریٹنگ سسٹم سے چلتا ہے جس سے آئی فون بھی چلتا ہے یہ اپنا الگ اپلی کیشن چلاسکتا ہے جو صرف آئی فون کے لئے مخصوص ہے۔

موبائل ٹکنالوجی میں اس کے علاوہ دو البم انقلاب بلیک بیری (Black Berry) اور انڈ رائڈ (Android) کی شکل میں ہوئے ۔ بلیک بیری فون خصوصی طور پر ایک پیغام رساں فون (Messeging Phone) ہے جس کے اندر اسمارٹ فون کی طرح ہی سہل پیغام رسانی کی خصوصیات ہیں۔ بلیک بیری ایڈریس بک، کلینڈر اور ٹو ڈولسٹ (To do list) جیسی کی فہرست بنانے کے لئے ذاتی ڈیجیٹل کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔جس میں میوزک اور ویڈیو پلے بیک ، کیمرہ پکچر اور ویڈیو جیسی صلاحیتیں ہوئی ہیں۔ اینڈرائڈ ایک موبائل آپریٹنگ سسٹم کی شہرت لگاتار بڑھتی جارہی ہے کیونکہ تمام اعلیٰ درجے کے اسمارٹ فونس اسی کا استعمال کرتے ہیں۔اسمارٹ فون میں یہ تمام خوبیاں کمپیوٹر کے سبب ہی آسکی ہیں ۔اسی لئے کمپیوٹر کی اپنی الگ اہمیت ہے۔

اسمارٹ فون اور کمپیوٹر کی ترقیات میں نینو ٹیکنالوجی (Nano Technology) کا بڑا ہاتھ ہے۔ کیونکہ اس کی مدد سے آلات کا حجم بہت کم ہونے لگا۔کمپیوٹر کا حال یہ ہے کہ اس میں استعمال ہونے والی

اضافی چیزیں بھی بہت چھوٹی چھوٹی ہیں۔ایک چھوٹے سے پین ڈرائیو یا ہارڈ ڈسک میں ہزاروں کتابیں محفوظ کرسکتے ہیں۔یہ قارئین کے ذوق پر منحصر ہے کہ کس طرح کے ڈیجیٹل مواد کو رکھنا چاہتے ہیں۔

اردو کا ادبی سائبر اسپیس

موجودہ دور اپنے پچھلے ادوار سے اس اعتبار سے مختلف اور ممتاز ہے کیونکہ یہ دور انفارمیشن اور ٹکنالوجی کی ایجاد سے آراستہ ہے۔اس دور میں ہر شئے کسی نہ کسی صورت میں کمپیوٹر سے جڑی ہے اور اردو ادب بھی اس سے منسلک ہے بہت ہی کم مدت میں ادب سائبر اسپیس کا ایک بڑا حصہ بن گیا اور روز بروز ترقی ہورہی ہے۔ ہم عالمی ادب کا کوئی بھی بڑا نام سرچ انجن میں ٹائپ کرتے ہیں تو اس سے متعلق معلومات کا خزانہ ہمارے سامنے موجود ہوتا ہے۔

سائبر اسپیس میں اردو ادب کی شمولیت کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں ابتداء میں اردو تصانیف کو انتخاب کے طور پر پورٹل پر شائع کیا جاتا تھا اور یہ سلسلہ مزید آگے بڑھتا رہا پھر کچھ اخبار، ویب سائٹس سامنے آئے ہیں ان میں شاعری اور فکشن کا صفحہ بھی موجود ہوتا تھا۔رفتہ رفتہ کچھ ویب سائٹ ایسی وجود آئیں جو خالص ادبی سائٹ تھیں اور کچھ ویب ایسی بھی آئیں جو اردو کتابیں پی.ڈی.ایف کی شکل میں قارئین کو فراہم کرنے لگیں جن میں اردوستان ڈوٹ کوم کا نام نمایاں ہے اور کچھ ویب سائٹ رومن رسم الخط میں اردو شاعری لوگوں تک پہنچا رہی ہیں اور یہ سلسلہ اب تک قائم ہے۔ان ویب سائٹس میں اردو پوئٹری ڈاٹ کوم (urdupoetry.com) کو سرفہرست رکھا جاسکتا ہے۔ایک عرصے کے بعد سائبر اسپیس پر اردو کی زینت وہ کتابیں بنیں جو بلاگ میں موجود ہیں, جو زبان وادب کی خدمت, افہام وتفہیم. تجزئے و

تبصرے کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔

آج نئی نسل کی تمام تر دلچسپیاں سوشیل نیٹ ورکنگ سائٹس خاص طور پر فیس بک (Face Book) اور یوٹیوب جیسی سائٹس پر مرکوز ہیں۔سوشیل نیٹ ورک پر ایک اور بہت بڑی سہولت یہ ہے کہ یہ سرحدی قیود سے آزاد ہے۔کوئی بھی شخص دنیا کے کسی بھی حصے سے کسی ادبی گفتگو میں شامل ہوسکتا ہے اور اپنی رائے کا اظہار کرسکتا ہے۔سوشل نیٹ ورک پر موجود ہر فورم بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے۔اس ٹکنالوجی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ تخلیق کاروں وسائل کی کمی کا احساس نہیں ہونے دیتیں اور وہ ادبی ماحول فراہم کررہی ہیں جس سے اب فنکار کو یہ کہنے کی ضرورت باقی نہیں کہ کوئی اسکی تخلیق پر اظہار رائے کرے کیونکہ بلاگ پر یا پھر براہ راست ای میل پر قارئین اپنے تاثرات سے آگاہ کرتے ہیں۔

اردو زبان کی تدریس اور سائبر اسپیس

تمام دنیا میں اس زبان کے بولنے اور سمجھنے والے موجود ہیں۔تاہم رسم الخط جاننے والوں کی تعداد نسبتاً کم ہوتی جارہی ہے۔ایسے لوگوں کے لئے جو اردو لکھ پڑھ نہیں سکتے ،مگر سمجھ اور بول سکتے ہیں۔یعنی ادیبوں اور مفکروں نے جدید سائنسی اصولوں کے تحت بیش قیمت کتابیں لکھی ہیں۔جس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

سائبر اسپیس عہد حاضر کا وہ خزانہ ہے جہاں علوم وفنون اور معلومات کا ذخیرہ پنہاں ہے۔لیکن اردو زبان اور اہل زبان کے حوالے سے اگر سائبر اسپیس کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ کئی پیڈ سائٹس (Paidsites) موجود ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ حروف تہجی کی شناخت ،لفظوں اور جملوں کی ساخت قواعد

اورفرہنگ سب کچھ انھوں نے مہیا کرایا ہے۔اکثر تو ایسے ہیں جو مہینوں تک (Update) بھی نہیں ہوتے۔

پاکستان میں اس سمت میں قابل قدر کوشش ہوئی ہیں اور کئی ایسے سائٹس ہیں جو اردو سکھانے میں ابتدائی سطح پر معاون ہیں لیکن محض چند اسباق اور حروف تہجی کی شناخت تک محدود ہیں۔

خبر رسانی کے سبب بی بی سی کا خودمختار ادارہ جو پوری دنیا میں اپنی شناخت اور اہمیت رکھتا ہے۔اس کے سائٹس پر بھی (Urdu learning) کی سہولت موجود ہے لیکن یہاں بھی روزمرہ کی ضرورتوں کے مدنظر محدود مکالمے اور حروف تہجی کی شناخت کے سوا اگر کچھ ہے تو (Sites link) ہیں۔

بی بی سی کے ہوم پیج (Home Page) پر چند جملے اردو زبان کے حوالے سے لکھے گئے ہیں ان کو اردو زبان کے نئے تکنیکی وسائل اور امکانات میں ڈاکٹر خواجہ اکرام نے لکھا ہے۔

Why learn Urdu?

1 . It is a living language spoken by 490 millions people arround the world.

2. The Urdu

Community in the UK numbers about one million speakers.

3. It is not just a practical language spoken on a daily basis , but one that produced scholarship & poetry.

پہلے جملے میں بی بی سی نے جو لکھا ہے وہ قابل غور ہے کیونکہ ہر طرف اور کم از کم ہندوستان میں بار بار یہ بات کہی جاتی ہے کہ اردو زبان ختم ہو رہی ہے اور اس کا مستقبل بہت روشن نہیں۔ہم اردو بولنے والے جب بھی اعداد شمار کی بات کرتے ہیں تب یا تو سرحدوں کی لکیروں میں کھو جاتے ہیں یا اپنے ملک کے مروجہ اور بے بنیاد اعداد و شمار پر صبر وسکون کر لیتے ہیں حالانکہ حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ایک تازہ ترین رپورٹ کے مطابق دنیا میں انگریزی کے بعد جس زبان نے وسیع علاقوں میں ہجرت کی ہے وہ اردو ہے۔ یعنی عالمی سطح پر اردو کو اس اعتبار سے دوسرا مقام حاصل ہے۔اب ہماری توجہ اس بات پر ہونی چاہئے کہ بی

بی سی کے مطابق اردو بولنے والوں کی تعداد اگر 490 ملین ہے تو اس میں سے ایک ڈیڑھ سو ملین ایسے ضرور ہوں گے جو رسم الخط سے واقف نہیں ہیں ۔ ایسے لوگوں کی تعداد ہندوستان مغربی ممالک میں زیادہ ہیں ۔ مغربی ممالک میں نئی نسل کی ایک بڑی تعداد ہے جو اردو تو بولتی ہے مگر اردو پڑھ لکھ نہیں سکتی ۔ یہ طبقہ جدید طرز تعلیم سے ہم آہنگ ہے ۔ معمولی معلومات کے لئے بھی نئی نسل کے بچے انٹرنیٹ کا سہارا لیتے ہیں ۔ انٹرنیٹ ان کے تدریسی نظام کا ایک اہم حصہ بھی ہے ۔ اس صورت حال کو ذہن میں رکھیں اور سائبر اسپیس کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ اتنی بڑی آبادی کے لئے انٹرنیٹ پر اردو لرننگ Urdu Learning نہیں ہے ۔ Google Search کے ذریعے جتنے سائٹ ہمیں ملے ہیں ان کی فہرست اگرچہ طویل ہے مگر زیادہ تر سائٹس ایک جیسے (Similar) ہیں یا لنک سائٹس (Link Sites) ۔

آن لائن ڈیجیٹل لرننگ پروگرام اردو کونسل کی جانب سے ویب سائٹ پر موجود ہے اس پروگرام کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ یہ سیلف لرننگ (Self learning Method) کو سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے یہ آڈیو ویژول (Audio Visual) فورمیٹ میں ہے ۔ یہ پروگرام درج ذیل پانچ ابواب پر مشتمل ہے ۔

Script Lesson

Structure Lesson

Anthology

History Of Urdu Literature

Land & People

پہلا باب Script Lesson: اردو رسم الخط کی تدریس سے متعلق ہے اور اس کے لئے گرافک السٹریشن کی

مدد لی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ حروف اور الفاظ کے تلفظ کی صحیح ادائیگی میں بھی قاری کی مدد کرتا ہے۔ اس باب میں کل ستائیس اسباق ہیں جو حروف تہجی، تنوین ہندسوں وغیرہ کا احاطہ کرتے ہیں۔

دوسرا باب Structure Lesson: جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے اردو قوائد کے مطابق اردو بول چال کی تدریس پر مبنی ہے اس باب میں پچیس اسباق ہیں جو مختلف مواقع کے اعتبار سے قاری کو اردو بول چال کا درس دیتا ہے۔ اس میں بھی Illustration کا بہت عمدہ استعمال کیا گیا ہے۔

تیسرا باب Anthology: اس باب کے دو حصے ہیں نثر (Prose) اور شاعری (Poetry) حصہ نثر میں انشائیہ کی تعریف کے علاوہ سولہ 16 اسباق ہیں اس باب میں وائس اوور کی مدد سے متن کی قرات سے قاری کو روشناس کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

چوتھا باب History of Urdu Literature: دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں A Historical Perspective کے عنوان سے انگریزی میں ایک مضمون ہے جو ہندوستان میں اردو زبان و ادب کی تاریخ پر روشنی ڈالتا ہے جبکہ دوسرے حصے میں سید احتشام حسین کی ایک کتاب ''اردو کی کہانی'' موجود ہے جس کے بشمول دو دیباچے اور سولہ ابواب ہیں۔

پانچواں باب Land & People: یہ باب ان خطوں کی طرز زندگی سے متعلق دستاویزی فلموں پر مبنی ہے جہاں اردو بولی جاتی ہے۔

ادب کے حوالے سے اب تک جو کام کئے گئے ہیں یا جو کچھ سائبر اسپیس میں موجود ہیں وہ تشفی بخش ہیں۔ اردو ادب کی ڈیجیٹل لائبریری ادبی و تہذیبی رسالے، اخبارات اور کتابیں وغیرہ کے

مختلف سائٹس موجود ہیں۔

ڈاکٹر خواجہ اکرام نے بہت ہی عمدگی سے اپنی کتاب اردو زبان کے نئے تکنیکی وسائل اور امکانات میں اقبال کے شعر کو پیش کیا ہے کہ

تہی زندگی سے نہیں یہ فضائیں
یہاں سینکڑوں کارواں اور بھی ہیں
اسی روز وشب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زمان و مکان اور بھی ہیں

اقبال کی دور بینی کو بتایا گیا ہے کہ انھوں نے یہ کہا تھا تہی زندگی سے نہیں یہ فضائیں تو ان کے سامنے کیا تصورات رہے ہوں گے۔ اس وقت تو انسان چاند پہ بھی نہیں پہنچ سکا تھا لیکن اگر آج وہ ہوتے تو یقیناً فضاؤں کی جگہ خلائیں کہتے۔

زبان کی تدریس کے لئے سائبر اسپیس کے استعمال کی جہاں تک بات ہے تو یہاں وسائل بے شمار ہیں اور طریقے بھی ہزار ہیں۔

نیٹ ورک Net work

آج کمپیوٹر نیٹ ورک دنیا کے تقریباً تمام چھوٹے بڑے اداروں ایجنسیوں اور کارخانوں میں اپنا اہم مقام بنا چکا ہے۔ نیٹ ورک کے لغوی معنی جال کے ہیں یوں کمپیوٹر نیٹورک کو ہم کمپیوٹروں کا جال بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ کمپیوٹر آپس میں تاروں یا وائرلیس Wireless سے جڑے ہوتے ہیں کوئی بھی شخص ایک

دور دراز کے علاقے میں کمپیوٹر استعمال کر کے دنیا کے دوسرے علاقوں کے کمپیوٹروں میں موجود انفارمیشن سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔کسی بھی نیٹ ورک میں کمپیوٹر ایک دوسرے سے ایک کلومیٹر سے ہزار کلومیٹر کے فاصلے تک جوڑے جا سکتے ہیں ۔نیٹ ورک تکنیک کے ذریعے آج مختلف ادارے کمپنیاں وغیرہ اپنا وقت اور سرمایہ بچاتے ہوئے اپنے کام کو بڑھا رہے ہیں ۔مثلاً اگر ایک کمپنی میں کئی کمپیوٹر ہیں اور اگر وہ نیٹ ورک میں ہیں تو انھیں ہر کمپیوٹر کے ساتھ ایک پرنٹر کی ضرورت نہیں بلکہ ایک ہی پرنٹر ان سب کے احکامات پر عمل کر کے پرنٹ کر سکتا ہے۔اس کے علاوہ کسی بھی کمپیوٹر میں موجود انفارمیشن کا تبادلہ نیٹورک میں جڑے دوسرے کمپیوٹر سے کر سکتا ہے۔

نیٹ ورک دراصل ایک سے زیادہ وسائل و ذرائع سے معلومات کے تبادلے کا ایک بنیادی ذریعہ ہے۔نیٹ ورک کا سب سے بڑا فائدہ دور دراز کمپیوٹروں تک رسائی حاصل کرنا ہے۔

نیٹ ورک ایک منطقی انداز میں ڈاٹا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا جال ہے اسے باہمی طور پر منسلک کمپیوٹر کا نظام بھی کہتے ہیں ۔کمپیوٹر نیٹورک میں دو یا دو سے زیادہ پروسیسرز کو carriers کی مدد سے جوڑا جاتا ہے تاکہ مواد (data) ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر تک با آسانی جا سکے۔اس لئے یہ کام لین local area network (LAN) کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

وین ۔ Wide area Network (WAN)

یہ ایک ایسا ڈیجیٹل مواصلاتی نظام ہے جو مختلف علاقوں کے کمپیوٹروں کو یا مختلف لین (LAN) کو ایک دوسرے سے جوڑتا ہے۔مختلف علاقے کسی ایک شہر کے بھی ہو سکتے ہیں اور مختلف ممالک کے بھی یعنی وین (WAN) ایسا نیٹ ورک ہے جو کئی کمپیوٹر ٹرمنلز (terminals) اور لین (LAN) کو ایک بڑے جغرافیائی

خطبے سے جوڑتے ہیں، یہ دراصل کئی چھوٹے چھوٹے نیٹورکوں کا نیٹ ورک ہے۔

WAN نے انٹرنیٹ کی اصطلاح کو فروغ دیا جسے آج معلومات کی شاہراہ (Introducing higway) کہا جاتا ہے۔ یہ نیٹورک تعلیم ،صنعت کاروبار ،تحقیق،حکومت غرض ہر طرح کے استفادہ کرنیوالے سے جوڑا ہوا ہے۔ چاہے user کوئی پیشہ ور ہو یا کوئی بچہ اسکول کالج کے اساتذہ کا کسی بڑی کمپنی سے تعلق رکھنے والا شخص ہو۔انٹرنیٹ کے لئے یہ بات ذہن نشین کرنی ضروری ہے کہ مخصوص کمپیوٹر کسی ایک جگہ پر نہیں ہوتے اور کوئی ایک مرکزی authority اسے کنٹرول نہیں کرتی ،انٹرنیٹ میں نیٹورکنگ (Networking) کے ذریعے براہ راست نہیں ہوتی بلکہ آپس میں ٹیلی فون تاروں اور satellites کمپیوٹر نیٹ ورک رابطے میں ہوتے ہیں۔

انٹرنیٹ کا باقاعدہ استعمال سب سے پہلے امریکہ کے محکمہ دفاع نے 1968ء میں کچھ کمپیوٹروں کو آپس میں جوڑ کر کیا۔اس نیٹ ورک کو Advance Project Research Agency (ARP net) کا نام دیا گیا۔

کمپیوٹروں کو آپس میں جوڑنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ دستاویز ایک کمپیوٹر پر تیار ہوتی تھی اور دنیا میں کسی بھی دوسرے کمپیوٹر پر پہنچائی جاسکتی تھی۔آج کل انٹرنیٹ کا استعمال ہر جگہ اور زندگی کے ہر شعبے میں ہو رہا ہے۔ چاہے وہ شیئر مارکیٹ ہو یا شوپنگ کامپلیکس ،انٹرنیٹ کو لوگ ذاتی خرید وفروخت منڈی مارکیٹ کی طرح استعمال کررہے ہیں ۔ دنیا کے اہم اخبارات کو انٹرنیٹ پر پڑھا جاسکتا ہے کسی قسم کی ملازمت کسی اچھے کالج یا اسکول کے متعلق اہم معلومات تک انٹرنیٹ پر حاصل کی جاسکتی ہیں یہاں تک کہ کانفرنس اور چیٹنگ وغیرہ بھی انٹرنیٹ سے ممکن ہے چاہے سیمنار ہو یا کانفرنس میں شرکت کرنے والے

مختلف افراد دنیا کے کسی بھی کونے میں ہی کیوں نہ ہوں سبھی کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال ضروری ہوگیا ہے۔ عالمی گاؤں (Global Village) کی اصطلاح اس انٹرنیٹ کی وجہ سے ہی وجود میں آئی کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے معاملے میں انٹرنیٹ نے دنیا کے مختلف حصوں کو اتنا نزدیک کردیا کہ دنیا ایک گاؤں کے مماثل ہوگئی ہے۔

WAN میں دو کمپیوٹر آپس میں براہ راست رابطے میں نہیں ہوتے بلکہ ٹیلی فون لائنوں یا High Speed links سے جڑے ہوتے ہیں (Switching Nodes) دو مختلف نیٹ ورکوں کے مختلف آلات کے بیچ ڈاٹا block کے ایک nodes سے دوسرے nodes تک کے تبادلے کے عمل data switching کہتے ہیں ۔ دو یا دو سے زیادہ مختلف نوعیت کے نیٹ ورکوں کو آپس میں جوڑنے کے لئے routers کا استعمال ہوتا ہے ۔ اس کے ذریعے بہت بڑے جغرافیائی خطے کو ایک دائرے میں رکھا جاتا ہے۔ لہذا یہ WAN کو جوڑنے میں کام آتا ہے انٹرنیٹ کے بڑے سرور انہی router کی مدد سے جڑے رہتے ہیں یہ کسی بھی نیٹورک تک رابطہ کے لئے بہت ہی عقل مندی سے اپنا راستہ (route) چنتا ہے اور چند سیکنڈوں میں ہی وہاں سے اعداد و شمار پر عمل کر کے ڈاٹا کا تبادلہ کر لیتا ہے۔

انٹرنیٹ

تحقیق اور مواد کی فراہمی میں ترسیل کا بہتر وسیلہ ہے۔ کسی مصنف کے حالات و خدمات کے سلسلے میں خود مصنف سے اور اس کے دوست و احباب سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ادب اور سائبر اسپیس کی یہ ہم آہنگی زبان و ادب کے فروغ میں اہم رول ادا کر رہی ہے۔ تاہم اس

بات کی ضرورت ہے کہ ادبی شعور رکھنے والے سنجیدہ اور باصلاحیت لوگ سائبر اسپیس سے وابستہ ہوں تا کہ مختلف فورم پر ہونے والی ادبی بحث مثبت اور نتیجہ خیز ہوں۔

ویب اور انٹرنیٹ

ورلڈ وائڈ ویب کمپیوٹرس کا ایسا نظام ہے جو ایک وسیع کمپیوٹروں کے نظام سے جڑا ہوتا ہے۔جس کے تحت آنے والے کمپیوٹرس ایک دوسرے سے رابطہ رکھ سکتے ہیں۔

ورلڈ وائڈ ویب کی توسیع نے ویب سائٹ کی ڈیزائننگ (Designing) ترقی (Updating) اور رکھ رکھاؤ (Maintanance) سے متعلق نئی راہیں کھولی ہیں۔ ویب تیار کرنے والے سائٹ کا ڈیزائن بناتے ہیں جب کہ ویب ماسٹر اس کی تکنیکی پہلوؤں کو دیکھتے ہیں جن میں اس تک رسائی کی رفتار اور سائٹ کے مواد کی منظوری شامل ہے۔

ویب ماسٹر

سائٹ کے معاملے میں مرکزی حیثیت کا حامل ہوتا ہے ویب ماسٹر ویب ڈیزائننگ اور ویب ڈیولپنگ Web Developing کی صلاحیت کا حامل ہوتا ہے۔

ویب ماسٹر کو متن کوڈنگ کے ساتھ ویب سائٹ کے عناصر اس طرح رکھنے چاہئے کہ وہ دیکھنے میں اچھے لگیں ان کی یہ بھی ذمہ داری ہوتی ہے کہ موجودہ سائٹ کا رکھ رکھاؤ رکھیں اور اس کو جدید بناتے رہیں۔

ویب ڈیزائنز (Web Designs)

ویب ڈیزائنز کا مقصد اس کو پرکشش بنانا ہے ویب کے صفحہ کو فوٹو اور رنگوں سے پرکشش بنایا جا سکتا ہے۔ ویب ڈیزائنر وژول کمیونی کیشن Visual Communication یا کمپیوٹر انجنیر نگ کے گریجویٹ ،

پوسٹ گریجویٹ ہو سکتے ہیں۔

ویب ڈیولپرس Web Developers

ان کمپیوٹر کی زبانوں پر عبور ہونا چاہئے اوران کا کام یہ دیکھنا ہے کہ سائٹ پوری طرح کام کررہی ہے۔

موادفراہم کرنے والا

موادفراہم کرنے والے کواپنے موضوع کا پوراپوراعلم ہونا چاہئے۔ویب سائٹ میں ایسے مواد کی ضرورت ہوتی ہے جو پرکشش ہومختصر ہواور صحیح ہو۔

انفارمیشن ٹکنالوجی کی خدمات

انفارمیشن ٹکنالوجی کی مدد سے روزگارفراہم ہورہے ہیں۔ بڑی تعداد میں انگریزی بولنے والے اور کمپیوٹر جاننے والے افرادکوکال سنٹروں میں کام مل رہے ہیں۔انفارمیشن ٹکنالوجی کے شعبوں میں کال سنٹر اہم رول ادا کررہے ہیں ۔ دور دراز مقامات تک انٹرنیٹ کی رسائی اور براڈ بینڈ اور DTH جیسی مواصلاتی تکنیکوں نے ہندوستان کوکال سنٹرسہولت کااچھامرکز بنارہاہے۔ تمام ائی ایس پی موبائل کریڈیٹ کارڈ کمپنیاں اے ٹی یم اورایرلائن وغیرہ اپنے صارفین کوجلد خدمات فراہم کرنے کے لئے یہ کال سنٹر بنارہے ہیں۔

انٹرنیٹ سرویس فراہم کرنے والوں (ائی ایس پی) کواس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ بین الاقوامی گیٹ ویز کھولیں اس سے ملک میں انٹرنیٹ کا دائرہ وسیع ہوگا۔الکٹرانک تجارت کے فروغ میں کئی شعبوں میں زبردست مواقع موجود ہیں آن لائن ٹکنالوجی اورتجارت کی آئندہ برسوں میں اورزبردست ترقی

ہونے کا امکان ہے اسی لئے ویب اور انٹرنیٹ سے متعلق ٹکنالوجیوں کے پیشہ وروں کی مانگ بڑھے گی لیکن یہ ایک ایسا شعبہ ہے جہاں چیزیں بہت جلد پرانی ہو جاتی ہیں۔ لہذا اپنے علم کو تازہ کرتے رہنا بہت ضروری ہے اس لئے اس شعبہ سے وابستہ شخص کو نئی نئی تبدیلیوں سے ہم قدم رہنا ہوگا۔

دوسرا باب

اردو ویب سائٹس کی مختصر تاریخ

انٹرنیٹ پر اردو کی شروعات سید ظفر کاظمی نے 10 مئی 1990ء میں کی انہوں نے نظموں کے لئے ایک گروہ (group) بنایا جسے آلٹ لینگویج اردو پوئیٹری alt language urdu poetry۔ (ALUP) کے نام سے موسوم کیا۔طویل عرصے تک یہ ایک ہی جگہ تھی جہاں پر اردو کے شائقین اردو لٹریچر پر گفتگو کر سکتے تھے۔ پہلے پہل اردو ویب سائٹس ذاتی ویب پیجیس (Web Pages) سے زیادہ نہ تھے جس میں صرف اردو نظمیں ہوتی تھیں جو خالص رومن اردو میں ہوتے تھے۔ جون 1997ء میں شہباز چودھری نامی شخص نے اردو ویب پیجیس بنانے کے لئے ایک نیا طریقہ وضع کیا جس کے ذریعہ عمر خان نے اکتوبر 1997ء میں Urduweb.com نامی سائٹ شروع کی۔انہوں نے نہ صرف اردو فانٹ (Urdu Font) بنایا بلکہ ایک ایسا سافٹ ویر بھی فراہم کیا جس کے ذریعے ای میل اردو زبان میں کئے جانے لگے۔اس کے بعد لاہور کے نسیم امجد نے اردو نگار نامی سافٹ ویر بنایا۔اس سافٹ ویر کا استعمال اردو ویب پیجیس بنانے کے لئے کیا گیا لیکن یہ لوگوں میں مقبول نہ ہوسکا کیونکہ اس سافٹ ویر کے ذریعہ نہ تو ڈاؤن لوڈ (down load) ممکن تھا اور نہ ہی سافٹ ویر انسٹال (install) کیا جا سکتا تھا۔پھر 1998ء میں جرمنی کے علی حسین شاہ نے ڈینامک فانٹ ٹیکنالوجی (Dynamic font Technology) کے ساتھ بہت سے تجربے کئے اور ایسے اردو ویب پیجیس بنائے جس میں اردو فانٹ نصب کئے بغیر قارئین اس کا استعمال کر سکتے تھے اردو ویب پیچیس بنانے کے جتنے تجربے کئے تھے ان سب میں کچھ حد تک عربی نسخ (Arabic Naskh) کا استعمال کیا گیا۔لیکن پاکستان ڈیٹا سرویس (Pakistan Data Services) (PDMS) نے ایک ایسا فانٹ تیار کیا جو کسی حد

تک اردو نستعلیق (Nastaleeq) سے ملتا جلتا تھا جسے urdu98 کا نام دیا گیا۔اس فانٹ کی مدد سے کسی بھی ونڈو (window) میں نصب کرنا ممکن ہوگیا جس سے ناظرین بڑی حد تک مطمئن تھے ۔اس فانٹ کا استعمال پہلی بار اخبار ''ڈیلی جنگ'' Daily jung میں کیا گیا جس سے صحافت کی دنیا میں ایک انقلاب آیا اس کے بعد اردو ویب سائٹس بنانے کا سلسلہ دراز ہوتا گیا اردو ویب سائٹس میں urdustan.com بہت قدیم ویب سائٹ ہے جسے 1998ء میں بنایا گیا مختلف اخبارات نے اپنے اپنے سائٹس بھی بنائے جیسے ''جنگ نوائے وقت'' وغیرہ تاہم ان ویب سائٹس کے ناظرین کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

سنہ 2004ء تک اردو ویب سائٹس نے کوئی خاطر خواہ ترقی نہیں کی ۔ان میں سے کچھ تصویروں Images کی طرح مواد کو پیش کرتے تھے تو کچھ رومن اردو کا استعمال کرتے تھے ماہر شماریات ذیک اجمل،آصف اقبال اور نبیل ماہرین نے انسانی معلومات کو دور دراز علاقوں میں رہنے والوں تک پہنچانے کے لیے راستے تلاش کیے ۔ان ہی کی کوششوں و کاوشوں سے اردو ویب سائٹس کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ انہوں نے ایک ایسا طریقہ تجویز کیا جس کے ذریعہ سے اطلاعات کی مختلف کڑیوں کو جوڑا جا سکتا ہے۔ان کا ورلڈ وائڈ ویب کو ترقی دینے کا مقصد اطلاعات کی رسائی آسان ہو۔البتہ اردو ویب سائٹس کی دنیا میں 2005ء سے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔اردو کے فروغ میں ویب سائٹس کا نہایت اہم حصہ رہا ہے اب تک سینکڑوں اردو ویب سائٹس سامنے آچکے ہیں جن میں قدیم لکھنے والوں کی ،عہد متقدمین کی تخلیقات موجود ہیں۔ اردو ویب جن میں عہد متاخرین عہد متوسطین کے شعراء و ادباء سے لے کر عہد جدید کے فنکاروں کا کلام موجود ہے۔ان ویب سائٹس کے ذریعہ اردو کی ادبی تاریخوں کی گم شدہ کڑیوں کو جوڑا جا سکتا ہے۔اوران کی قدر و قیمت کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔اردو ویب سائٹس کو شروع کرنے کا مقصد

اردو زبان وادب کو انٹرنیٹ کے ذریعہ فروغ دیا جائے۔اور اردو برادری ایک دوسرے کے قریب آسکے۔

انٹرنیٹ

کمپیوٹر نیٹورک مختلف کمپیوٹروں کے باہمی ربط کا نام ہے تا کہ وہ آپس میں معلومات کا تبادلہ کرسکیں۔انٹرنیٹ کے علاوہ ایک اور اصطلاح Interanet استعمال ہوتی ہے یہ انٹرنیٹ کی طرح ہی ہوتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ اس کا استعمال کسی ایک کمپنی کی کوئی شاخ یا دفتر کی حد تک ہی ہوتی ہے۔

نیٹ ورکوں کے باہمی رابطے کو سمجھنے کے لئے International Standard Organisation (ISO) نے 1977ء میں ایک رفیرنس (refernce) ماڈل بنایا جسے (OSI) یعنی Open System Interconnections کہتے ہیں۔

OSI refernce Model ایک ایسا اپلی کیشن ہے جو پروگرام تک اطلاعات (انفارمیشن) کا تبادلہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ہر کمپیوٹر میں پروٹوکول سٹیک (Protocol Stock) ہوتا ہے جو کمپیوٹروں کے بیچ ترسیل وابلاغ (Communication) کو ممکن بناتا ہے یعنی پروٹوکول قواعد وضوابط کا ایسا مجموعہ ہے جس کے مواد سے ترسیل ابلاغ کا احاطہ کرتا ہے اسی سے دو یا دو سے زیادہ مشینوں میں آپسی ڈاٹا منتقلی میں مدد ملتی ہے۔ پروٹوکول پرتین (layers) ہر کمپیوٹر میں ایک جیسی اور برابر ہوتی ہیں جنھیں peer layers کہتے ہیں تا کہ مختلف سسٹم (System) کے بیچ رابطہ ہو سکے۔ جب بھی کسی طرح کا کوئی پیغام (message) ایک کمپیوٹر دوسرے کمپیوٹر کو بھیجتا ہے تو یہ پیغام پہلے کمپیوٹر کی سبھی پرتوں میں نیچے اوپر کی طرف جاتی ہیں۔

اپلی کیشن پرت OSI ماڈل کی سب سے اوپری پرت ہے اور اس پرت کا کام اس کے نام کے

مطابق ہے کہ یہی پرت نٹورک کے اپیلی کیشن access کے لئے ذمہ دار ہوتی ہے۔ (File transfer)
فائیل کا تبادلہ برقی ڈاک (electronic mail services) اور Network Management جیسے اس
اپیلی کیشن پرت application layer کے کاموں میں شامل ہیں۔ یہ پرت ایک کمپیوٹر کی اپیلی کیشن کو
دوسرے کمپیوٹر اپیلی کیشن سے ڈاٹا کی ترسیل (Communication) میں مدد کرتی ہے۔اس پرت میں ڈاٹا
یونٹ (real user data (data unit ہوتا ہے (یعنی اس میں user اصل ڈاٹا استعمال کر رہا ہوتا ہے)
اس پرت پر gateway آلہ استعمال ہوتا ہے یہ پرت ڈاٹا کی formating کا کام کرتی ہے تا کہ وہ اپلی
کیشن کو پیش کرنے کے لئے تیار ہو یعنی Presentation layer ڈاٹا کو نیٹ ورک کی ضرورت اور کمپیوٹر کی
توقع کے مطابق ترجمہ کر کے پیش کش کے قابل بناتی ہے۔

سیشن پرت Session layer مختلف پرتوں پر اپیلی کیشن کے درمیان عملی رابطہ کرنے میں مدد
دیتی ہے۔ یہ پرت کسی نشست کو جاری کر کے اس کی نگہداشت (maintainig) اور اسے منقطع
Terminating کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔مختلف ضروریات کے دوران یہ پرت دو آلوں (device)
کے درمیان رابطہ کے لئے perameter مطابقت پیدا کرتی ہے۔

Session ڈاٹا کے بہاؤ میں حد بندی کر کے یہ پرت دو کمپیوٹروں کے بیچ session کو قابو
میں رکھتی ہے یوں اگر Transmission کسی وجہ سے منقطع ہو جاتا ہے تب بھی آخری Chek Point
سے ڈاٹا کی دوبارہ ترسیل ممکن ہے۔

ٹرانسپورٹ پرت Transport Layer اصلی سرکٹ کو بند کرنے Shutdown کے علاوہ غلطی کو
پہچاننے fault detection غلطی کو درست کرنے error recovry اور flow control کو بھی سنبھالتی

ہے اس پرت میں ڈاٹا یونٹ(data Units) کو data grams کہتے ہیں۔

نیٹ ورک پرت Network layer ایک پیچیدہ پرت ہے جو چھوٹے چھوٹے نیٹ ورک سسٹمز (device subnet works) کے آخری سروں کو تسلسل میں جوڑنے اور راہ منتخب (path selection) کرتی ہے sub network لازمی طور پر ایک cable ہوتا ہے نیٹ ورک پرت ایسے پروٹوکولز کا استعمال کرتی ہے جو راستہ بنانے میں مدد کرتے ہیں یہ routing protocols راستے بناتے جاتے ہیں جو اطلاعات بہم پہنچاتے ہیں اس انفارمیشن کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جنھیں پیغام (Message) کہا جاتا ہے ان messages میں کمپیوٹروں کا پتہ ہوتا ہے۔

اس نیٹ ورک کا کام ان Messages کے پتوں کی کھوج لگانا اور ان کا منطقی طور پر ترجمہ کرکے ذاتی پتوں میں تبدیل کرنا ہے۔ انھیں Logical Addresses میں ترجمہ کرکے Physical Adresses میں بدلنا اس نیٹ ورک کا کام ہے۔

انٹرنیٹ کی تاریخ

انٹرنیٹ 1969ء میں شروع ہو چکا تھا لیکن 1989ء میں ویب سسٹم کے آغاز سے یہ گلوبل کمیونی کیشن کا اہم ترین وسیلہ بن گیا ہے۔ یہ ایک کم خرچ، قابل اعتماد اور برق رفتار اطلاعاتی ذریعہ ہے جسے لگاتار اپ ڈیٹ بنایا جاسکتا ہے اور بنایا جارہا ہے انٹرنیٹ کا کوئی مرکز دفتر ہے اور نہ ہی اس کا کوئی حاکم ہے۔ دنیا بھر کے لوگ ایک دوسرے کو پیغامات ارسال کررہے ہیں۔ لاکھوں صفحات پر مبنی قریب قریب ہر موضوع پر جامع اور مفصل اطلاعات فراہم کررہے ہیں۔ اخباروں رسالوں اور مختلف ممالک کے کتب خانوں میں

موجود کتابوں کا مطالعہ کرر ہے ہیں۔اس وقت دنیا بھر میں سیاسی ،معاشرتی اورتہذیبی جغرافیہ بدل رہا ہے انٹرنیٹ نے مختلف مما لک کے حد بندیوں کوتوڑ دیا ہے۔انسان اب سائبر مین بن رہا ہے۔دور جدید میں سماجی تبدیلی اور ارتقا میں نئے جرفیاتی نظام کا اہم رول رہا ہے ۔ مارشل میک لوہان نے اپنی کتاب Understanding Media میں کہا ہے کہ سماج کو نئی شکل دینے میں فکر سے کہیں زیادہ میکانکی ذرائع کا ہاتھ ہوتا ہے جوفکر کی نشر واشاعت کوممکن بناتے ہیں۔الیکٹرانک انفارمیشن ٹکنالوجی ٹیلی گراف، ٹیلی ویژن فلم، ٹیلی فون،اور کمپیوٹر ہماری تہذیب کو نئی شکل دے رہے ہیں۔اس سے قبل پرنٹ میڈیم نے یہ اہم رول ادا کیا تھا۔ کیونکہ عام لوگوں کی نظر کے سامنے ٹیلی ویژن کے علاوہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی ترقی سے دنیا ایک اطلاعی سماج یا گلوبل ولیج بنتی جارہی ہے۔لاکھوں کمپیوٹر،فیکس مشین ،نئی ٹیلی فون ٹیکنالوجی ،سیٹ لائٹ اور کیبل ٹیکنالوجی ایک دوسرے کے مشترک عمل سے ابلاغ میں حیرت انگیز تبدیلیاں لارہے ہیں۔اس لئے کسی ایک ذریعہ ابلاغ یا ترسیل کو الگ سے دیکھنے پر مکمل تصویر کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔ ٹیلی ویژن تو اس وسیع سسٹم کا محض ایک حصہ ہے،جس میں ایچ.ڈی.ٹی وی (High Definition Television) ایم.اے.ٹی.وی (Master Antenna Television) گھریلو سیٹلائٹ ڈشز اور ڈائریکٹ براڈ کاسٹینگ سیٹلائٹ مل کر ابلاغی انقلاب کو نئی جہتوں سے روشناس کرارہے ہیں۔

پاورشفٹ "Power Shift" نامی کتاب جو 1990ء میں شائع ہوئی تھی جس میں آلوں ٹافلر نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ میڈیا کی پہلی لہر جس میں پرنٹ میڈیا نہیں تھا اور لوگوں سے بات چیت براہ راست ہوتی تھی،اس مقابلے میں دوسری لہر میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کا ابلاغ دائرہ اتنی وسعت کرگیا کہ اسے ماس میڈیا (Mass Media) کے نام سے موسوم کیا گیا۔ بیک وقت دنیا کے ہر حصے میں جہاں

تک میڈیا کی رسائی ہے لوگوں کے ہجوم تک ابلاغ ممکن ہوگیا۔میڈیا کے فیوژن اور گلوبلائزیشن (Globalisation) کے باعث ابلاغی اور جغرافیائی حدیں بے معنی ہوتی جارہی ہیں۔

ترسیل وابلاغ کے سلسلے میں ہونے والے تحقیقی مطالعوں اوراس کی تکنیک میں روزافزوں ترقی نے عالمی برادری (Global Community) کے امکانات کو بڑی حدتک روشن کردیا ہے انسانی ترسیل وابلاغ (Human Communication) ایک پیچیدہ اور غیر واضح عمل ہے جس میں بین شخص، واقعاتی اور کرداری پہلوؤں کا باہمی تفاعل ہوتا ہے۔ترسیل وابلاغ کا عمل کبھی بھی سماج اور ثقافت کے تصور کے بغیر ممکن نہیں ہے۔اسلئے یہ عمل سماجی سیاق وسباق،عصری،سماجی نظام اور طبقاتی حوالوں کے ساتھ ایک ذیلی ثقافت سے دوسری ذیلی ثقافت کے ذریعے متاثر ہوتا ہے ۔تمام ابلاغی رویوں کا مقصد لوگوں کے درمیان تعامل (interaction) پیدا کرنا ہے یعنی پیغام رساں اور وصول کنندہ کے درمیان بھی ایک رابطے کا کام کرتا ہے جو باہمی طور پر ایک دوسرے پر اس طرح منحصر ہوتے ہیں کہ اگران میں سے ایک عمل میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے تو دیگر عوامل بھی تغیر سے دوچار ہوتے ہیں۔

ریڈیو، ٹیلی ویژن،کمپیوٹر،کیبل ٹی.وی، ہوم ویڈیو اور انٹرنیٹ وغیرہ نے دنیا میں نشریات کا ایسا جال بچھادیا ہے کہ وسیع وعریض دنیا گھر آنگن اور ڈرائنگ روم میں سمٹ کرآ گئی ہے آج گھر کی کھڑکیوں سے پورے عالم کا نظارہ کیا جاسکتا ہے اسی لئے مارشل میکلوہان نے آج کی دنیا کو'' گلوبل گاؤں'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔اس سے جہاں ایک طرف علوم وفنون،سائنس اور تعلیم وتفریح کے وافر سامان مہیا ہوئے ہیں وہیں یہ انسانی جذبات واحساسات اور خیالات کو بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر متاثر کررہی ہے۔دنیا کے مما لک خاص طور سے مغرب کے تہذیبی،سیاسی اور نوآبادیاتی پیغام رساں حربوں سے فکر مند ہیں۔اور

انھوں نے اطلاعات ونشریات کی نئی حکمت عملیوں پر زور دینا شروع کر دیا ہے۔اس لئے ان مما لک میں ایک ''قومی نشریاتی حکمت عملی'' کا سوال بار بار اٹھایا جا رہا ہے۔یونیسکو کے اکیسویں اجلاس (بلگریڈ 1980 کے سفارشات کے مطابق یونیسکو کے زیرنگرانی نشریات کے ارتقاء کے لئے ایک بین الاقوامی پروگرام کی ترتیب عمل میں آچکی ہے۔اس پروگرام کا مقصد قومی اور علاقائی سطح پر ایسی نشریاتی حکمت عملیوں کو ترتیب دینا ہے جن کے ذریعے موجودہ انسانی اور قدرتی وسائل کو بامعنی اور بہتر طور پر استعمال کیا جا سکے۔

ملک کی ابلاغی پالیسی یا نظریہ کی فلسفیانہ تفہیم میں عوامی ذرائع ترسیل ریڈیو اور ٹی وی کو خاص اہمیت حاصل ہے ایسی پالیسی عام طور سے ایک عمودی اور افقی ابلاغ کا تانا بانا پیش کرتی ہے جس کا کام غیر رسمی طور پر، تعلیمی اور ثقافتی پیغامات اور معلومات کو نہ صرف حکومت سے عوام تک پہنچانا ہے بلکہ عوام سے سرکار، عوام سے عوام گاؤں سے شہروں، نوجوانوں سے دیگر لوگوں تک اور اسی طرح کی تمام سطحوں تک بہ آسانی منتقل کرنا ہے یہ ایک دائروی بہاؤ ہے جس میں ایک ثقافت سے دوسری ثقافت کے باہمی لین دین کا التزام ہوتا ہے۔مخالفین اور اقلیتوں کے خیالات کو صائب قومی نظریات کی تشکیل اور ان کے اظہار کے لئے اہمیت دی جانی چاہیئے عوامی ہونے کی حیثیت سے ذرائع ترسیل کو کسی خاص طبقے کا ترجمان نہ ہو کر ملک کے ہر شخص اور ہر فرد کا نمائندہ ہونا چاہیئے۔

ترسیل کے مختلف ذرائع ہی ترسیل وابلاغ کا وسیلہ نہیں ہیں کوئی بھی ذریعہ ترسیل (Media) افراد اور گروہ کے درمیان ابلاغی تبادلہ خیال کو نظر انداز کر کے ترقی پذیر تبدل پذیر، جمہوری اور بہبودی معاشرے کو مستحکم نہیں کر سکتا۔اس کے لئے ضروری ہے کہ میڈیا کا ارتقاء خود مختاری عوامی ذرائع کی صورت میں ہو۔

ہندوستان جیسے کثیر لسانی اور کثیر ثقافتی ملک میں نشریاتی پالیسی درحقیقت تعمیر وترقی اور معاشرتی

تہذیب کے نشو ونما کا حصہ ہو کر ہی پھل پھول سکتی ہے۔میک برائڈ کمیشن نے ابلاغی پالیسی کے مقاصد بیان کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی تھی کہ ان پالیسیوں کے ذریعے ثقافتی لین دین اور اطلاعات کی فراوانی پر پابندی عائد نہیں کرنا چاہیئے ۔ بلکہ ان کا مقصد کسی ایک معاشرے یا مختلف معاشروں میں موجود رکاوٹوں کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔عوامی نشریات کی پالیسیوں کا نمایاں مقصد موجودہ اطلاعاتی ڈھانچے میں تال میل پیدا کرنا ہوگا تا کہ تبادلہ خیال کے عمل کو عوامی ذرائع ترسیل کو جمہوری بنایا جا سکے۔

مارشل میکلوہان (Malohann) نامی الیکٹرانک مسیحا کے خیال نے کہ ''میڈیا یا تو گرم ہوتا ہے یا ٹھنڈا،ترسیل وابلاغ کی روح محض پیغامات واطلاعات نہیں ہیں''۔عوامی ذرائع ترسیل اور ابلاغ سے متعلق قائم شدہ تصورات میں ایک انقلاب برپا کردیا۔

میکلوہان کے خیال کے مطابق ایک پیغام کو نشر کرنے والا ایک خاص ذریعہ دوسرے ذریعے کے مقابلے میں کہیں زیادہ پراثر ثابت ہوتا ہے۔تیز اور گرم موضوعات کے لئے ذریعہ ترسیل کامیاب ثابت نہیں ہوسکتا،لیکن آج معاشرے کی تشکیل میں خیالات وتصورات سے کہیں زیادہ ان میکانکی ذرائع کا رول اہم ہوتا ہے۔جو خیالات وتصورات کی نشر واشاعت کو ممکن العمل بناتے ہیں یا'' ذرائع ترسیل،ترسیل سے زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

حال ہی میں کئی تحقیق کاروں نے میکلوہان کے نتائج وخیالات کو مسترد کرتے ہوئے ایک بار پھر پیغام رساں اور ذریعے کے تعامل کے ساتھ انفرادی ابلاغ کے عمل پر زور دیا ہے۔ترسیل وابلاغ کے عمل پر زور دیا ہے۔ترسیل وابلاغ کا کوئی ایک متعینہ اور آخری طریقہ کار نہیں ہوسکتا۔حالات کے مطابق ان میں تغیرات پیدا ہوتے رہتے ہیں جو ان کی کامیابی کی دلیل ہے،تا کہ بے خبر اور باخبر طبقوں میں مساوات قائم

کی جا سکے، بے خبر طبقات معاشی طور پر کمزور ہوتے ہیں، کسم جے سنگھ نے اپنے تحقیقی مقالے'' گاندھی اور ماؤ ابلاغ کے روپ میں۔ اصولوں اور رویوں کا تقابلی مطالعہ میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ گاندھی جی کا ابلاغی طریقہ کار جمہوری اور مقبول عام ثابت ہوا اور پورا ہندوستان سیاسی اور قومی بیداری کا ہی نہیں بلکہ پورے معاشرے اور ثقافت کے انقلاب کی علامت بن گیا۔

اردو میں انٹرنیٹ

آج کے دور کی ایک عظیم حیرت انگیز، مفید اور کارآمد ایجاد انٹرنیٹ ہے۔ جس نے فاصلوں کو سمیٹ کر معلومات کے انبار لگا دیئے ہیں۔ ایسی معلومات جن کو حاصل کرنا بے حد وقت طلب امر تھا۔ لیکن انٹرنیٹ کی بدولت یہ معلومات کم سے کم وقت میں با آسانی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ دورِ حاضر کے انسان اس معنی میں خوش نصیب ہیں کہ یہ سب چیزیں آسانی سے مل رہی ہیں۔ ڈیجیٹل لائبریریز، انسائیکلو پیڈیا، رسائل و اخبارات سب کچھ انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ ان سب کے علاوہ آن لائن لرنگ سائنس، سیاحتی اور بزنس گائیڈز شاپنگ و مارکیٹنگ رابطے صحت و تندرستی کی رہنمائی سے مزین ویب سائٹس نیز آن لائن پر طلبا و طالبات کو دنیا بھر میں موجود تعلیمی اقتصادی تہذیبی و ثقافتی اداروں سے رابطہ آسانی سے قائم کر سکتے ہیں۔ گویا انٹرنیٹ کی مدد سے کمپیوٹر کی اسکرین آج کے دور کا جیتا جاگتا جادو ہے جس کی مدد سے ہر طرح کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

انٹرنٹ دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔ انٹر اور نیٹ ورک جس کا مطلب متعدد نیٹ ورک کا ایک ساتھ جڑا ہونا۔ نیٹ ورک کو دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ایک جال سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جس جال میں دنیا کی ممکنہ تمام

وسعتیں سمٹی ہوئی ہیں۔اسی لئے اس ورلڈ وائڈ ویب کہا جاتا ہے۔سب سے پہلے امریکہ کے دفاعی شعبے نے انیسویں صدی کے چھٹے اور ساتویں دہے کے درمیان میں کمپیوٹر نیٹ ورکس پر ایک پروجیکٹ شروع کیا اپارنیٹ (Apanet) کے نام سے جانا گیا۔1970 کے بعد حکومتی ادارے، تحقیقی مراکز اور یونیورسٹیوں نے بھی اس نیٹ ورک کا استعمال کیا۔1993 تک اس کی ترقی نے انٹرنیٹ کا تصور بدل دیا اس کی ترقی کا عالم یہ ہے کہ اب یہ دنیا کے تمام گوشوں میں مختلف وسائل کا اہم ذریعہ ہے۔انٹرنیٹ کے ذرائع ابلاغ وترسیل کی غیر معمولی وسعت نے دنیا کو ایک چلتی پھرتی حقیقت بنا دیا ہے۔زمانۂ قدیم میں خط وکتابت کبوتروں کے ذریعہ کی جاتی تھی لوگوں کو خطوط ودستاویزات وغیرہ ان کی منزل تک پہنچانے کے لئے طرح طرح کی مشقتوں اور تدبیروں کا سہارا لینا پڑتا تھا۔لیکن اب ہزاروں میل کی مسافت کو انٹرنیٹ کے ذریعے طے کر سکتے ہیں اور صرف خط ہی نہیں خط پانے والے سے دوبدو گفتگو بھی کر سکتے ہیں رابطے اور معلومات کا اشتراک کرنا انٹرنیٹ کا سب سے بڑا کمال ہے۔اس ٹکنالوجی میں ای میل بھی سرفہرست ہے۔اس کے علاوہ بیک وقت فوٹوز ،ڈوکیومنٹ ،چاٹنگ اور فولڈرز وغیرہ کا باہم تبادلہ بھی ممکن ہے اب انٹرنیٹ سے تعلیم ،تدریس تفریح ،تجارت سب کچھ آسان ہوگیا ہے ورلڈ وائڈ ویب پر معلومات کا گہرا سمندر موجود ہے جسے آسانی Search Engine کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سوشل نیٹ ورکنگ میڈیا کا بڑا اہم رول انٹرنیٹ کی مقبولیت میں ہے۔فیس بک (Face Book)، یوٹیوب (You Tube) جیسے ویب سائٹس دنیا کے تمام افراد کو ایک معلوماتی اور اطلاعاتی پلیٹ فارم پر لا کھڑ کیا ہے نئی نسل اس کی اس قدر عادی ہوچکی ہے کہ اس کے بغیر رہنے کا تصور بھی ناممکن ہے۔اگرچہ اس کے گہرے منفی اثرات نئی نسل پر پڑ رہے ہیں لیکن اس کے مثبت اثرات سے انکار ممکن

نہیں۔

اردو زبان بھی اس جدید ٹکنالوجی سے ہم آہنگ ہوگئی ہے۔ انٹرنیٹ کے استعمال کے لئے کسی اور زبان کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے اردو یونی کوڈ کی بدولت چاٹنگ، براؤزنگ سب اردو زبان میں کر سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر اردو میں ڈیجیٹل لائبریری اور کئی اہم ادبی، تہذیبی، ثقافتی اور تعلیمی سائنس موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اردو صحافت کو انٹرنیٹ کے استعمال نے کافی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔ بیشتر اردو اخبارات انٹرنیٹ پر موجود ہیں اب بھی کئی اخبارات امیج فائل کی شکل میں شائع ہو رہے ہیں مگر زیادہ تر اخبارات یونی کوڈ میں شائع ہو رہے ہیں ان کے مواد کاغذی اخبار سے الگ ہوتے ہیں ایسے اخبار زیادہ اَپ ڈیٹ (Update) ہوتے ہیں کیونکہ کسی حادثے یا اطلاع کو فوراً شائع کر سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر تازہ ترین حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں اسی لئے لوگ انٹرنیٹ پر موجود اخبارات پڑھتے ہیں۔

فاصلاتی تعلیم و تدریس کے سلسلے میں بھی انٹرنیٹ کافی معاون ثابت ہو رہا ہے۔ اسباق کی تیاری، طلبہ تک اس کی رسائی اور طلبہ سے اس کے ردعمل کو اس ٹکنالوجی کی مدد سے جانا جا سکتا ہے اور طلباء کی ضرورتوں کو مدِنظر مواد تیار کیا جا سکتا ہے اس ٹکنالوجی کے ذریعے دور بیٹھے طلبہ سے براہ راست مخاطب ہو سکتے ہیں اور ان کے سوالات اور تاثرات کو بھی جان سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جہاں زندگی کے تمام شعبوں میں جدید ٹکنالوجی نے آسانیاں پیدا کی ہیں وہیں اس نے زبان وثقافت کے حوالے سے بھی نئے امکانات کو روشن کیا ہے اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اردو بھی جدید ٹکنالوجی سے پورے طور پر ہم آہنگ ہے۔ معلومات کا اہم ذریعہ ویکی پیڈیا ہے یہ بھی اردو میں۔ اس ویکی پیڈیا کی شروعات 2005ء میں ہوئی ویکی بکس ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں کتابیں یا مضامین شائع کرا سکتے ہیں اب تو اردو کے

مخصوص سائٹس ہیں جہاں صرف اردو کی کتابیں شائع ہورہی ہیں ۔کم ازکم ان لوگوں کے لئے جواتنی استطاعت نہیں رکھتے جواپنی کتابیں شائع کراسکیں وہ ان اردوسائٹس کے ذریعے اپنی اشاعت کا اہتمام کرسکتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس طرح کے پلیٹ فارم پر ایسے ہی ادیبوں کی کتابیں شائع ہورہی ہیں بلکہ یہاں تمام ممتاز شعراءادباء کی اہم کتابیں بڑی تعداد میں موجود ہیں۔

انٹرنیٹ کا نیا اسلوب

عہد حاضرتغیرات کا دور ہے ہرلمحہ زندگی میں نت نئی تبدیلیاں ٹکنالوجی کی بدولت آرہی ہیں جوآج کی دنیاایک عالمی گلوبل گاؤں میں تبدیل ہوچکا۔دورِحاضر کےٹکنالوجی کےمثبت اورمنفی اثرات دنیا کی زبانوں اورادب پربھی پڑے ہیں اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق آج دنیا بھرمیں بولی جانے والی ہزار زبانوں میں نصف کوشدید خطرات لاحق ہیں۔اس رپورٹ میں دنیا کے 5 ایسے علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں اقلیتی زبانیں شدید خطرات سے دوچار ہیں ۔ یہ حقیقت ہے کہ اقلیتی زبانوں کےختم ہوجانے سے نہ صرف ایک زبان ختم ہوتی ہے بلکہ اس زبان سے منسلک صدیوں کی تہذیب وثقافت،انسانی علوم اور تاریخ بھی صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہے۔کسی بھی قوم کی اقدارشناسی اوراطوار کے جائزے کے لئے زبان بہترین مددگار رہے۔ڈاکٹرخواجہ اکرام نے وائس آف امریکہ کےحوالے سے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ دنیا میں اس وقت چھ ہزار سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں جن میں سے لگ بھگ تین ہزاراس صدی کے اختتام تک صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گی۔

ماہرین لسانیات کے مطابق صرف شمالی وجنوبی امریکہ کی 800 میں سے 500 قدیم بولیاں اور

زبانیں یا تو فنا ہو چکی ہیں یا ان زبانوں کے بولنے اور لکھنے والوں کی تعداد برائے نام رہ گئی ہے۔ اگر ان زبانوں کو محفوظ رکھنے اور نوجوان نسل تک منتقل کرنے کی منظّم کوشش نہ کی گئیں تو یہ جلد ہی ماضی کا قصہ بن جائیں گی۔

زبان پر منڈلاتے خطرات کے پیش نظر ہندوستان کی حکومت بھی ایسی زبانوں کی اِن ڈینجر لینگو یج (In Danger Language) کے نام سے ایک فہرست بنائی اور انکے تحفظ کے لئے مناسب اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔ واقعی یہ ایک حقیقت ہے کیونکہ آج جس طرح دنیا سمٹ کے ایک گاؤں بنتی جارہی ہے وہیں انگریزی ایک عالمی زبان بننے کے سمت میں قدم بڑھارہی ہے تاہم دنیا کے کئی ممالک ایسے ہیں جو اپنی زبان کے استعمال کے معاملے میں بڑے محتاط ہیں اور وہ ہر جگہ اپنی زبان ہی استعمال کرتے ہیں جیسے فرانس، چین اور جاپان وغیرہ ان ممالک نے نئے تقاضوں کے پیش نظر اپنی زبانوں کو ٹکنالوجی سے ہم آہنگ کرلیا ہے۔ وہ زبان کے ساتھ اپنی تہذیب کے تحفظ کے لئے کوشاں ہیں جو ممالک ترقی یافتہ نہیں ہیں وہ مجبوراً غیر ملکی زبانوں کا استعمال کرتے ہیں اور اپنی مادری زبان کو روزمرہ اور گھریلو ضرورت کے لئے استعمال کرنے پر مجبور ہیں اور وہ عالمی نقشے پر بہت پیچھے نظر آتے ہیں۔

برصغیر کے ایک بڑے علاقے میں اردو زبان رابطے کی زبان ہے اور دنیا کے بیشتر ممالک میں اس کے بولنے اور سمجھنے والے موجود ہیں ظاہراً کوئی خطرہ نظر نہیں آرہا ہے مگر اس کے عروج اور فروغ پر ضرور سوالیہ نشان لگا ہوا ہے۔ حالانکہ دنیا میں بولی جانے والی دس بڑی زبانوں میں اس کا شمار ہے مگر اس زبان کے فروغ کے لئے ضروری ہے کہ اسے نئے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے اور نئی تبدیلیوں کا خیر مقدم کیا جائے۔ نئی ٹکنالوجی کے ساتھ اردو زبان نے جس سفر کا آغاز کیا ہے اس نے اردو اسلوب کو ایک نئی جہت عطا

کی ہے۔اردوادب میں پیرایہ اظہار کے رنگا رنگ انداز واسالیب ملتے ہیں۔مقفیٰ مسجع عبارت آرائی اور پر تکلف انداز بیان اردو کا اہم اسلوب رہا تو کبھی سہل و سلیس اور بے تکلف انداز نے اپنی جگہ بنائی۔پہلی جنگِ آزادی نے اردو کے پیرایہ اظہار کو اس لئے بہت زیادہ متاثر کیا کیونکہ اب زندگی کی اصل ترجمانی کو ادیبوں اور شاعروں نے اپنا منشور بنایا اسی لئے اس عہد سے اب تک اسلوب اور پیرایہ اظہار کا جائزہ نہیں معلوم ہوگا کہ براہ راست انداز بیان کو ترجیح دی گئی۔غالب کے خطوط کو بھی اسی عہد میں مقبولیت ملی کیونکہ مراسلے کو مکالمہ بنا دیا۔اب انٹرنیٹ بالخصوص بلاگ کی تحریروں نے اس سے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے اسے واقعی گفتگو کا انداز عطا کر دیا بلاگ کی تحریروں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ خط کی طرح محض دولوگوں کے درمیان گفتگو نہیں ہے بلکہ یہ ایک مذاکرے کی شکل رکھتا ہے جس گفتگو میں بیک وقت کئی لوگ شریک ہوسکتے ہیں اور اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ دنیا کے کسی بھی گوشے میں بیٹھے لوگ حصہ لے سکتے ہیں۔ بلاگ کی یہ تحریر خط کی تحریر سے ملتی جلتی ہے اس تحریر میں براہ راست گفتگو کے ساتھ سیدھے سادھے انداز میں اپنی رائے کے اظہار کا ایسا طریق کار ملتا ہے جس میں لکھنے والے کی توجہ خیال پر مرکوز رہتی ہے۔آنے والے دنوں میں یہ یہی اسلوب سب سے زیادہ مروج ہوگا۔

اطلاعاتی ٹکنالوجی میں انٹرنیٹ کی افادیت

انفارمیشن ٹکنالوجی کی دنیا جس تیزی سے سمٹ کر ایک Global village کی شکل اختیار کر گئی ہے اس کا اندازہ ہر صاحب علم کو ہے ۔انٹرنیٹ بھی اطلاعاتی ٹکنالوجی کی ترقی کا ایک حصہ ہے۔انٹرنیٹ کا استعمال کاروباری دنیا میں بڑھتا ہی جا رہا ہے جس سے عالمی پیمانے پر رسل ورسائل کا ایک نیا تانا بانا بن گیا ہے اور محدود پیمانے پر کام کرنے والے دنیا بھر کے تمام نیٹ ورک اس تانے بانے سے منسلک ہو گئے ہیں۔

کمپیوٹر کا محض ایک بٹن دبا کر آپ سمندر پار سے کسی بھی ملک سے یا دنیا کے کسی بھی گوشے سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔اب کسی شخص کی خدمات کسی کام کے لئے حاصل کرنے میں فاصلے حائل نہیں ہوتے۔ان تمام باتوں کا اثر ہماری زندگی کے اطوار پر بہت گہرا پڑ رہا ہے آج کا عالمی سماج اطلاعاتی سماج بن گیا ہے۔ اطلاعات کی ترسیل کے کسی بھی ذریعہ نے انٹرنیٹ سے زیادہ تیز رفتاری سے ترقی نہیں کی آج اس سے دنیا کے کروڑوں افراد جڑے ہوئے ہیں۔ ہر وہ شخص جس کے پاس کمپیوٹر ہے موڈیم اور ایک ٹیلی فون لائن ہے وہ چوبیس گھنٹے دنیا کے کمپیوٹروں سے رابطہ قائم کر کے ٹیلی بینک اور ٹیلی شاپ کی سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے مزید برآں دنیا بھر کے معلوماتی دفاتر سے منٹوں میں مطلوبہ معلومات حاصل کر سکتا ہے۔

آج کاروباری کمپنیاں دن بدن نئی ٹکنالوجی کے استعمال کی طرف دوڑ رہی ہیں۔کمپیوٹر کے استعمال کی طرف دوڑ رہی ہیں۔کمپیوٹر کے استعمال کی ابتدا میں اس کے بارے میں جو دعوے کئے گئے تھے وہ ایک ایک کر کے صحیح ثابت ہوتے جا رہے ہیں۔دفتری خودکاری کے نمونے آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔نیٹ ورک کا استعمال دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔الیکٹرک میل (برقی ڈاک) اب عام ہوتی جا رہی ہے۔ یہ کم خرچ ہے، کاغذ کے استعمال کی ضرورت نہیں ہے اور تیز رفتار بھی ہے۔ برقی ڈاک کے استعمال سے روایتی ڈاک خانوں، ٹیلی فون اور فیکس کی ضرورت بھی کم ہوتی جا رہی ہے۔ برقی ڈاک کی مدد سے صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ اعداد و شمار، رپورٹیں، سافٹ ویر وغیرہ کی ترسیل بھی کی جا سکتی ہے۔اب کمپیوٹر پروگرام منتقل کرنے کے لئے فلاپی ڈسک بھیجنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔اپنے اپنے مقام پر لوگ کمپیوٹر کی مدد سے ایک مشترکہ پروجیکٹ پر اس طرح کام کر سکتے ہیں۔گویا ایک جگہ بیٹھ کر کام کر رہے ہیں۔مثلاً یہ بات بالکل ممکن ہے کہ ہندوستان کا ایک مصنف اور امریکہ میں بیٹھا ہوا ایک مصنف مشترکہ طور

پر کتاب کا مواد تیار کریں اور روزانہ اپنے تیار شدہ مواد کا موازنہ دوسرے سے کرلیں۔ کتاب مکمل ہو جانے پر سارا مواد ایک جگہ کرلیں اور اشاعت کے لئے دے دیں ان تمام کاموں کے لئے انہیں صرف اپنے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھ کر کی بورڈ اور ماؤس چلانا ہوگا بلکہ اب تو سافٹ ویر اتنا ترقی کر چکا ہے کہ بورڈ کی ضرورت بھی کم ہوتی جارہی ہے۔ دفتری کاموں میں خود کاری (automation) کس قدر بڑھ چکی ہے اس کا اندازہ انفارمیشن ٹکنالوجی کے آلات کی فروخت کے اعداد و شمار میں ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ فروخت اسے کمپیوٹر کی رہی جو server کا کام کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دفتر میں لوکل ایریا نیٹ ورک (LAN) کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ سافٹ ویر کے شعبے میں تیار شدہ پروگرام یعنی Package کی فروخت میں کافی اضافہ ہوا ہے یہ تمام حالات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں دفتری خود کاری ترقی پر ہے بلکہ اب تو اس کا تصور ہی بدل رہا ہے ضروری نہیں کہ کارکن دفتر آ کر کام کریں۔ بلکہ جہاں کارکن موجود ہو وہیں دفتر بن جائیں گے۔ یعنی دفتری کام کارکن اپنی پسند کی جگہ سے انجام دے سکتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ انٹرنیٹ ہماری ہر قسم کی اطلاعاتی ضرورتوں کو نہایت تیز رفتاری اور خوبصورتی سے پورا کررہا ہے یہ ہماری اہم ضرورت بنتا جارہا ہے اور اس میں ترقی پذیر مما لک پیچھے نہیں ہیں۔

میرا اردو مسنجر (گفتگو پر مبنی رپورٹ)

اردو بھی دنیا کی ان چند زبانوں کی صف میں شامل ہوگئی ہے جن میں کمپیوٹر کے ذریعے براہ راست تحریری بات چیت کی جاسکتی ہے۔

اردو کی تاریخ میں یہ درخشاں باب پاکستان کے ایک نجی کمپیوٹر سافٹ ویر ادارہ ای میل نے رقم کی

ہے۔اس ادارے نے ''میرا اردو مسنجر'' کے نام سے ایک سافٹ ویر Instant Messenger بازار میں متعارف کروایا ہے جس کے ذریعے آپ انٹرنیٹ پر انگریزی کے ساتھ اردو رسم الخط میں بھی اپنے احباب سے براہ راست پیغام رسانی یا بات چیت (Chat) کر سکتے ہیں۔اس کے نام کا انگریزی مخفف MUM ہے۔

کے.ایم جیلانی نے بتایا ہے کہ اس سافٹ ویر کی تیاری میں ان کی بارہ رکنی ٹیم کو آٹھ ماہ لگے اور یہ کام یہیں ختم نہیں ہوا بلکہ وہ لوگ ہر قیاتی مترجم یا ''ڈیجیٹیل ٹرانسلٹر'' کی سہولت فراہم کرنے پر کام کرنے لگے۔

اس مترجم کی خوبی یہ ہے کہ اگر گفتگو کرنے والے انگریزی یا اردو میں سے کوئی ایک ہی زبان بہتر طور پر جانتے ہیں تو وہ دونوں اپنی اپنی بولی میں بات چیت کرسکیں گے اور یہ مترجم خود بخود اس تحریر کا ترجمہ کر کے آپ کی بات دوسرے شخص کیلئے قابل فہم بنادے گا۔یعنی اگر آپ کو انگریزی سمجھنے میں دشواری ہے تو اس مترجم کے پاس آپ کے مسئلے کا حل موجود ہوگا۔ٹائپنگ کے لئے عام کی بورڈ ہی استعمال ہوتا ہے اور پینٹیم (Pentium) معیار کے کسی بھی کمپیوٹر پر سے نصب کیا جاسکتا ہے۔اس کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس میں انگریزی،اردو،انگریزی لغت کی سہولت بھی موجود ہے۔اس کے علاوہ اس کے ذریعے اردو میں ای میل بھی بھیجی جاسکتی ہے۔

کمپیوٹر انٹرنیٹ اور زبان اردو

عصر حاضر میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ ایک بنیادی ضرورت اور ہماری زندگی کا جزو بن چکا ہے۔ پہلے

خطوط لکھے جاتے تھے اب اس کی جگہ ای میل نے لے لی ہے۔خط کے دور میں ای میل تک کا سفر انسان نے بہت جلد طے کرلیا۔ یہ سب کچھ جدید ٹیکنالوی کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی بدولت ہوا دوریاں مٹ گئیں فاصلے ختم ہو گئے ۔ اردو کمپیوٹر استعمال کرنے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں اردو سے متعلق اردو میں تعلیم و تحقیقی مواد بہم پہنچانے کا نام اردو کمپیوٹنگ ہے۔ برصغیر میں ٹائپ رائٹر کی آمد کے تھوڑے عرصے بعد ہی اردو ٹائپ رائٹر کا استعمال ہونے لگا لیکن ٹائپ رائٹر سے صرف نسخ رسم الخط ہی ممکن تھا۔اس دور میں ابوالکلام آزاد کی کچھ تصانیف کی کمپوزنگ رسم الخط نسخ میں ہوئی تھی۔

نستعلیق رسم الخط تکنیکی لحاظ سے تھوڑا پیچیدہ ہے کیونکہ اگر ہم مشین پر نستعلیق لکھنے کے حوالے سے بات کریں تو جیسے جیسے کسی لفظ میں حروف کا اضافہ ہوتا ہے ویسے ویسے پچھلے حروف نئے لکھے گئے حرف کے مطابق اپنی شکلیں اور جگہیں تبدیل کرتے ہیں۔نستعلیق کی ایسی پیچیدگیوں کی وجہ سے ماضی میں کئی لوگوں نے یہ کہا تھا کہ اردو کا معیاری رسم الخط فارسی والوں کے طرح نستعلیق سے نسخ کر دینا چاہیے اور بعض احباب نے تو یہاں تک مشورہ دیا تھاہ اردو کی ترقی کے لیے رومن یا دیوناگری رسم الخط کا استعمال کرنا چاہیے۔

کمپیوٹر کا دور شروع ہوتے ہی اردو والوں نے بھی کمپیوٹر کے ذریعے کتابت کرنے کی کھوج لگانی شروع کردی۔ 1980ء میں پاکستان کے ایک بڑے اشاعتی ادارے کے مالک مرزا جمیل احمد گروپس کے تعاون سے ایک نستعلیق نظام تیار کروایا جس کا انہوں نے اپنے والد مرزا نور احمد کے نام پر نوری نستعلیق کا نام دیا۔اسی نظام کی کچھ تختیاں وہ ہندوستان میں فرحان اشہر (مشہور افسانہ نگار جیلانی بانو اور ادیب انور معظم کے صاحبزادے) کے پاس چھوڑ آئے تھے۔انہوں نے راجیو شری واستو کے ساتھ مل کر اردو پیج کمپوزر یا صفحہ ساز نامی سافٹ ویر بنایا۔جس سے روز نامہ سیاست حیدر آباد نے کمپیوٹر کی چھپائی کا آغاز کیا۔ادارہ

سیاست کے تعاون کی وجہ سے فرحان نے اس سافٹ ویر کے نستعلیق فانٹ کا نام بھی سیاست کے بانی عابد علی خاں کے نام پر عابد رکھا۔ ہندوستان میں عرصے تک یہ سافٹ ویر استعمال کیا جاتا رہا۔ اور اب بھی حکومت ہند کے محکمہ انفارمیشن ٹکنالوجی میں اس کا نیا ورژن ناشر کے نام سے دستیاب ہے۔ 2000ء تک اردو کے کئی سافٹ ویئرز بنے ان میں جو معیاری سافٹ ویئر مثلاً ان پیج وغیرہ کی قیمت عام صارفین کے بس سے باہر تھی۔ ان پیج سافٹ وئیر کو Concept سافٹ ویئر (ہندوستان) نامی کمپنی نے کامران روھی کی کمپنی ملتی لنگل سولیوشنز ر (یو کے) کے تعاون سے بنایا تھا۔

شروع میں کمپیوٹر کی آپریٹنگ سسٹم میں چونکہ اردو کی سہولت نہیں تھی۔ اس لیے ایک نیا نظام تشکیل دیا گیا۔ ان سافٹ ویئرز میں لکھی ہوئی اردو تحریر صرف اسی سافٹ ویر میں ہی دیکھی جاسکتی تھی تب اگر کسی کو تحریر کسی دوسرے سافٹ ویئر یا انٹرنیٹ پر لے جانا پڑتی تو پہلے وہ تحریر کو تصویر میں منتقل کرنا پڑتا تھا اور پھر اس تصویر کو اپنی مطلوبہ جگہ پر لے جاتے۔ اس دشواری پر قابو پانے کے لیے ایک نیا نظام بنایا گیا جیسے Unicode کہتے ہیں۔

ونڈوز کے پرانے ورژن میں ہی یونیکوڈ نظام شامل کر دیا گیا لیکن اردو کے حوالے سے یونیکوڈ نظام کو مکمل طور پر ونڈوز ایکس پی میں شامل کیا گیا اس سہولت کے شامل ہونے سے کسی خاص اردو سافٹ ویئر کی ضرورت باقی نہ رہی اور اردو بھی آسانی سے ٹائپ کی جانے لگی اردو حروف بھی آسانی سے کمپوز کئے جانے لگے۔

ای میل E-Mail

ای میل دراصل کسی کمپیوٹر نیٹ ورک پر ڈاک خدمات کی ہی ایک شکل ہے۔ جب کئی کمپیوٹر ایک نیٹ ورک کے ذریعہ آپس میں جڑ جاتے ہیں تو ایسی حالت میں ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر تک اطلاعات کی آمدورفت ہوسکتی ہے۔اس خدمات کو میل کہا جاتا ہے۔کسی نیٹ ورک میں ایک مشین سے دوسرے مشین کو اطلاع بھیجی جاتی ہے۔

الیکٹرانک میل ایک نئی کمیونیکشن میڈیم ہے جس کے اپنے امتیازات وفوائد ہیں یہ لکھے جانے والے خطوط کی نسبت زیادہ تیز اور سستا ہے۔ یہ دورحاضر کی مراسلہ نگاری کی جدید ترین شکل ہے۔مراسلت اب برقی خط و کتابت میں تبدیل ہوگئی ہے۔اب ہفتوں ڈاک کا انتظار کرنے کا دور ختم ہوگیا اور نہ ہی ڈاک کھونے کا خوف رہا کیونکہ اگر مرسل (Sender) نے میل کردیا ہے تو یہ بھی معلوم کیا جاسکتا ہے کہ مرسل الیہ (Recipient) تک میل پہنچ چکا ہے۔

کسی زمانے میں لوگ خط کا مضمون بھانپ لیتے تھے لفافہ دیکھ کر اب صورت حال بدل گئی ہے۔ بند لفافہ مراسلے ماضی کی روایات کا حصہ ہوتے جارہے ہیں۔اب لفافے کی ضرورت نہیں رہی برقی عہد میں لفافہ دیکھ کر مضمون بھانپ لینے کا تصور بھی محو ہوتا جارہا ہے۔

دورحاضر کی برق رفتار زندگی کا استعارہ دراصل ای میل ہے۔ ویسے زندگی سے بھرپور خطوط لکھ کر غالب نے اپنے عہد میں آداب و القاب اور عبارت آرائی سے مراسلہ کو مکالمہ بنانے کی عملی کوشش کی۔مکتوب کو نصف ملاقات کا حاصل بنایا تاہم آج کے عہد میں برقی مکتوب کے پہلو بہ پہلو دوسری معاون تکنیک (ویب کیمرہ اور ٹیلی فون) نے ملاقات کو حقیقت سے قریب تر کردیا ہے۔تکنیک کی اس کلیت نے

ہجر کی کلی تردید کر کے محض وصال کے تصور کو پائدار کیا ہے اور یہ سبھی کچھ آج تک تکنیکی ترقی کا فیضان ہے۔ بہر حال یہ برقی ڈاک دور حاضر کی ایک غیر معمولی ایجاد ہے۔ جس کی وجہ سے خط و کتاب میں بہت آسانی ہوگئی ہے۔

آن لائن میڈیا کا تصور اور اردو

الیکٹرانک میڈیا میں ایک بڑا میڈیم کمپیوٹر اور انٹرنیٹ ہے۔ یہ ایسا میڈیم ہے جو گلوبل ویلج کے تصور کو بدل کر اسکرین کی شکل میں پیش کر رہا ہے۔ کمپیوٹر میں استعمال ہونے والی انسانی چیزیں بھی بہت چھوٹی چھوٹی ہیں۔ ایک چھوٹے سے پین ڈرائیو یا ہارڈ دسک میں ہزاروں کتابیں محفوظ کی جاسکتی ہیں۔ ترقی کی یہ صورت اور یہ ایجاد عجوبہ روزگار سے کم نہیں ہے۔ انٹرنیٹ حاضر کی ایک عظیم، حیرت انگیز، مفید اور کار آمد ایجاد ہے، جس نے اگر ایک طرف فاصلوں کو کم کر دیا ہے تو دوسری طرف معلومات کا انبار لگا دیا ہے۔ گھر بیٹھے آسانی سے دنیا بھر کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں ایسی معلومات بھی جس کے حصول کے لئے ہزار ہا دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کئی دور دراز ممالک کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ لیکن یہ سب چیزیں آج با آسانی مل رہی ہیں۔ دنیا بھر کی ڈیجیٹل لائبریریز، انسائیکلو پیڈیا، اخبارات و رسائل، ویب سائٹس بلاگز اور کتب سب کچھ یہاں موجود ہیں۔ بلکہ اس سے بھی آسان تر صورت یہ نکل کر سامنے آئی ہے کہ بہت سی چیزیں آن لائن موجود ہیں۔ آن لائن لرنگ سائنس آن لائن سیاحتی امداد اور آن لائن شاپنگ، آن لائن بزنس گائیڈ کے علاوہ صحت و تندرستی کی رہنمائی سے مزین ویب سائٹ امتحانات کے نتائج تعلیمی اداروں کے داخلہ فارم ،حکومتی اداروں سے امداد کے لئے آن لائن فارم بھرنے کی سہولت دنیا میں موجود تعلیمی، اقتصادی، تہذیبی و ثقافتی روابطہ اور دیگر تمام ممکنہ معلومات آج آن لائن موجود ہیں۔ بہت سے ایسے فری سائٹس بھی موجود ہیں

جن کے ذریعے آپس میں گفتگو کر سکتے ہیں گویا انٹرنیٹ کی مدد سے کمپیوٹر کی اسکرین آج کے دور کا جیتا جاگتا جادو ہے۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جہاں سے آپ ہر طرح کے علم وفن اور تفریح کے اسباب و مواد حاصل کر سکتے ہیں۔

انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کی ہمہ جہت افادیت کے پیش نظر اگر اردو کے حوالے سے انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کی طرف دیکھتے ہیں تو انٹرنیٹ پر جہاں دنیا کے تمام علوم وفنون سے متعلق مواد بڑی مقدار اور اعلیٰ معیار میں موجود ہیں وہاں اردو زبان وادب کے حوالے سے ویب سائٹس کی تعداد اور معیار بہت حوصلہ افزا نہیں ہیں ۔یہ لمحہ فکر ہے کیونکہ تیز رفتار ترقی کے اس عہد میں اگر ہم نے اپنے ادب اور اپنی زبان کو اس ٹکنالوجی سے ہم آہنگ نہیں کیا تو ترقی کے اس دور میں ہماری زبان، ادب اور تہذیب سب پیچھے رہ جائیں گی۔ کیونکہ عہد حاضر میں ترقی اور تیزی اسی سے منسوب ہے۔

جدید ٹکنالوجی بالخصوص کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ترقی نے ابتداء میں یہ تاثر دیا تھا کہ اس سے زبان و ادب کے قارئین کم ہوں گے، اس سے عالمی رابطے اور کمپیوٹر کی زبان کے علاوہ دیگر زبانیں اپنے دائرے میں سمٹی چلی جائیں گی۔مگر شکر ہے کہ ایسا نہ ہوا بلکہ سائبر اسپیس نے زبان وادب کی ترقی کے نئے امکانات کو روشن کیا اور تیز رفتار ترقی کی راہیں ہموار کیں۔

آج کمپیوٹر کی زبان نہ صرف انگلش ہے بلکہ دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کے پاس بھی یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ کمپیوٹر اور سائبر کی زبان بن سکتی ہیں۔جن ممالک نے انگریزی کے بجائے اپنی زبان کو کمپیوٹر سے ہم آہنگ کیا ہے وہ زبانیں تمام تر خدشات کو غلط ٹھہراتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں اور جو زبانیں اب تک اس سے ہم آہنگ نہیں ہوسکیں وہ مقابلتاً پیچھے ہیں۔اس لئے ضرورت ہے کہ اپنی تہذیب و ثقافت

کی بقا کے لئے جدید ٹکنالوجی سے زبان کو ہم آہنگ کیا جائے۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ ہماری اردو زبان بھی اس لائق ہو چکی ہے کہ وہ جدید ٹکنالوجی سے ہم آہنگ ہو سکے۔اس نے بھی خود کو کمپیوٹر کی زبان بنالیا ہے اب آپ کو انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے استعمال کے لئے کسی اور زبان کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔اردو کے بیشتر اخبارات انٹرنیٹ پر موجود ہیں، کئی اخبارات تو ابھی بھی امیج فائل کی شکل میں انٹرنیٹ پر شائع ہو رہے ہیں، مگر زیادہ تر اخبارات یونی کوڈ میں شائع ہو رہے ہیں۔ان کے مواد بھی طبع شدہ کاغذی اخبار سے الگ ہوتے ہیں۔ایسے اخبار زیادہ اپ ڈیٹیڈ ہوتے ہیں کیونکہ کسی واقعے یا حادثے یا اطلاع کو وہ فوراً شائع کر سکتے ہیں۔اسی لئے انٹرنیٹ پر موجود اخبارات کو لوگ زیادہ پڑھتے ہیں کیونکہ یہاں تازہ ترین حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ فاصلاتی تعلیم و تدریس کے سلسلے میں بھی کافی معاون ثابت ہو رہا ہے۔اسباق کی تیاری، طلبہ تک اس کی رسائی اور طلبہ سے اس ردعمل کو اس ٹکنالوجی کی مدد سے جانا جا سکتا ہے اور ان کی ضرورت اور تقاضے کے مدنظر تدریسی مواد تیار کیا جا سکتا ہے۔اسی ٹکنالوجی کے سبب یہ بھی ممکن ہو سکا ہے کہ دور بیٹھے طلبہ سے براہ راست مخاطب ہو سکتے ہیں اور ان کے سوالات اور تاثرات کو بھی جان سکتے ہیں مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جدید ٹکنالوجی نے جہاں زندگی کے تمام شعبوں میں آسانیاں پیدا کی ہیں وہیں اس نے زبان وثقافت کے حوالے سے بھی نئے امکانات کو روشن کیا ہے اور خوشی کی یہ بات ہے اردو بھی جدید ٹکنالوجی سے ہم آہنگ ہوگئی ہے آپ اپنے پورے کمپیوٹر کو اردو میں منتقل کر سکتے ہیں۔ای میل، چیٹنگ، براؤزنگ سب اردو زبان میں کر سکتے ہیں اردو یونی کوڈ کی ایجاد نے یہ ممکن کر دیکھایا ہے۔اب آپ گوگل یا کسی بھی سرچ انجن میں جا کر اردو میں ٹائپ کریں اور اردو میں جوابات حاصل کریں۔یہ سب ممکن ہے لیکن

ابھی بھی بہت سے لوگ ہیں جو اس کی واقفیت نہیں رکھتے۔اسی لئے اردو میں ابھی اس کا رواج بہت کم ہے حالانکہ تمام تر سہولیات موجود ہیں۔عدم واقفیت کے سبب ہم اپنی زبان میں انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کا استعمال نہیں کر پا رہے ہیں حالانکہ اس کے لئے کسی اضافی سوفٹ ویر کی ضرورت نہیں تمام چیزیں انٹرنیٹ پر مفت میں دستیاب ہیں۔صرف چند گھنٹوں میں کمپیوٹر پر اردو کا استعمال سیکھ سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر اردو میں ڈیجیٹل لائبریری اور کئی اہم ادبی، تہذیبی ثقافتی اور تعلیمی سائٹس موجود ہیں اس کے علاوہ آج کی اردو صحافت کو انٹرنیٹ کے استعمال نے کافی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔زبان کی ترویج وترقی کے لئے سائبر اسپیس کے استعمال کی جہاں تک بات ہے تو یہاں وسائل بے شمار ہیں اور طریقے بھی ہزار ہا ہیں۔آڈیو ویڈیو اور ڈیجیٹل تکنیک کی مدد سے ہم ان مسائل پر بھی قابو پاسکتے۔اس وسیلے کو اردو ادب کے حوالے سے جو کام اب تک کئے گئے یا جو کچھ سائبر اسپیس میں موجود ہیں وہ تشفی بخش ضرور ہیں مگر یہ ناکافی ہیں اس میں مزید وسعت کی ضرورت ہے۔اردو ادب کی ڈیجیٹل لائبریری، سیاسی، ادبی وتہذیبی رسالے، اخبارات اور کتابوں کے مختلف سائٹس موجود ہیں مگر ان میں موضوعاتی سائٹس کی بے انتہا کمی ہے۔

بلاگ نگاری

برقی مکتوب نویسی کی ترقی یافتہ شکل ہے۔الیکٹرانک میل کے حدود متعین ہیں یہ محض دو افراد کے مابین خط وکتابت کا میڈیم ہے۔مخصوص پاس ورڈ کی بنا پر یہ غیر شراکت درانہ تحریر ہے۔جس کا حق مرسل اور مرسل الیہ کے پاس محفوظ ہوتا ہے، اس لیے اس کا کینوس بھی محدود ہے۔ بلاگ نگاری غالباً ای میل سسٹم کے بطن سے نکلی ہے اور وسیع دائرہ کار اور معنویت کی حامل ہے۔خدوخال، فنی اور صنفی خوبیاں بھی تقریباً مکتوب

سی ہیں۔ جہاں دنیا بھر میں بیٹھے لوگ متعین موضوع پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی باتوں کی تائید کرتے ہیں۔ اختلاف رائے کی صورت میں اس کا اظہار کرتے ہیں اور اپنی حمایت میں رائے پیش کرتے ہیں۔ دور جدید کے اس مذاکراتی فورم کو Blogging سے تعبیر کیا ہے اس کی وضاحت وکی پیڈیا میں یوں کی گئی ہے۔

''بلاگ ایک مباحثاتی یا معلوماتی سائٹ ہے جو World Wide Web پر شائع ہوتا ہے، اس کی مشمولات وہ مراسلاتی آرا ہیں جو دنیا بھر کے قارئین کسی مخصوص بحث یا موضوع سے اتفاق یا عدم اتفاق کی صورت میں ظاہر کرتے ہیں۔''

یہ مراسلاتی آرا کمپیوٹر اسکرین پر تاریخی ترتیب سے ظاہر ہوتی ہیں یعنی تازہ تریں (Post) ترتیب میں سب سے پہلا ہوگا۔ 2009ء تک بلاگ صرف فرد واحد کے کام تک محدود تھا۔ بسا اوقات اس میں ایک سے زائد لوگ بھی شریک ہوجاتے تھے اور بیشتر ان کے موضوعات متعین ہوتے تھے۔ حالیہ دنوں میں اس تصور نے MABS(Multi Author Blogs) کی جانب پیش رفت کی، جس میں مصنفین کی بڑی اکثریت نے حصہ لینا شروع کیا حاصل شدہ نتائج، خیالات اور بیش قیمتی آرا سے غیر ضروری مواد کو نکال کر اسے کتابی، ای کتابی شکل میں محفوظ کرنے کا سلسلہ چل نکلا۔ اخبارات ورسائل، جامعات فلاحی اور رفائی ادارے اور دوسرے شعبے زندگی سے لوگوں نے اس میں اس قدر شرکت کی کہ اب برقی شاہراہ پر blog traffic کا مسئلہ پیدا ہونا شروع ہوگیا ہے۔ Twitter اور دوسرے Microblogging نظام نے MABS اور یک مصنفی بلاگ(Single Author Blogs) کو سماجی میڈیا فورم بنانے میں بڑی مدد بہم پہنچائی ہے۔

بیسویں صدی کی آخری دہائی میں بلاگ کی ترقی اور اس کی مقبولیت نے Web Publishing

tools کے تصور کو بڑھاوا دیا جس کی بدولت وہ لوگ بھی مذاکرہ نگاری اور مباحثہ نگاری کا حصہ بنے جو کمپیوٹر تکنیک سے ناواقف (Non Technical) تھے۔ جب کہ اس سے قبل مراسلہ کو مذاکراتی فورم میں شامل کرنے کے لیے اور جیسی کمپیوٹر تکنیک کی جانکاری ضروری خیال کی جاتی تھی۔

بلاگ متنوع مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ ہے بہت سے بلاگرز کسی خاص مضمون پر تبصرے مہیا کراتے ہیں۔ بعض بلاگ کسی مخصوص فرد یا کمپنی کی آن لائن تشہیر کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ ایک عمدہ بلاگ عبارت، متن، تصاویر، گراف، ایک بلاگ سے دوسرے بلاگ میں لنکس، ویب پیج اور اپنے موضوع سے ہم آہنگ دوسرے صحافتی مواد کا حامل ہوتا ہے۔ بہت سارے بلاگرز کی مقبولیت قارئین کے قیمتی خیالات کی مرہون منت ہوتی ہے۔

بیشتر بلاگ عبارت پر مبنی ہوتے ہیں جب کہ بعض آرٹ بلاگ تصاویر، ویڈیو پر بعض موسیقی اور آڈیو پر مبنی ہوتے ہیں۔ مائکرو بلاگنگ قدرے دوسری نوعیت کے بلاگز ہیں جن میں مختصر ترین کی ہی گنجائش ہوتی ہے۔ بلاگ کے اسی افادی پہلو کے پیش نظر درس وتدریس کی دنیا میں اسے راہنما ماخذ کی حیثیت حاصل ہے اور انہی سے موسوم کیا جاتا ہے۔

بلاگ پلس ڈاٹ کام کی 16 فروری 2011 کے سروے رپورٹ کے مطابق اس وقت پوری دنیا میں دستیاب پبلک بلاگ کی تعداد 156 ملین ہے 13 اکتوبر 2012 کی رپورٹ کے مطابق یہ تعداد 77 ملین تک پہنچ گئی ہے۔ آج عالمی پیمانے پر دستیاب 56.6 ملین بلاگرز کی نشاندہی کی گئی ہے۔

World Wide Web

یہ انٹرنیٹ پر استعمال ہونے والی مشہور اور عام سروس ہے جو www کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ یہ تمام ویب سائٹس کا مجموعہ ہے جس میں دس کروڑ (Billions) اوراق ہیں۔ یہ لاکھوں موضوعات پر محیط ہیں۔ یہ ایک اہم ویب سروس Web Servies ہے۔

اس کے ذریعے مختلف فائلوں اور انٹرنیٹ کے دوسرے ذرائع تک رسائی ہوتی ہے۔ ورلڈ وائیڈ ویب کے قوانین کو HTTP یعنی ہائپر ٹیکسٹ ٹرانسفر پروٹوکول کا نام دیا گیا ہے۔ HTTP اصل میں یورپین پارٹیکل فزکس لیباٹری جینوا میں تیار کی گئی اور اس کا مقصد تکنیکی اطلاعات کو انٹرنیٹ کے ذریعے ایک دوسری جگہ پہنچانا تھا۔ WWW نے اس قدر مقبولیت حاصل کر لی ہے کہ ہر مواد کو بہ آسانی ایک جگہ سے دوسرے تک منتقل کرتا ہے۔

ویب نے انٹرنیٹ کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ ویب بھی انٹرنیٹ کی وسیع اطلاعات کو خوبصورت انٹرفیس فراہم کرتی ہے۔ ویب دراصل انٹرنیٹ سے علاحدہ نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کچھ فرق ہے۔ بس یہ پہلے سے موجود چیزوں کے لیے انٹرفیس ہے۔

تیسرا باب

اردو کے اہم ویب سائٹس

اردو پوائنٹ Urdu point.com

اردو کے مشہور اور مقبول ویب پورٹل ''اردو پوائنٹ'' کا باقاعدہ آغاز 14 اگست 2000ء میں ہوا۔ اس سے قبل اس کی شروعات 1998ء میں 'اردو کارڈ' کے نام سے ہوئی۔ جس میں تہنیتی پیغامات بھیجے جاتے تھے۔ قارئین کی فرمائش پر شاعری کا اضافہ کیا گیا۔ آغاز میں اردو پوائنٹ پر بارہ حصے (Sections) تھے اور یہ ویب سائٹ سادہ طریقے سے اپ ڈیٹ ہوتی تھی سادہ HTML (Hyper Text Markup Language) صفحات کے ساتھ اس سائٹ کو کئی سال چلایا جاتا رہا ہے۔ اردو پوائنٹ کے خالق مشہور و معروف ویب ڈیزائنر علی چودھری ہیں۔ یہی اس وقت اردو پوائنٹ کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ اردو پوائنٹ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی اردو ویب سائٹ تسلیم کی جاتی ہے۔ یہ اردو کے فروغ کی پہچان بھی ہے۔ یہ بات بلا کسی شک وشبہ کے کہی جاسکتی ہے کہ اردو زبان کی ترویج وترقی میں اردو پوائنٹ کا اہم حصہ ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں لوگ اردو پوائنٹ کو استعمال کرتے ہیں۔ اردو پوائنٹ نے اردو ادب اور صحافت میں ایک نمایاں مقام حاصل کرلیا ہے۔ انٹرنیٹ پر جتنے اخبار پیش کئے جاتے ہیں ان میں اردو پوائنٹ کئی اعتبار سے اہم ہے۔ اردو پوائنٹ نے روز ازل سے اپنی خبروں، مضامین، کالم اور اداریوں میں اپنی انفرادیت برقرار رکھی ہے۔ اردو پوائنٹ نے اپنا کام نہایت ذمہ داری سے سرانجام دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آن لائن پر دیگر اخبارات کی موجودگی کے باوجود اردو پوائنٹ پاکستانی صحافت میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اردو پوائنٹ نے کامیابی کی منزلیں طے کی ہیں اردو پوائنٹ کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اسے نئے اور پرانے

ادیبوں اور شاعروں کی حمایت حاصل رہی ہے۔اس نے تخلیق کاروں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔اس ویب سائٹ پر متنوع کالم موجود ہیں مثلاً اخبار، پاکستان،شاعری ادب مزاح خواتین ، پکوان،شوبز،آپکا دن، کھیل،اسلام،صحت، کتابیں اور ٹیکنالوجی۔

اردو کے لیجنڈ شعراء ہے جس میں امیر خسرو سے لے کر احمد فراز تک 38 کلاسکی ،ترقی پسند اردو جدید شعراء کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کا کلام شامل کیا گیا ہے۔ان شعراء میں ولؔی،میرؔ،سوداؔ،میر انیسؔ، غالبؔ ،ذوق ، داغؔ ،اقبالؔ، جوشؔ ،فراقؔ،منیر نیازیؔ، ناصر کاظمی کے ساتھ ساتھ حسیب ضالب، بشیر بدر، گلزار، وغیرہ، کا کلام بھی شامل ہے۔ایک بات جو کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ امیر خسرو سے منسوب ہندی کلام کو بھی شامل کرلیا گیا ہے۔ یہ بات پورے وثوق سے کہنا مشکل ہے کہ ان گیتوں اور دوہوں کے خالق امیر خسرو ہی ہیں۔میر انیس کے مرثیوں کے بند دئے گئے ہیں ان کی غزلیں بھی ہیں جوش کی نظمیں اور غزلیں دی گئ ہیں۔

ن م راشد کی سات نظمیں زندگی سے ڈرتے ہو، زمانہ خدا ہے۔تعارفِ رقص کونسی الجھن کو سلجھاتے ہیں ہم حسن کوزہ گر، اور ابولہب کی شادی۔

غالبؔ کی غزلوں کا جو انتخاب دیا گیا ہے ان میں سے چند غزلوں کے مطلع ملاحظہ کیجئے۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا

اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

وہ فراق اور وہ وصال کہاں

وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں

تو دوست کسی کا بھی ستمگر نہ ہوا تھا
اوروں پہ ہے وہ ظلم کو مجھ پر نہ ہوا تھا

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگیئں
خاک میں کیا صورتیں تھیں کہ پنہاں ہوگئیں

نکتہ چین ہے غم دل اس کو ستائے نہ بنے
کیا بنے بات جہاں بنائے نہ بنے

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کوہونے نے، نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

میں انہیں چھیڑوں اور کچھ نہ کہیں
نکلے جو مے پیئے ہوتے

میرؔ

اس کے ایفائے عہد تک نہ جیے
عمر نے ہم سے بے وفائی کی

عمر بھر ہم رہے شرابی سے
دلِ پُر خوں کی اک گلابی سے

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا

تھا مستعار حسن سے اس کا جو نور تھا
خورشید میں بھی اس ہی کا ذرہ ظہور تھا

تابہ مقدور انتظار کیا
دل نے اب زور بے قرار کیا

سبز انِ تازہ رو کی جہاں جلوہ گاہ تھی
اب دیکھے تو واں نہیں سایہ درخت ہوگیا

سب پہ جس بار نے گرانی کی
اس کو یہ ناتواں اٹھا لایا

رہی نہ گفتہ مرے دل میں داستاں میری
نہ اس دیار میں سمجھا کوئی زباں میری

رفتگاں میں جہاں کے ہم بھی ہیں
ساتھ اس کارواں کے ہم بھی ہیں

نکتہ مشتاق و یار ہے اپنا
شاعری تو شعار ہے اپنا

منہ تکا ہی کرے ہے جس تس ِ کا
حیرتی ہے یہ آئینہ کس کا
میؔر دریا ہے سنے شعر زبانی اس کی
اللہ اللہ رے طبیعت کی روانی اس کی

میؔر کی 69 غزلیں دی گئی ہیں اوران کے کلام کا انتخاب بھی دیا گیا ہے۔ پروین شاکراورعرفان صدیقی جیسے شعراء شامل ہیں لیکن اس فہرست میں بعض ایسے شعراء کو بھی جگہ دی گئی ہے جن کو ادب میں کوئی خاص مقام حاصل نہیں ہے اوران کی شمولیت کھٹکتی ہے جیسے نذیر قیصر، محبوب خزاں غلام محمد قاصر وغیرہ۔ اقباؔل کا نام حروف تہجی ''ا'' کے تحت آنا چاہئے تھا مگر کسی وجہ سے علامہ اقباؔل لکھ کر ''ع'' کے تحت اقباؔل کا کلام شامل کیا گیا ہے۔ آتش کے ساتھ ناسخ اور مصحفی کے ساتھ انشا کو نہیں شامل کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی، صرف یہی نہیں ایک کالم میں نئی شاعری کے تحت کل 500 شعراء کا کلام ملتا ہے ان میں عامر سہل، رانا عامر، جمال احسانی، رانا احمد، کبیر اطہر، عزیز نبیل، آشفتہ چنگیزی، فوزیا بھٹی، عزیز فیصل جیسے نئے شعراء بھی ہیں۔

پسندیدہ شعراء میں عوام کی پسند کے اعتبار سے شعراء کا کلام اوران کو حاصل ہونے والے ووٹ بھی شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں نعتیں بھی ہیں غزلیں بھی ہیں، نظمیں بھی ہیں۔ جیسے تابش کمال کی ایک نظم ''تاکید'' ہے۔

اسے کہنا

اگر آئے تو ساتھ اپنے

کوئی جگنو کوئی تارہ بھی لے آئے

کہ میرا دل

میرے گھر کی طرح

تاریک رہتا ہے

اس نظم کو 5675 ووٹ حاصل ہوئے ہیں تابش کمال کی نعت کے چند شعر دیکھئے۔

مری ذات بھی، مری بات بھی مری شاعری ترے نام سے

میں تھا اپنے آپ سے بیخبر ملی آگہی ترے نام سے

یہاں اس نعتیہ کلام سے چند اشعار پیش کئے جا رہے ہیں۔

حالیؔ

وہ نبیوں میں رحمت پانے والا

مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

احمد رضاؔ خان

ان کے مہک نے دل کی غنچے کھلا دیئے ہیں

جس راہ چل دئے ہیں، کوچے بسا دیئے ہیں

ڈاکٹر آفتاب نقوی

تو اوجِ رسالت ہے، شہِ خیر امم ہے

تو وہ ہے کہ زیبا جسے برجاہ و چشم ہے

امجد اسلام امجدؔ

میرے احساس کے دریا میں روانی تجھ سے

اے گلِ جاں مرے ہونے کی نشانی تجھ سے

ازبر درانیؔ

جوفردوس تصور ہیں وہ منظر یاد آتے ہیں

مدینے کی گلی کوچے برابر یاد آتے ہیں

اقبال عظیمؔ

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں

خود انہی کو پکاریں گے ہم دور سے راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

امیر مینائیؔ

خلق کے سرور، شافع محشر ﷺ

مرسل داور ، خاص پیمبر ﷺ

بہزاد لکھنوی

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے ، قلب تراں کی تسکین وہیں رہ گئیں

دل وہیں رہ گیا جاں وہیں رہ گئی خم اسی در پہ انہی جبیں رہ گئی

امجد حیدر آبادی

کس بات کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں ، عقبیٰ تری گلی میں

شعراء کی ترتیب حروفِ تہجی کے لحاظ سے دی گئی ہے پڑھنے والوں کو اپنے پسند کے شاعر کے انتخاب میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔

مزاح نگاروں میں مشتاق احمد یوسفی، ابن انشاء، امتیاز علی تاج، بابر حسین، شفیق الرحمٰن، پطرس بخاری ، کنھیا لال کپور، کرن محمد خان، مجید لاہوری، یونس بٹ وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

مزاحیہ کلام کے تحت مضامین، لطیفے اور شعراء کا مزاحیہ کلام پیش کیا گیا ہے اور مختلف کل عنوانات پر مضامین موجود ہیں۔اور مختلف موضوعات جیسے آنکھیں، چراغ، چہرہ، محبت، دل خواب، وفا، یاد، آئینہ۔

جاناہے جب سے دل کو ہے دھڑکا لگا ہوا
میں چھوڑ جاؤں گا یہ تماشا لگا ہوا
یا ں عیش کے پردے میں چھپی دل شکنی ہے
ہر بزم طرب ،جوں مشرہ، برہم زدنی ہے

ادب

ادب کے تحت درج ذیل مضامین شامل ہیں۔

محمد عاصم بٹ کے مضامین

گگیلمو مارکونی، موہن داس گاندھی، سینٹ آگسٹائن، ملکہ ازیبلا اول، شی ہوانگ تی، چارلس ڈراون نپولین بونا پارٹ سکندر اعظم، سگمنڈ فرائیڈ، چنگیز خان، مرشد اقبال مولانا روم، انور سندید کا مضمون

شاعرعوام حبیب جالب کی والدہ کی کہانی۔

شاہد ماکلی

(ایڈیٹر اردو پوائنٹ شعرو ادب) کا ایک مضمون کبیر کا پہلا شعری مجموعے (شاہد ماکلی) ان کا ایک نوبل انعام یافتہ ادیب اور شاعر کا شاہد فہرست (1901-2008) ہے۔ دبستان بیاض کا نعتیہ مشاعرہ کے عنوان سے ماہنامہ، بیاض اور دبستان بیاض کے ماہانہ مشاعروں کی سرگزشت بیان کی گئی ہے اور شعراء کا منتخب کلام پیش کیا گیا ہے۔

سراج اورنگ آبادی پر ان کا ایک طویل مضمون بھی شامل ہے جس میں سراج اورنگ آبادی کی حالاتِ زندگی اور ان کے فن کا جائزہ لیا گیا ہے اور ساتھ ہی ان کا منتخب کلام پیش کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند اشعار ملاحظہ کیجئے

خبر تجر عشق سن ، نہ جنوں رہا نہ پری رہی
نہ تو رہا، نہ تو میں رہا، جو رہی سو بے خبری رہی

میں سمجھتا تھا کہ اس یار کا ہے نام و نشاں
یارے نام و نشاں تھا مجھے معلوم نہ تھا۔

مرا دل ہے فانوس حیرت سراؔج
کسی شمع رو کا خیالی ہوا

ہجر کی رات میں شمار نہیں

اے سراجؔ اشک کی قطاروں کا

ہر کسی کو گزرِ عشق میں آنا مشکل

راہ سیدھی ہے مگر راہ کو پانا مشکل

خواجہ شجاع عباس جو کہ ریسرچ اکاڈمی اسلام آباد کے وائس چیرمین اور محقق ہیں ان کا مضمون ایک طویل ''اردو کا مقدمہ'' برصغیر کی ہزار سالہ عظیم اسلامی تہذیب کی آئینہ دار اور پاکستان کی قومی اور رابطے کی زبان شامل کیا گیا ہے۔

مجید غنی کا مضمون ''ابوالاثر حفیظ جالندھری مرحوم'' مرحوم کی حالاتِ زندگی اور ان کی ادبی خدمات کا جائزہ پیش کرتا ہے۔

کاظم جعفری کا مضمون ''احمد قاسمی کی دوسری برسی پر خصوصی تحریر میں احمد ندیم قاسمی کے فن پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

اعتبار ساجد کا مضمون ''شہاب الدین سے قدرت اللہ شہاب تک

افتخار الزماں ''سروجنی نائیڈو''

شہزاد احمد شہزاد ''اردو زبان کے مسائل اور اکیسویں صدی''

ابنِ انشاء ادب کی سر پرستی (انارکلی پر تبصرہ)

مزاح

مضامین کی فہرست کے مطالعے سے یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں ہوتی کہ یہ مضامین مختلف موضوعات پر محیط ہیں۔ نہ صرف فنکاروں کے حالات زندگی کا احاطہ کرتے ہیں بلکہ ان کے فن پر روشنی ڈالی گئی۔

بچے

اس عنوان کے تحت بچوں کا ادب پیش کیا گیا ہے جس میں بچوں کے لئے پہلیاں، اخلاقی کہانیاں تصویریں، سوال جواب، گیمس (Games) کارٹون، کتابیں اور انعامی مقابلے شامل ہیں۔

اسلام

اسلام کے تحت تلاوت قرآن مجید، اسلامی کتابیں نعتیں، مضامین، آڈیوز، ویڈیوز، نماز کے اوقات، گیلری اسلامی

مندرجہ ذیل اسلامی کتابوں جیسے اولیاء کرام

(شاہد نذیر چودھری

پھر سوئے حرم لے چل	جاوید اقبال
اللہ کعبہ اور بندہ	ڈاکٹر آصف محمود جاہ
خواب تعبیر اور انکی	ایس ایم قادری
رمضان مبارک، تاریخ کے آئینے میں	علامہ غلام مصطفیٰ
رہنمائی حج وعمر	پروفیسر عبداللہ محمود
شان صحابہ	عارف محمود اپل
اسلام کے بارے میں سو سوال	علامہ غزالی

مضامین

اس صفحے میں حسبِ ذیل مذہبی مضامین دئے گئے ہیں۔

موسیٰ (1300 قبل مسیح) محمد عاصم بٹ کے اس مضمون میں حضرت موسیٰؑ کی سوانح عمری تقریباً 50 سطروں پر مبنی ہے جس کو بہت دلچسپ انداز میں پیش کیا ہے۔

پیکر شرم وحیا عثمان ذوالنورینؓ

حافظ زاہد عارف اس مضمون میں حضرت عثمانؓ کے حالاتِ زندگی کو دلچسپ وسادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ

یہ علامہ منیر احمد منیر احمد یوسفی کا مضمون ہے اس مضمون میں خدیجہ الکبریٰ کے حضرت محمد ﷺ کے نکاح میں آنے سے قبل کے حالات اور بعد کے حالات اوران کی ازداوجی زندگی بہترین انداز میں بیان کیا ہے۔

ان مضامین کے علاوہ مندرجہ ذیل مضامین بھی دلچسپ ہیں

مضمون	ادیب
عمر بن الخطاب (586-644)	محمد عاصم بٹ
خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہ زہرہ	علامہ منیر احمد یوسفی
رحمت العالمینؐ کی تشریف آوری	ایضاً
رحمت جہاناں بہترین نمونہ سیدنا محمد ﷺ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مزمل احسن شیخ
حضرت عائشہ صدیقہ	مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی
امیر المومنین شیر خدا حضرت علیؓ	ایضاً

اس ویب سائٹ پر قرآن مجید پڑھنے اور سننے کی سہولت ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت مع اردو ترجمے

موجود ہے۔

اس کے علاوہ یہاں مختلف شعراء کا نعتیہ کلام بھی اردو کے اہم نعت گو شعراء کی کلام نعتیں موجود ہیں یہاں چند نعتوں کے مطلع درج کیئے جا رہے ہیں۔

احسان دانش

یہ جو قرآن مبین ہے رحمتہ اللعالمین
تیری عظمت کا امیں ہے رحمتہ اللعالمین

مولانا احمد رضا خان بریلوی

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

اعظم چشتی

کوئی محبوب کبریا نہ ہوا
کوئی تجھ سا ترے سوا نہ ہوا

اقبال عظیم

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود انہی کو پکاریں گے ہم دور سے راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

اسی صفحے پر گیلری دی گئی ہے جس میں خانہ کعبہ، مسجد نبوی اور دیگر مساجد کی خوبصورت تصاویر ہیں۔

کتابیں

اس صفحہ میں 95 تازہ مطبوعات پر تبصرے شامل ہیں جن میں سے چند کتابوں کے نام درج کئے جا رہے ہیں زندگی تم ہو (مدیحہ طارق) تم کون پیا (ماہا ملک) دل سے نکلتے ہیں جو لفظ (فرحت اشتیاق) میر خواب ریزہ ریزہ (ماہا ملک) زندہ تاریخ (ہیلری کلنٹن)، پارسا (بشریٰ رحمٰن) کرکٹ سیکھے (حافظ عمران) رسیدی ٹکٹ (امرتا پریتم)۔ رمضان مبارک تاریخ کے آئینے میں (علامہ مصطفیٰ) رہنمائی حج وعمرہ (پروفیسر عبداللہ محمود) کوسلا (مشرف عالم) اسلام کے بارے میں سو سوال (علامہ محمد غزالی)، شانِ صحابہ (عارف محمود اپل) جنات کا غلام (شاہد نذیر چودھری) ہم سفر (فرحت اشتیاق) جرم مسلماں (پرویز بلگرامی)، پاکستان یہ کیا گزری (عرفان احمد خان) بیلہ ناول (آغا گل) دوسری بیوی) (احمد یار خان) جہنم کے اس پار (طاہرہ شمیم حسین) اللہ محمود اور بندہ (ڈاکٹر آصف محمود جاہ) بندش (فریحہ کوثر) ہم کیسے رکھوالے ہیں (نبیلہ اعجاز) اولیاء اکرام (شاہد نذیر چودھری روشن اندھیرے (امجد جاوید) ایمان کا سفر (محی الدین نواب) دل تو دینا ہی تھا (فریحہ کوثر) خواب گزیدہ (کاوش صدیقی) پھر سوئے حرم لے چل (جاوید اقبال) دعا اور بارش (سمیر ملک) ہر اشک اک ستارہ (نکہت عظمیٰ) ٹکراؤ (محمد محی الدین) سمندر کا رنگ ایک ہے (معصوم اختر درویش) برف کا جہنم (طارق اسمٰعیل ساگر) جنم جلی (طارق اسمٰعیل ساگر) بن روئے آنسو (فرحت اشتیاق) متاع جاں ہے تو (فرحت اشتیاق) شنو (پرویز بلگرامی) خدا اور محبت (ہاشم ندیم) روبنس کروسو (رابنس کروسو) دائرہ (ناول) محمد عاصم بٹ)

عالمی ادب

اس صفحہ میں عربی یونانی، بنگالی، رومی، فرانسیسی، جرمنی، انگریز، ترکی، جاپانی، افریقی، مصری، فارسی امریکی ادب کے تعلق سے شعراء کا تعارف کرایا گیا ہے اوران کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔

یونانی ادب	مضمون
یونان کا کلاسکی ڈرامہ	غلام نبی خیال
ہومر	،،
ارسطو	،،

بنگالی ادب

رابندر ناتھ ٹیگور کا ناول ''گاندھی'' ایک جائزہ (جرج لوکاش) ترجمہ حبیب اللہ، محمد کاشف قاضی نذر الاسلام۔

- روسی ادب — کارل مارکس — مختصر سوانح حیات لیوٹالسٹائی
- آنا آخاتووا — ایک عظیم روسی شاعر
- فرانسیسی ادب — راہرو گم گشتہ، سینٹ جان پرس، دانتے۔
- جرمنی ادب — بینری بال — نوبل انعام یافتہ ادیب، جرمن سے گوئٹے۔
- انگریزی ادب — ایملی ڈکنس،
- ولیم شیکسپیئر — ملٹن میتھیو آرنلڈ کولرج (پابلونرودا۔
- اسرائیلی ادب — خواجہ فرید

- سندھی ادب
- پشتو ادب

آپ بیتی

آپ بیتی کے تحت اور سوانحی مضامین شامل ہیں

عالمی ادب

عالمی ادب کے ذیل میں مختلف زبانوں کے متعلق مضامین شامل کیئے گئے ہیں جن میں عربی، یونانی ،روسی، فرانسیسی، جرمنی، انگریزی، اور ترکی ادب ہیں۔

علاقائی ادب

اس کالم کے تحت پنجابی اسرائیلی بنگالی، سندھی، پشتو اور بلوچی ادب سے متعلق مضامین موجود ہیں۔

آپ بیتی

اس صفحہ میں آپ بیتیاں اور سوانحے مضامین موجود ہیں۔احمد فراز (عرفان جاوید)۔

اندلس اور ہم	محمد واجد طاہر
پردیس کے رنگ	عبدالرحمٰن
مشاہدات زندان	مولانا حسرت موہانی کی آپ بیتی

افسانہ

اس صفحہ میں مختلف افسانہ نگاروں کے منتخب افسانہ دئے گئے ہیں۔مثلاً

افسانہ	افسانہ نگار
پانچ منٹ	فوزیہ بھٹی
لاہوری محاورے	مستنصر حسین تارڑ
میں لوٹا نہیں ہوں	''
تارڑ صاحب آلو بخارے	''
اور جس نے میری یاد سے منہ موڑا	عدنان جبار
نیا موڑ	''
تیسرا پاکستان	''
اندر کا رنگ	نیلم بشیر احمد
قیمتی	''
مٹی کی مونا لیزا	اے حمید

انٹرویوز

اس ویب سائٹ پر مختلف ادبی شخصیتوں سے لے گئے انٹرویوز بھی شامل کئے گئے ہیں۔ جیسے انتظار حسین، فہمیدہ ریاض، انور سدید، نیلم احمد بشیر، احمد فراز، ظفر اقبال، مجید اقبال، مجید احمد، احمد ندیم قاسمی، امجد اسلام امجد، فیض احمد فیض منیر نیازی وغیرہ۔

ادبی خبریں

اس میں منعقد ہونے والی یا ہو چکی تقریبات، مشاعرے، کتابوں کا اجراء اور ادبی سرگرموں کی

خبریں موجود ہیں۔

تبصرہ کتب

اس عنوان کے تحت مندرجہ ذیل کتابوں کے تبصرے شامل ہیں۔

احمد رئیس کا شعری مجموعہ خوشبو

اردو کے بہترین شخصی خاکے مرتبہ مبین فراز

بیدرودیوار سید احمد شمیم کا کلام

دریا محمود احمد قاضی کی پنجابی کہانیاں

ناول اس صفحے میں مختلف ناولوں کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ بانو قدسیہ کا ناول حاصل گھاٹ

غلام باغ مرزا اطہر بیگ کا ایک اہم ناول

اردو کا شاہکار ناول چاند تھے سرآسماں

اردو کے ممتاز ناول نگار شوکت صدیقی

ادبی رسائل وجرائد کے تحت مقامی رسائل وجرائد سے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں ان میں دنیا دار، ماہنامہ ماورا، انٹرنیشنل سہ ماہی قرطاس، ماہنامہ تادیب، انٹرنیشنل، سمبل، وغیرہ، شامل ہیں۔

ادیبوں کے لطیفے شوکت تھانوی، پطرس بخاری، غالبؔ اقبالؔ، اسرارالحق، مجازؔ، جوش، فراقؔ ۔انشاء شامل ہیں۔

ایک کتاب ایک مضمون مختلف کتابوں پر تنقیدی مضامین پیش کئے گئے ہیں۔

آگ کا دریا (قرۃالعین حیدر)

باقیات (منٹو)

داستان ایمان فروشوں کی (التمش)

کچھ یادیں کچھ آنسو (اے حمید)

میرؔ سے فیض تک (پروفیسر خالد ندیم)

تاریخ اردو: اس کے تحت اردو زبان کی تاریخ پر حسب ذیل مضامین شامل کئے گئے ہیں۔

زبان اردوئے معلیٰ

برطانوی تسلط

ولی دکنی کا سفر دلی

زبان وادب کی اہمیت

ادب کے ادیب

اس میں حروفِ تہجی کے اعتبار سے ادیبوں کا مختصر تعارف مع تصاویر پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً ادیبوں کی ڈاکٹری، اس میں حروفِ تہجی کے اعتبار سے ادیبوں سے رابطہ کے لئے ای میل اڈریس اور فون نمبر پیش کئے گئے ہیں۔

گیلری اس میں ادیبوں کی تصویریں جیسے فیض احمد فیض، احمد فراز، احمد ندیم قاسمی، سعادت حسن منٹو، منیر نیازی، ن م راشد، گلزار، رابندر ناتھ ٹیگور، پروین شاکر، کرشن چندر، قرۃ العین حیدر، پطرس بخاری وغیرہ کی تصاویر موجود ہیں۔

11 جنوری 2013 کو ریختہ فونڈیشن نے اس سائٹ بنایا جس کا مقصد اردو ادب کو فروغ دینا ہے۔اس کا وافر حصہ شاعری پر مشتمل ہے۔اس سائٹ پر مواد نہ صرف اردو زبان میں ہے بلکہ دیونا گری اور رومن اردو میں بھی ہے۔

اس ویب سائٹ سے تقریباً 160 مما لک کے لوگ استفادہ کرتے ہیں ایک سال سے بھی کم عرصہ میں یہ ویب سائٹ نے انتہائی کامیابی حاصل کی ہے۔اس ویب سائٹ پر نئے اُبھرتے ہوئے شعرا کا کلام بھی موجود ہے ۔ اس میں نئے شعرا کے ویڈیوس بھی شامل کئے گئے ہیں۔ اس سائٹ پر ہندوستان ، پاکستان، کینڈا اور دوسرے مما لک کے بہت سے شعرا اپنی ریکارڈنگ اس میں شامل کرتے ہیں۔ اس سائٹ پر دو مشہور ومعروف شعرا میر تقی میر اور مرزا غالب کے فن پر اظہار خیال کیا گیا اور حسن منٹو کی کہانیوں کے مجموعے بھی ہیں۔

یہ آن لائن ویب سائٹ ہے جس میں سینکڑوں شعراء کی غزلیں اور نظمیں موجود ہیں اس سائٹ میں میر تقی میؔر اور مرزا غالبؔ کا مکمل کلام موجود ہے۔سعادت حسن منٹو کے مختصر کہانیاں بھی شامل ہیں۔ حروف تہجی کے اعتبار سے قدیم وجدید شعراء کا کلام ملتا ہے۔آل احمد سرور کی 16، بہادر شاہ ظفر کی 50، میر دردؔ کی 18، ابن انشاء کی 25، جاں نثار اختر کی 39 کیفی اعظمی کی 15، مجاز کی 40، مجروح سلطان پوری 37، مرزا جانِ جاناں کی 5، میر انیسؔ کی 6، میراں جی کی 10، میر تقی میر کی 110 مرزا غالبؔ کی 233 ناسخ کی 14، وغیرہ۔غزلیں موجود ہیں اور اس میں میگزین اور ای بکس E-Books جیسے گوپی چند نارنگ کی امیر خسرو کا ہندوی کلام اور اردو غزل اور ہندوستانی ذہن وتہذیب، شمس الرحمٰن فاروقی، اردو کا

ابتدائی زمانہ، کرشن چندر سمندر دور ہے۔ مولوںا محمد حسین آزاد آب حیات وغیرہ بے حساب کتابیں اس سائٹ پر دستیاب ہیں اس میں آن لائن ڈکشنری موجود ہے۔ اردو لفظوں کا ترجمہ ملے گا خاص طور سے ان لفظوں کا جس کا غزلوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے غالبؔ کی غزلوں میں

آ کے میری جاں کو قرار نہیں ہے
طاقتِ بے داد انتظار نہیں ہے
دیتے ہیں جنت حیاتِ دھر کے بدلے
نشہ بے اندازِ قمار نہیں ہے
گریاں نکالے ہیں تیری بزم سے مجھ کو
ہائے کہ رونے پہ اختیار نہیں ہے
ہم سے عباس ہے گمانِ رنجش ِخاطر
خاک میں افق کی غبار نہیں ہے

دل سے اٹھا لطف جلوہ ہائے مانی
غارِ گل آئینہ بہار نہیں ہے
قتل کا میرے کیا ہے عہد تو برے
وائے اگر عہد استوار نہیں ہے
تم نے قسم مئے کشی کی کھائی ہے
تیری قسم کا اعتبار نہیں ہے

us gairat-e-naahid ki har taan hai dipak

Shola sa lapak jaae hai aavaaz tu dekho

یہ رومن اردو کا لکھا ہوا شعر ہے اس میں سے کسی بھی لفظ کا ترجمہ جاننے کے لئے لکھیں گے تو انگریزی میں اس الفاظ کا ترجمہ ملے گا۔ جدید شعراء جیسے انور سرور، امجد اسلام امجد، ستیا پال آنند، ریکھا بھردواج، کے کلام کے ویڈیو شامل ہیں۔اس سائٹ پر ایک اسپیشل سکشن Special Section نامی حصہ ہے جس میں مرزا غالبؔ، دیا محدین داستانِ میر حمزہ، میر تقی میرؔ، کی میراث، سعادت حسن منٹو کی مختصر کہانیاں شامل ہیں۔

ڈاؤن لوڈ سنٹر

اس کالم کے تحت اس میں پاک اردو انسٹالر، اور کمپیوٹر (کتابچہ) اردو اور بلاگ (کتاب) اردو کی بورڈ لے آؤٹ، اردو فونٹ انسٹالر وغیرہ کتابیں موجود ہیں۔

میرا بلاگ

اس میں ایم بلال ایم نے اپنے بلاگ کے آغاز کی تفصیل اور اپنے ذاتی تجربوں کو پیش کیا ہے۔ویب کے تعلق سے لکھی گئی کتابیں اس بلاگ میں ڈاون لوڈ کی جا سکتی ہے۔

کتابیں اس میں مختلف موضوعات پر کتابیں اور رسائل ملتے ہیں۔

کتابیں	مصنف
ندی کنارے	ارشد رومانی
اردو غزل اور ہندوستان	گوپی چند نارگ

ذہن وتہذیب

امیر خسرو کا ہندوی کلام	گوپی چند نارگ
سمندر دور ہے	کرشن چندر
تفریح کی ایک دوپہر	خالد جاوید
پت جھڑ کی آواز	قرۃ العین حیدر
سوغات	محمود ایاز

شاعری شاعری کے عنوان سے حروف تہجی کے اعتبار سے جدید وقدیم شعراء کی غزلیں اور نظمیں ہیں۔ چند غزلوں کے مطلع ملاحظہ کیجیے۔

آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

غالبؔ

آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے
طاقت بے داد انتظار نہیں ہے
آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک
آپ کی یاد آتی رہی رات بھر
چاندنی دل دُکھاتی رہی رات بھر

فیضؔ

دونوں جہاں تیری محبت میں ہار کے
وہ جارہاہے کوئی شب غم گزار کے

فیضؔ

آہٹ سی کوئی آئے تو لگتاہے کہ تم ہو
سایہ کوئی لہرائے تو لگتاہے کہ تم ہو

جاں نثاراختؔر

جب لگے زخم تو قاتل کو دُعا دی جائے
ہے یہی رسم تو یہ رسم اٹھادی جائے

جاں نثاراختؔر

اپنی تنہائی مری نام پر آباد کرے
کون ہوگا جو مجھے اس کی طرح یاد کرے

پروین شاکؔر

گئے موسم جو مہکتے تھے گلابوں کی طرح
دل پہ اُتریں گے وہ خواب عذابوں کی طرح

پروین شاکر

خصوصی گوشہ

ویب سائٹ میں ایک خاص حصہ یعنی (Special Section) جس میں میرتقی میر، غالب، دوسرے مشہور شاعر غالبؔ کے دیوان سے لی گئی 233 غزلیں موجود ہیں۔ جن میں چند شعر ملاحظہ کیجیے۔

درد منت کش دوانہ ہوا

میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

غالبؔ

وہ فراق اور وہ وصال کہاں

وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں

غالبؔ

دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی

دونوں کو اک ادامیں رضامند کرگئی

دہرمیں نقش وفا وجہ تسلی نہ ہوا

ہے یہ وہ لفظ کہ شرمند معنی نہ ہوا

غالبؔ

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے

آخر اس درد کی دوا کیا ہے

غالبؔ

سعادت حسن منٹو کے 41 افسانے ہیں جن میں ٹھنڈا گوشت، کھول دو، ٹوبہ ٹیک سنگھ، آنکھیں، آرام کی ضرورت، اولاد، عورت ذات، برف کا پانی، بے خبری کا فائدہ وغیرہ شامل ہیں۔

اس ویب سائٹ پر مختلف موضوعات غم، محبت، خدا اور بارش مختلف شعرا کے اشعار ملتے ہیں۔

شراب

آج پی لینے دے جی لینے دے مجھ کو ساقی
کل مری رات خداجانے کہاں گزرے گی

وسیم بریلوی

آئے تھے ہستے کھیلتے مے خانے فراق
جب پی چکے شراب تو سنجیدہ ہوگئے

فراق گورکھپوری

اگرچہ اہل شراب ہیں ہم لوگ
یہ نہ سمجھو خراب ہیں ہم لوگ

فراقؔ

میں نظر سے پی رہا تھا یہ دل نے بدُعا دی
تیرا ہاتھ زندگی بھی کبھی جام تک نہ پہنچے

شکیل بدایوانی

محبت

آئے تو یوں کہ جیسے ہمیشہ تھے مہربان
بھولے تو یوں کہ گویا کبھی آشنا نہ تھے

فیضؔ

آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ آسکتانہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی

اقبال

دردِغم

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی

غالبؔ

اب یہ بھی نہیں ٹھیک کہ ہر درد مٹادیں
کچھ درد کلیجے سے لگانے کے لیے ہیں

جاں نثار اخترؔ

بے زبانی زباں نہ ہو جائے
راز الفت عیاں نہ ہو جائے

داغ دہلوی

دل سراپا درد تھا وہ ابتدائے عشق تھا
انتہا یہ ہے کہ فانی درد اب دل ہوگیا

فانیؔ

بارش

برسات تھم چکی ہے مگر ہر شجر کے پاس
اتنا تو ہے کہ آپ کا دامن بھگو سکے

احسان یوسف

برسات کے آتے ہی توبہ نہ رہی باقی
بادل جو نظر آئے بدلی مری نیت بھی

حسرت موہانی

میں وہ صحرا جسے پانی کی ہوس لے ڈوبے
تو وہ بادل جو کبھی ٹوٹ کے برسا ہی نہیں

سلطان اختر

اس ویب سائٹ پر فیض احمد فیض کی 89 غزلیں، 148 نظمیں، 64 شعر، 21 مختلف کتابیں ہیں۔ کچھ ویڈیوس بھی ہیں جس میں فیض نے اپنی زبان میں اشعار کہے ہیں ان کی کتابوں میں زندان نامہ، مہ وسال آشنائی موجود ہیں۔

اس میں مشہور و معروف شعرا کے ویڈیوز 'ان کی شاعری خود ان کی زبانی' کے کالم تحت شامل ہیں جیسے عبدالماجد دریا آبادی، احتشام حسین، شان الحق حقی، اقبال بانو، عابدہ پروین، زہرہ نگاہ ان سب کے علاوہ غزلیں اور نظمیں بھی موجود ہیں۔

مشہور مکالمہ نگار ڈاکٹر راہی معصوم رضا کی 10 غزلیں، 15 نظمیں، 4 شعر پیش کیے گئے ہیں۔ ان کی غزلوں کے چند شعر ملاحظہ ہوں۔

دلوں کی راہ پر آخر غبار سا کیوں ہے
تھکا تھکا میری منزل کا راستہ کیوں ہے
اے آوارہ یادو پھر یہ فرصت کے لمحے کہاں
ہم نے تو صحرا میں بسر کی تم نے گزادی رات کہاں

رنگ ہوا سے ٹوٹ رہا ہے موسم کیف و مستی ہے
پھر بھی یہاں سے حدِ نظر تک پیاسوں کی اک بستی ہے

آج کا رنگ Today'sSpecial

ہر شاعر کو اس کی سالگرہ ان کی غزل یا نظم کو ان کی نظم کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

منتخب شاعری Select Shayari

اس موضوع کے تعلق سے جدید و قدیم شعرا کے کلام کے صرف ایک ایک شعر کو پیش کیا گیا ہے۔

جیسے

لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں
تم ترس نہیں کھاتے بستیاں جلانے میں

بشیر بدؔر

پلا دے اوک سے ساقی جو مجھ سے نفرت ہے
پیالہ گر نہیں دیتا نہ دے شراب تو دے

مرزا غالبؔ

بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں
تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں

فراقؔ

ابتدا وہ تھی جینا تھا محبت میں محال
انتہا یہ ہے کہ اب مرنا بھی مشکل ہوگیا

جگر

کچھ اس طرح سے میرے ساتھ بے وفائی کر
کہ تیرے بعد مجھے کوئی بے وفانہ لگے

اس ویب سائٹ پر نئے ابھرتے ہوئے شعرا کا کلام پیش کرنے کے لیے ایک حصّہ دیا گیا ہے۔ لیکن اس میں بھی حسرت موہانی کی 65 غزلیں، 53 شعر، شہریار کی 70 غزلین، 46 نظمیں، منور رانا کی غزلیں 9 نظمیں، قاتل شفائی کی 44 غزلیں، 17 نظمیں، گلزار کی 37 غزلیں، 40 نظمیں اور بہادر شاہ ظفر کی 50 غزلیں 25 شعر شامل ہیں۔ ان کے کچھ اشعار درجہ ذیل ہیں۔

اور توپاس میرے ہجر میں کیا رکھا ہے
اک تیرے درد کو پہلو میں چھپا رکھاہے

دردِدل کی انہیں خبر نہ ہوئی
کوئی تدبیر کارگرنہ ہوئی

آنکھ کی یہ اک حسرت تھی کہ بس پوری ہوئی
آنسوں میں بھیگ جانے کی حوس

شہریار

ان آنکھوں کی مستی کے مستانے ہزاروں ہیں
ان آنکھوں سے وابستہ افسانے ہزروں ہیں

شہریار

دہرا رہاہوں بات پرانی کہی ہوئی
تصویر تیرے گھرمیں تھی میری لگی ہوئی

منوررانا

جدارہتاہوں میں تجھ سے تو دل بے تاب رہتاہے
چمن سے دور رہ کہ پھول کب شاداب رہتاہے

منوررانا

دل کو غم حسرت گواراہے ان دنوں
پہلے جو درد تھا وہی چاراہے ان دنوں

قاتل شفائی

گرمئی حسرت ناکام سے جل جاتے ہیں
ہم چراغوں کی طرح شام سے جل جاتے ہیں

قتیل شفائی

بے سبب مسکرارہاہے چاند
کوئی سازش چلارہاہے چاند

گلزار

جب بھی آنکھوں میں اشک بھر آئے

لوگ کچھ ڈوبتے نظر آئے

تقریبات

عنوان کے تحت ریختہ ڈاٹ کام نے جشن منعقد کرتے ہیں اس کی بھی تفصیل مل جاتی ہے۔

منتخب شعر کے تعلق سے مختلف شعرا کے کلام سے صرف ایک شعر دیا گیا ہے۔مثال کے طور پر

فرشتے سے بڑھ کر ہے انسان بننا

مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

دل نا امید تو نہیں ناکام ہی تو ہے

لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے

فیضؔ

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں

ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

غالبؔ

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو

نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اس ویب سائٹ پر بچوں کے بہت زیادہ مضامین ہیں۔جن میں نہایت سادہ اور سلیس زبان کا استعمال کیا ہے کہ بچوں کو کہانیاں سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔مندرجہ ذیل کتابیں خالص بچوں کے لیے ہیں جیسے نظمیں، ملی نغمے، انسائیکلو پیڈیا، شہر کی شیر، چڑیا گھر کی سیر، عجائب گھر کی سیر، تاریخی مقام کی سیر، کتب، ابتدا ویب ڈائجسٹ اور کھیل کود، کہانیوں میں بھی مختلف موضوعات پر کتابیں ہیں جیسے حکایات (سچی کہانیاں) جادوئی کہانیاں، شہزادے اور شہزادیوں کی کہانیاں، سبق آموز، مزاحیہ، جانوروں اور سند باد جہازی، مضامین میں بھی مذہبی مضامین، قومی، شخصی، علمی، سائنسی، تفریحی، متفرق موجود ہیں۔

تاریخی مقام کی سیر کی دو کتابیں ہیں شاہی قلعہ لاہور اور مساجد مدینہ المنورہ، انسائیکلو پیڈیا بھی موجود ہے جس میں نظام شمسی، ہماری دنیا، ذرائع آمدورفت، روبوٹس، سائنس کے کرشمے، فنونِ لطیفہ اور دستکاری، دنیا کے سات قدیم عجوبے، دنیا کی مشہور آبشاریں، دنیا کے عظیم پہاڑ، دنیا کے مشہور درخت، تاریخی شخصیات اور بچوں کے لیے نظمیں اور لطیفے بھی موجود ہیں۔اس ویب سائٹ پر تقریباً بچوں کی دلچسپی کی ساری چیزیں مہیا کی گئی ہے اس وجہ سے اسے بچوں کی ویب سائٹ کہا جاتا ہے۔اس سائٹ کے ذریعے بچوں کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور یہ سائٹ بچوں کی دلچسپی کا باعث بھی ہے۔

اس کے علاوہ اس سائٹ پر فہم القرآن، درسِ قرآن ہے حکایات اسلامی سچی کہانیاں، حمد ونعت، مساجد مدینہ المنورہ، مقدس مقامات، سرکار مدینہ، حضور کی زندگی کے حالات، دنیا کے ساتھ قدیم عجوبے، بوعلی سینا سے ایک یادگار انٹرویو، ڈاکٹر عبدالسلام، ایک قومی شخصیت لاہور کی تاریخ اور اہم مقامات، دلچسپ سیر، شاہی قلعہ ایک تاریخ اور آخری میں قارئین کو اپنی رائے پیش کرنے کے لیے ایک کالم دیا گیا ہے جس

سے آپ اپنی رائے اپنے ای میل ایڈرس کے ذریعے بھیج سکتے ہیں۔

www.kitabghar.com

یہ ویب سائٹ اردو ادب کا گھر ہے جہاں اردو کی کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔اس میں تاریخ، طنز و مزاح، ناول اور شاعری کی کتابیں پیش کی گئی ہیں۔اگر قارئین کتاب کو خرید کر پڑھنا چاہتا ہے تو ان کے دئے گئے پتے پر رابطہ کرنا ہوگا۔اس ویب سائٹ پر کتابوں کا مزید اضافہ ہوتا رہتا ہے۔اس لیے کل کتنی کتابیں شامل کی گئی ہیں اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔اس وقت اس میں ''قدیم تاریخ ہند'' وی اے سمتھ، مختصر تاریخ عالم، ایچ جی ویلز، تاریخ ہزارہ (کوثر علی کوثر) تاریخ اور افسانہ (عاشق حسین بٹالوی) چونکہ یہ کتابیں ابھی شامل کی گئی ہیں اس لیے اس کے مضمون نگار بھی جدید دور کے ہیں۔

طنز و مزاح کے تعلق سے قدیم مضمون نگاروں کی کتابیں بھی ہیں جس میں دریچے (شفیق الرحمٰن) خمار گندم (ابن انشا) خدانخواستہ (شوکت تھانوی) زرگوشت (مشتاق احمد یوسفی) وغیرہ مضامین ہیں۔

ناولوں میں بھی جدید ناول نگاروں کے ناولوں کو پیش کیا ہے، جیسے گمشدہ قافلے (نسیم حجازی) رفاقتیں کیسی (رقیہ بٹ) ان کے علاوہ قدیم ناول نگاروں کی کتابیں بھی شامل کی جاتی تو یہ ویب سائٹ زیادہ دلچسپی کا باعث بنتی۔شاعری کے تعلق سے جگر مراد آبادی کی کلیاتِ جگر، کلیات مجید امجد، محمد زکریا، کلیات میرا جی، جمیل جالبی چراغاں (حنیف اجگر) موجود ہیں۔

آپ بیتی کی کتابوں میں شہاب نامہ (قدرت اللہ شہاب) اپنا گریبان چاک (جاوید اقبال) یادوں کی بارات (جوش ملیح آبادی) جہاں دانش (احسان ودانش) وغیرہ شامل ہیں۔

www.urdulife.com

اس ویب سائٹ کو امجد شیخ نے 2000-12-12 میں کینڈا میں بنایا۔ اس سائٹ پر شاعری، محفل مشاعرہ، ادبی افق، بات سے بات، محفل موسیقی، اردو لائف ویڈیو، تصویری کارڈ، اردو ای میل، عید کارڈ اور فلیش کارڈ شامل ہیں۔

اردو شاعری:

مشہور شعرا کا کلام بطور خاص پیش کیا گیا ہے۔ اس میں صرف معیاری شاعری سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے بلکہ اپنی پسندیدہ شاعری کو بطور کارڈ ارسال کر سکتے ہیں۔ اس میں جدید اور قدیم دونوں شعراء کو جوڑ کر ان کی فہرست دی گئی ہے ان شعراء کے نام پر کلک کر کے ان کا شعر پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے ساحر لدھیانوی، محمد علی خان، اقبال نوید، پروین شاکر، فیض احمد فیض، ابن انشاء، بشیر بدر، منیر نیازی، ناصر کاظمی، غالب اور بہادر شاہ ظفر وغیرہ شامل ہیں۔ مختلف شعراء کے کچھ اشعار ملاحظہ کیجیے۔

آج تو بے سبب اداس ہے جی
عشق ہوتا تو کوئی بات بھی تھی

ناصر کاظمی

اپنی دھن میں رہتا ہوں

میں بھی تیرے جیسا ہوں

او رپچھلی رات کے ساتھی

اب کے برس میں تنہا ہوں

تیری گلی میں سارا دن

دکھ کے کنکر چنتا ہوں

مجھ سے آنکھ ملائے کون

میں تیرا آئینہ ہوں

میرا دیا جلائے کون

میں تیرا خالی کمرہ ہوں

تیرے سوا مجھے پہنے کون

میں ترے تن کا کپڑا ہوں

تو جیون کی بھری گلی

میں جنگل کا رستہ ہوں

آتی رت مجھے روئے گی

جاتی رت کا جھونکا ہوں

اپنی لہر ہے اپنا روگ

دریا ہوں اور پیاسا ہوں

ناصر کاظمی

محفل مشاعرہ:

اردو کے مشہور شعرا کا کلام ان کی اپنی آواز میں ہے۔ یہ اردو لائف کا وہ سلسلہ ہے جس میں اردو

ادب کی اس صنف کو انٹرنیٹ پر متعارف کروایا اور بے حد پذیرائی حاصل کی۔

ادبی افق:

ادبی ذوق کی تسکین کے لیے اردو لائف کی جانب سے آن لائن انٹرنیٹ شمارہ ہے۔ادبی افق میں مختلف نثری اور شعری شہ پارے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

محفلِ موسیقی:

اس میں معیاری اور نایاب موسیقی کا خزانہ ہے۔اپنی انفرادیت کو برقرار رکھتے ہوئے ایسی موسیقی پیش کی گئی ہے۔جو انٹرنیٹ پر دستیاب نہیں ہے۔اس میں ایک نیا سلسلہ موسیقی شعرا کی ترتیب سے پیش کیا ہے۔جس میں فی الوقت کلاسکل اردو شعرا کی شاعری دستیاب ہے۔

اردو پیڈ

2006 سے اردو لائف نے انٹرنیٹ پر سب سے پہلے یونی کوڈ اردو لکھنے کی سہولت اردو پیڈ کے نام سے بلا معاوضہ شروع کر رکھی ہے۔اردو پیڈ انٹرنیٹ پر اردو کی ترقی میں ایک سنگِ میل ثابت ہوا ہے۔آج بھی اسے استعمال کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

بات سے بات:

اردو لائف کے ممبران کے لیے آن لائن فورم جہاں آپ ہزاروں موضوعات پر اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔رجسٹر ممبران تمام فورم پر اپنی رائے تحریر کر سکتے ہیں اور ذاتی پیغامات ارسال کر سکتے ہیں۔

اردو لائف ویڈیو:

مشہور شعرا کی شاعری،انٹرویوز،ادبی تقریبات،ادبی شخصیات پر دستاویزی فلمیں اور دنیا بھر سے

نئی اور پرانی خصوصی ویڈیوز یہ سلسلہ گوگل ویڈیو کے تعاون سے 2006 میں شروع کیا گیا تھا اور اسے اب یوٹیوب پر منتقل کر دیا گیا ہے۔

اردو کارڈ:

رنگ برنگے ہر موقع کی مناسبت سے خوبصورت اردو کارڈ، اپنے پیاروں کو اردو کارڈ ارسال کرنے کے لیے موجود ہیں۔ نئے تصویری کارڈ کے علاوہ متحرک فلاش کاز اور خوبصورت وادیوں اور پہاڑوں کی تصاویر بطور کارڈ ارسال کر سکتے ہیں۔

اردو زبان کی دیگر ویب سائٹس

www.inquilab.com

یہ ممبئی سے شائع ہونے والا اردو کا سب سے پرانا اور مقبول عام روزنامہ اخبار ہے۔ انقلاب جس کا اجراء 1938 میں ہوا جب جدوجہد آزادی اپنے شباب پر تھی۔ ہندوستان کے چند ممتاز اور قدیم اردو روزناموں میں سے ایک ہے۔ اس کے بانی مرحوم عبدالحمید انصاری خود بھی مجاہد آزادی تھے جنہوں نے تحریک آزادی سے اردو داں حلقوں کو باخبر رکھنے کے عظیم مقصد کے تحت اس اخبار کو جاری کیا تھا۔ تب سے اب تک انقلاب نے کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ ہفتے میں تین مرتبہ رنگین تصاویر سے مزین ہوتا ہے فیملی انقلاب (بدھ)، جمعہ انقلاب (جمعہ) اور سنڈے انقلاب (اتوار) کے متنوع مشمولات کو بالخصوص پسند کیا جاتا ہے۔ قارئین کے اس پسندیدہ اخبار کو کلدیپ نیر، منور ما دیوان، ایم جے اکبر اور حسن کمال جیسے ممتاز و معتبر صحافیوں کا گرانقدر تعاون حاصل ہے۔ انقلاب سے مراد وہ صحافت ہے جو عوام کو بیدار کرنے،

بیدار رکھنے اور ان کے ذہنوں کی آبیاری سے ہے۔

www.munsifdily.com

یہ سرزمین حیدرآباد سے شائع ہونے والا مقبول عام روزنامہ اخبار ہے جو کہ ہر روز اب بنگلور اور ممبئی میں بھی صبح دستیاب ہو جاتا ہے۔ جس میں عام اردو اخبارات سے ہٹ کر معلومات کا خزانہ ہوتا ہے۔

http:wikipedia.org/wiki

اس ویب سائٹ کی شروعات 2005ء میں ہوئی۔

وکی پیڈیا میں کوئی بھی مضمون میں ترمیم کر سکتا ہے۔ بس صفحے کو ترمیم کرنے والی لنک پر کلک کریں اور صفحے میں ترمیم کریں ۔ اس سائٹ میں ابھی 15,504 مضامین ہیں اور اس تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے آن لائن اردو لرنگ کے سلسلے میں پیش رفت کی ہے۔ کونسل کا یہ آن لائن لرنگ سائٹ اردو زبان سیکھنے کے لئے سیلف لرنگ کے اصولوں پر مبنی ہے جس میں ملٹی میڈیا کے سہارے اردو سیکھنے، لکھنے اور بولنے کا طریقہ دستیاب ہے۔ کوئی بھی شخص کونسل کے اس آن لائن سائٹ پر اردو لکھنا، پڑھنا اور بولنا سیکھتا ہے۔ اس کے علاوہ قومی کونسل نے کمپیوٹر فرہنگ کی ابتداء مائکروسوفٹ کے ساتھ کی یہ اردو جاننے والوں کے لئے ایک اہم تحفہ ثابت ہوگا۔

bbc.co.uk/languages/other/guide/urdu

اس سائٹ پر حروف تہجی کو Audio Support اور رومن اسکرپٹ کے ذریعے درج کیا گیا ہے لیکن صرف مفرد حرف کو بتایا گیا۔ مرکب حروف کا ذکر تک نہیں ہے اس کے بعد Listen Key Phrase

& Learn کے تحت روزمرہ کی ضرورت میں پیش آنے والے جملے درج ہیں ان جملوں کو رومن رسم الخط میں لکھنے کے ساتھ ان کا انگریزی متبادل بھی درج کیا گیا ہے۔

www.userskynet

یہ ایک سہ لسانی (Triligual) سائٹ ہے جو سیلف لرننگ (Self learning) اصول کے تحت تیار کیا گیا ہے۔اس میں پہلے حروف تہجی درج ہیں ۔حروف کی مختلف شکلوں کو درج کرتے ہوئے وضاحت کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے اور مخصوص علامات جیسے جزم،ساکن،ہمزہ وغیرہ کو بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔اوراس کے بعد اسباق بھی دئے گئے ہیں۔اس میں جملے بنانے کی ترکیب دی گئی ہے جسے سن کر سمجھا اور پڑھا جاسکتا ہے۔ جملے بنانے کی ترکیب ایسی ہے جو غیر اردو دان کے لئے مفید ہے۔سائٹ کی تیاری میں جدید تکنیک کا استعمال کیا گیا ہے۔

www.Pakdata.com

اس ویب سائٹ کی نشروعات 28-10-1996 میں ہوئی۔ یہ سائٹ اس اعتبار سے بہت بہتر ہے کہ اس میں نستعلیق کا استعمال ہوا ہے۔نستعلیق کا فونٹ کمپیوٹر کی اردو تحریر کے لئے سب سے دلکش ہے اس میں قابل استعمال لنک (Accessable link) کی سہولت فراہم کر رکھی ہے وہ جدید طرز اور پر کشش نستعلیق رسم الخط میں موجود ہے۔ تمام حروف تہجی کو خوبصورت اور مزین طریقہ سے Home page پر رکھا گیا ہے۔البتہ اس سائٹ پر قواعد اور لغت کے سافٹ ورژن (Soft Version) موجود ہیں جنھیں خرید کر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

www.Languageshome.com

یہ سائٹ مختلف زبانوں کے حوالے سے بنی ہے۔اس میں کئی ہندوستانی زبانیں شامل ہیں اسمیں رومن اسکرپٹ میں انگریزی الفاظ اور جملے لکھے گئے ہیں اور دوسری جانب اس کے معانی دئے گئے ہیں۔

www.tehelka.com/

اس ویب سائٹ اس ویب سائٹ کی شروعات 23/12/1999 سے ہوئی، یہ ایک خالص اخبار کی سائٹ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اس سائٹ کے ذریعہ سماجی خدمت بھی کی جارہی ہے جیسے کسی کو غیر قانونی کاموں کے بارے میں اطلاع دینی ہو یا اپنی کسی پریشانی کو ظاہر کر کے اس کا حل نکالنا ہو تو اس ویب سائٹ سے رابطہ کر سکتے ہیں کیونکہ اس میں کسی کی شناخت کو ظاہر کئے بغیر اس کے مسائل کا حل پیش کیا جاتا ہے۔

www.alquraan.com

یہ ایک بہترین ویب سائٹ ہے جس میں قرآنِ شریف کی تفسیر ہے۔اور ہر ایک سورۃ کا ترجمہ ہے۔

www.urdutoday.com

یہ سائٹ جولائی 2009ء میں شروع ہوئی یہ ویب سائٹ اردو زبان و ادب کے ادب کے فروغ کا اہم حصہ ہے اس میں نظمیں غزلیں، اردو ادب، خبریں، اسلامی مضامین، صحت کے بارے میں ساری معلومات ملتی ہیں۔

www.urdu123.com

اس ویب سائٹ کا آغاز 26 اپریل 2002ء میں ہوا۔مختلف ممالک میں اس سائٹ کے ناظرین

کی تعداد حسب ذیل ہے۔ پاکستان 81%، ہندوستان 26%، امریکہ 23%، سعودی 93%، متحدہ عرب امارات 1.6% اس سائٹ پر دلچسپ اردو کہانیاں، انگلش اردو ڈکشنری قرآن کا انگریزی ترجمہ، مزاحیہ شاعری اور دیگر ادبی رسائل شامل ہیں۔ اسلامی کہانیوں میں مختلف پیغمبروں اور خلفائے راشدین کے واقعات شامل ہیں۔ بچوں کی کہانیوں میں انجام خزانہ، شرارت سے توبہ کہنا نہ ماننے کا انجام پچھتانے سے کیا فائدہ جیسی کہانیاں شامل ہیں جو بڑی دلچسپ ہیں۔

www.urduclassic.com

یہ سائٹ کئی سال سے آن لائن چل رہی ہے۔ اس میں دیوانِ غالب موجود ہے جس کو پڑھنے کے لئے گوڈ ریڈرس (good readers) نامی آن لائن لائبریری (online library) سے رابطہ قائم کرنا پڑتا ہے۔ یہ urdu123.com ویب سائٹ سے جڑی ہوئی ہے۔ اس سائٹ میں ''اردو ادب'' نامی ایک مختصر عنوان ہے۔ مختصر ہونے کے باوجود معیاری ہے۔

www.urdustan.com

اردو کی موجودہ ویب سائٹ میں یہ سب سے پہلی ویب سائٹ ہے۔ اس میں قدیم جدید شعراء کا کلام موجود ہے۔ اس سائٹ پر افسانے، افسانہ نگاروں کے نام، مضامین، مذہبی کتابیں اور ادبی رسائل شامل ہیں۔

www.kitabghar.com

اس سائٹ میں ناول افسانے، سوانح نگاری انشائیے، ڈرامے، مضامین، دین و مذہب، سفرنامے، طنز و مزاح، تحقیق و تالیف شامل ہیں۔ یہ ایسی ویب سائٹ ہے جس میں اٹھارویں اور انیس ویں صدی میں

لکھی گئی داستانوں اور قصوں کی فہرست ہے۔ جدید افسانہ نگاروں کے افسانے ڈرامے، طنز و مزاح اور ناول شامل ہیں۔

www.urdufun.com

اس ویب سائٹ کی شروعات 28 اپریل 2008ء کو ہوئی۔ یہ ویب سائٹ پاکستان میں زیادہ مشہور ہے۔ اس سائٹ پر نعتِ شریف نظمیں اسلام سے متعلق معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔
اس میں اردو کے کل 1780 آرٹیکلس ہیں۔ جس میں 1425 غزلیں قدیم اردو جدید شعراء کے ہیں اس سائٹ پر خالص رومن اردو میں 25 غزلیں ہیں۔

www.urduhistory.co

اس ویب سائٹ میں اردو کہانیاں، اردو کی تاریخ، اور اردو زبان کی ابتداء کا تفصیلی جائزہ ملتا ہے۔ جو ایک مضمون ''روشن کتابیں'' سیریز کے تحت شائع ہونیوالی ضخیم کتاب اردو نثر کی داستان سے لیا گیا ہے، اس کتاب کے مولف اے حمید ہیں۔ 20 صفحات کا مضمون ہے۔ یہ سائٹ urdu123.com, urduworld.com, ibtada.com اور urdufun.com سے ہوئی ہے۔ اس سائٹ سے اردو طلباء استفادہ کر سکتے ہیں۔

www.Ibtada.com

اس ویب سائٹ کو 2003ء میں ہارون احمد نے شروع کیا۔ اس میں سو سے بھی زیادہ بچوں کی کہانیاں موجود ہیں اسی لئے یہ بچوں کے لئے سب سے بڑی ویب سائٹ ہے۔ اس میں دورس قرآن ،حضور ﷺ کی زندگی کے حالات، اسلام کی سچی کہانیاں، سند باد جہازی کے سات دلچسپ سفر، شاہی قلعہ

کی تاریخ اور لطیفے وغیرہ شامل ہیں۔

www.urdupoetry.com,allamaiqbal.com,faiz.com

ان ویب سائٹس پر نظم گو شعراء کی سوانح نگاری، نظمیں اور کتابیں ہیں۔اس کے علاوہ مختلف شعراء جیسے فیض احمد فیض، علامہ اقبالؔ، مجازؔ، مجروح سلطان پوری، میر تقی میرؔ، اختر شیرانی، چکبستؔ، داغؔ، دہلویؔ، آغا حشر، آل احمد سرور، میراجیؔ مرزا شوق، ناصر کاظمی، ن م راشد، ساحرلدھیانوی وغیرہ کے کلام موجود ہیں۔

www.pehchaan.com

اس ویب سائٹ کی شروعات 28/01/2005 میں ہوئی اور ہی خالص قرآن شریف اور اسلامی سائٹ ہے۔اس میں قرآن شریف کی تفسیر اردو، عربی، انگلش اور چینی زبان میں ہے۔اس سائٹ پر سیرت النبی، حدیث بخاری، صحیح مسلم، آن لائن سوال و جواب فتوائ اور بچوں کے نام بھی شامل ہیں۔

hafizonlove.com

اس ویب سائٹ کی شروعات 8/8/2000 میں ہوئی۔اس میں حافظ شیرازی کی سوانح نگاری، نظمیں اور ان کی کتابیں ملتی ہیں۔

www.omniglot.com

یہ ایک آن لائن انسائیکلو پیڈیا ہے۔جس میں اردو زبان سکھائی جاتی ہے اس میں حروف تہجی ان کا

تلفظ، رسم الخط ۔ اردو کے ویڈیو اسباق شامل ہیں جس سے اردو زبان سیکھنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔ یہ ایک اردو زبان کا گائیڈ ہے جس میں ساری تفصیل موجود ہے۔

www.ehow.com

یہ ایک آن لائن انسائیکلو پیڈیا ہے یہ ایک ایسی ویب سائٹ ہے جو اردو زبان سے ناواقف ناظرین کے لئے بھی مفید ہے جس سے ناظرین اردو زبان کا رسم الخط، پڑھنا، بولنا با آسانی سے سیکھ سکتے ہیں۔

www.urduworld.com

2003 میں اس سائٹ کی شروعات ہوئی۔ یہ خالص ادبی سائٹ ہے جس میں شاعری اور فکشن ہے۔ ناول اوافسانے کی سائٹ ہے۔ اس کے قارئین پاکستان میں 68% ہندوستان میں 17%، امریکہ میں 2% ہیں۔

یہ پاکستان کی سب سے مشہور سائٹ ہے جس کے دیکھنے والوں کی تعداد تقریباً 68% ہے۔

www.urdupoetry.com

اس سائٹ کی شروعات 31st Dec 2005 میں ہوئی۔ اس میں تقریباً 343 شعراء کے 11826 غزلیں اور نظمیں موجود ہیں۔ یہ شعر و شاعری کی بہت بڑی سائٹ ہے۔

مجروح سلطان پوری، خوجہ میر درد، مرزا غالبؔ، مرزا داغ دہلوی، فیض احمد فیضؔ ، امیر خسرو، خوجہ آتش، مرزا محمد رفیع سوداؔ، میر تقی میر، ولیؔ، بہادر شاہ ظفر، جوش ملیح آبادی، جگر مرادآبادی، جاوید اختر، خلیل الرحمٰن اعظمی وغیرہ شعراء کے کلام موجود ہیں اس ویب سائٹ پر قدیم و جدید تمام شعراء ہیں جس کسی کا بھی

کلام پڑھنا ہوتو ان کے نام کے اوپر کلک کر کے مطالعہ کر سکتے ہیں۔اس سائٹ پر علامہ اقبال ''بال جبریل''
کے تقریباً 56 نظمیں ملیں گی۔ نئے شعراء کے انٹرویو شامل ہیں۔ آپ بیتی مذہب ،کھیل ،
شخصیات،سفرنامہ،تاریخ،سیاست،افسانے،طنزومزاح موجود ہے۔

www.mushaira.org

یہ اردو کی پہلی ویب سائٹ ہے جس میں شعراء کے کلام ان کی اپنی آواز میں سن سکتے ہیں۔اس پر
مشاعروں کا مجموعہ موجود ہے جس کو آن لائن سنا جا سکتا ہے۔اس سائٹ کی اور ایک خاص بات یہ ہے کہ اس
کے ذریعہ سے نئے شعراء کو اپنے کلام کو بھیجنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یہ سائٹ 1998ء سے جاری ہے۔اس
سائٹ پر حروفِ تہجی کے اعتبار سے شعراء کی فہرست موجود ہے۔ان کے نام پر کلک کر کے غزل سن سکتے
ہیں۔اس سائٹ پر غزل کی تاریخ موجود ہے جو انگریزی میں لکھی گئی ہے۔اس پر شعراء کے متعلق زندگی کے
حالات اور ان کے مضامین بھی ہیں۔ بحر حال یہ ایک خالص مشاعرے اور شعراء کی سائٹ ہے جس سے
شعروشاعری کے شوقین استفادہ کر سکتے ہیں۔

www.nawa-e-urdu.htm

یہ پاکستانی آن لائن اردو اخبار ہے اسکی شروعات 23 مارچ 1940ء میں حمید نظامی کی نگرانی میں
ہوئی پھر اس روایت کو ماجید نظامی نے آگے بڑھایا پہلے تو یہ اخبار 15 دن میں ایک دفعہ آتا تھا پھر 15 ڈسمبر
1942ء سے ہفتہ وار اخبار بن گیا۔آگے چل کر 19 جولائی 1947 سے روزنہ شائع ہونے لگا۔

www.urdulife.com.

اس ویب سائٹ کو امجد شیخ نے 13 ڈسمبر 2000 میں شروع کیا۔اس سائٹ پر گریٹنگ کارڈس

ٹکسٹ انیمیشن (Textanimation) کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایسا ویب سائٹ ہے جس میں فانٹ(font) ڈون لوڈ (download) کیئے بغیر ہی فلاش کارڈس بھیج سکتے ہیں۔اس سائٹ پر اردو شاعری کا ذخیرہ بھی موجود ہے۔ ساحر لدھیانوی ،شاہد رضوی، حسن رضوی، فیض احمد فیض، غالب، ناصر کاظمی، غالب، بہادر شاہ ظفر، سلیم کوثر، بشیر بدر، ابن انشاء وغیرہ کے کلام موجود ہے۔جس میں

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی

موت کا ایک دن معین ہے
نیند یوں رات بھر نہیں آتی

آگے آتی تھی حال دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر ہنسی نہیں آتی

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

کیوں نہ چیخوں کہ یاد کرتے ہیں
میری آواز گر نہیں آتی

داغ دل گر نظر نہیں آتا

بوبھی اے چارہ گرنہیں آتی

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کوبھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی
موت آتی ہے پر نہیں آتی

کعبے کس منہ سے جاؤگے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

اس سائٹ کا ادبی معیار بہت اونچا ہے جس کا اندازہ اس سائٹ پر موجود ہونے والے مضامین نثر اورنظم کے سرمائے سے لگایا جاسکتا ہے۔

ادبی سرمائے کو ایک نئی طریقہ زاویئے سے یونی کوڈ (Unicode) میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس سائٹ پر تحریریں ان پیج (Inpage) میں بھیجی جاسکتی ہیں جنھیں اس سائٹ میں یونی کوڈ میں تبدیل کرلیا جائے گا۔اس سائٹ پر رومن اردو میں بھیجی گئی تحریروں کوشامل نہیں کیا جاتا۔

www.urdustan.com

کاشف ھدی نے 1997ء میں اس ویب سائٹ کی شروعات کی۔ یہ ایک ایسی سائٹ جوامریکہ میں بنی۔ یہ سائٹ ہے جواردوزبان کوفروغ دینے میں بڑی معاون رہی ہے۔اس سائٹ نے اردو کے جدید شعراء کا بہتر سے بہتر کلام پیش کیا تاکہ اردو کے شائقین اور قارئین کی تعداد میں مزید اضافہ ہوا۔مضمون نگارسردار جہانگیر نے اور کاشف ھدی کے عرق وار دوستان نامی ایک کتاب میں اردو کے معیاری مضامین

شامل ہیں اس کتاب کی قیمت کو اس سے بھی کم رکھی گئی ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ تک پہنچ سکے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جیسے آن لائن پر خریدا جاسکتا ہے۔ اس سائٹ پر غزلیں اور نظمیں شامل ہیں۔ یہ ویب ایک اردو پورٹل ہے۔ اس کے روزانہ قارئین کی تعداد ۲۸۸ ہے۔ اس سائٹ پر اردو غزلیں، شاعری اور اردو ادب موجود ہے۔ بی بی سی خبریں، کاروباری سافٹ ویر اور اردو کے سافٹ ویر مفت ڈاون لوڈ کیئے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جنگ اردو اخبار بھی ہے۔

www.faiz.com

اس ویب سائٹ پر خالص فیض احمد فیضؔ کا کلام ہے اس پر فیض کی سوانح عمری بھی موجود ہے۔ فیض کی کتابوں میں فیض کی کلیات نسخہ ہائے وفا، نقش فریادی، زنداں نامہ دستِ صبا، میرے دل میرے مسافر، سروادی، سینا وغیرہ موجود ہیں اسکے علاوہ فیض کے لکھے ہوئے بہت سے نیز انگریزی کتابیں

" O City of lights", Coming back Home, The Unicorn & The Dancing girl , Corresponding Voice شامل ہیں۔ انگریزی کتابوں کا اردو ترجمہ بھی موجود ہے۔

www.ghalib.com

اس ویب کو فرانسس ڈبلیو پریچٹ Franes w prichett نے بنایا ہے۔ اس ویب سائٹ پر غالب کی سوانح عمری اور ان کی بہترین کتابیں اور دیوانِ غالب موجود ہے۔

اس کے علاوہ ٹریژری آف اردو پویٹری "Treasury of Urdu Poetry" نامی کتاب موجود ہے۔ جس میں میر سے لے کر فیض تک جملہ 34 شعراء کی غزلیں اور نظمیں شامل ہیں۔ نظموں کا ترجمہ ایک زبان سے دوسری زبان میں کرنا بہت ہی مشکل کام ہے لیکن کلدیم سلسبل نے بڑی ہی خوبصورتی سے نظموں

کا ترجمہ انگریزی میں کیا ہے۔اس ویب سائٹ پر ڈاکٹر سرفراز کے نیازی کی مشہور مقبول

"Love Sonnets of Ghalib" نامی کتاب بھی موجود ہے۔ نیازی نے غالبؔ کی غزلوں کا ترجمہ کیا ہے

جواس ویب سائٹ کی زینت بڑھا رہا ہے۔

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا

کاغذی ہے ہر پیکرِ تصویر کا

کاوکاوِ سخت جاہیانے تنہائی نہ پوچھ

صبح کرنا شام کا ، لانا ہے جوئے شیر کا

جذبہ بے اختیار شوق دیکھا چاہئے

سینہ شمیشر سے بابر ہے دم شمیشر کا

آگئی دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے

مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا

بس کہ ہوں غالبؔ اسیری میں بھی آتش زیر پا

موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا

انگریزی میں اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

About whose mischievousness of writing is the imagea plaintiff.of papers is the robe of every countenance of the picture(1.1)
Ask not about digging through lifes forbearance of loneliness.
To make day back from night is the bringing of the canal of milk.(1.2)
The motion of ardor, out of control, is worth seeing!
The edge of the sword is outside of the swords breast.(1:3)

No matter to what extent intellegence spreads the net of hearing.
Not catchable (anqa) is the intent in my style of Speech (1.4)
Ghalib even in bandage I am restless to such extent.

www.Iqbal.com

اس ویب سائٹ میں علامہ اقبآل کی حالاتِ زندگی۔ان کے جملہ مضامین،تصانیف، نظم ونثر کو پیش کیا گیا ہے ۔تصورعشق سب کی تفصیل ملے گی۔اس ویب سائٹ سےمنسلک ایک اورویب سائٹ iqbalcyber library.net ہےجس میں اقبالیات کا بیش قیمتی سرمایہ موجود ہے۔کلیاتِ اقبآل، اس کتب خانہ (library)میں 101موضوع پر 18زبانوں میں لکھی ہوئی کتابیں ہیں۔علامہ اقبآل کی بہت مشہورنظموں اورغزلوں کا ترجمہ موجود ہے۔اورغزلوں کا ترجمہ بھی موجود ہے۔The call of the Bell، شکوہ وجوابِ شکوہ انسان

بالِ جبریل(The wing of Gabreel)

Gesue tabdar ko a ghazal

Apni Jaulan-gah a ghazal

Sitaron se aage a ghazal

Masjid-e-qurtubah a Nazam

lenin a musalsal ghazal

lalahe Sahra a ghazal

Zarb E Kaleem ضربِ کلیم

(The Blowstruch by Mose)

Jamiyat-e-aqvam a ghazal

aurath a set of short of short ghazal

مثال کے طور پر اقبالؔ کی نظم کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے

ان تمام کا انگریزی میں ترجمہ کی ہوئی کتابیں موجود ہیں جیسے

Insan (Nazam)

1. قدرت کا عجیب یہ ستم ہے!

This is a Strange Cruelty of nature

2. انسان کو راز جو بنایا!

it made man a secret seeker!

3. راز اس کی نگاہوں سے چھپایا

it hid the secret from his gaze

4. بیتاب ہے ذوق آگاہی کا!

The relish of awareness is restless

5. کھلتا نہیں بھید زندگی کا

the mystery of life does not become revaled

6. حیرت انگیز وانتہا ہے

amazement is the beginning & the Consummation!

7. آئینہ گھر میں اور کیا ہے

in the mirror-house what is there

9. دریا سوں بہا جادا پیا

the river is on the road towards the ocean

10. بادلوں کو ہوائیں اُڑا رہی ہیں

the wind is carrying the cloud away

11. شانِ پاوتھالے رہی ہے

it is bearing it on its shoulder

12. تارت شرابِ تقدر

the stars are intoxicated with the wine of destiny.

13. زندانِ فلک میں ناپا زنجیر

in the person of the sky with feet chained

www.urdudost.com

شعر وادب کی دنیا کی ایک اہم سائٹ ہے اردو دوست انٹرنیٹ پر اردو کے فروغ کے لئے کی گئی

ابتدائی کاوشوں میں ایک اہم کاوش ہے۔ اردو ادب کے فروغ کے لئے اس نے ادبی ماہنامہ کائنات شروع

کیا جو تا حال جاری ہے اس کے علاوہ اس نے لائبریری کا بھی شروع کی ہے.اردو دوست آن لائن لائبریری میں کتابیں مفت ڈاؤن لوڈ کے لئے موجود ہیں۔کسی بھی کتاب کوڈاؤن لوڈ کر کے اپنی ہارڈ ڈسک یا DVD یا CD میں محفوظ کر سکتے ہیں۔اور مطالعہ کر سکتے ہیں۔تمام کتابیں PDF فارمیٹ میں ہیں جو کتابیں مفت ڈاؤن لوڈ کے لئے موجود دہیں۔ان میں بنگال میں اردو ناول،شرح دیوانِ غالب، اردو، ایک گدھے کی سرگزشت وغیرہ کتابیں موجود ہیں۔ان کے علاوہ حمد ونعت، اسلامیات ادبی تقریبات اور اطلاعات،مضامین،افسانے،شاعری طنز ومزاح، برقی کتب،شخصیات،خاکے،کلام بزبان شاعر،سفرنامے اورخطوط وغیرہ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

www.tafrehmella.com

اس ویب سائٹ پر جدید دور کے مشہور مضمون نگاروں اورشعراء کی حالاتِ زندگی اوران کے کلام موجود ہیں حیدر قریشی کی کتابیں جس میں برگد کا پیڑ، زندگی کا تسلسل اور محمد اسلم لودھی۔اپنی خودنوشت (autobiography) لمحوں کا سفر نامی کتاب میں لکھا جو اس ویب سائٹ پر موجود ہے۔

www.Youtubeurdu.com

اس ویب سائٹ پر اسلام کی تاریخ قرآنِ شریف اردو تراجم کے ساتھ حج کی تربیت کے ویڈیو، ڈاکٹر اسرار احمد کا بیان القرآن اور اردو کے بارے میں جانکاری دستیاب ہے۔اور اردو حرف تہجی اوران کا تلفظ بھی ہے۔

www.googleurdu.com

یہ ویب سائٹ 24 اکتوبر 2010ء میں بنی ۔ یہ ایک ایسی ویب سائٹ ہے جس میں پاکستان کے کالجوں اور یونیورسٹی کے بارے میں تفصیل ملتی ہے اور مکمل انگریزی اردو لغت موجود ہے۔ پاکستانی ٹی وی چینلز، آن لائن پاکستانی اردو اخبارات، پاکستانی اردو ویب سائٹس شامل ہیں۔

www.akhbarurdu.com

یہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی ویب سائٹ ہے جس میں اردو آن لائن ۔ اردو ڈیجیٹل لرننگ کورس، اردو ڈیجیٹل لائبریری ہے، قومی اردو کونسل کی کوشش فروغ اردو کے سلسلے میں قابل ستائش ہیں۔

www.Quararabicaseasyasurdu.com

اس ویب سائٹ سے جہاں قواعد سیکھنے میں مدد ملتی ہے وہیں قرآن کی تفسیر با آسانی سمجھنے کی سہولت ہے اس پر آن لائن اردو زبان وادب کی تاریخ سے ہے۔

www.englishtourdutranslation.com

اس ویب سائٹ کا مقصد انگریزی کی تفہیم ہے۔ اس میں تقریباً سارے الفاظ کا ترجمہ موجود ہے اس میں اگر کوئی ایسا لفظ جو اس لغت میں شامل نہیں تو اس ویب سائٹ کے ڈاٹا بیس (database) میں درج کیا جائے تو اور کم سے کم وقت میں اس لفظ کے معنی شامل کر دئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس

میں اسلامی ناموں کی فہرست جنرل نالیج کوئز (General Knowldge Quiz)اور ٹائپنگ اسپیڈ typing Speed دیکھنے کی سہولت بھی ہے۔

www.tauheed-Sunnat.com

یہ اسلامی ویب سائٹ ہے جس میں نعتیں، اردو اسلامک کتابیں جیسے آؤ نماز سیکھیں، اہلِ سنت، و اہل بدعت کی پہچان، آسان نماز، فرائض واجب نماز، شیعہ وسنی اختلاف وغیرہ کتابیں شامل ہیں لکچرس اور بیانات درس تفسیر قرآن، درسِ حدیث، علماء جیسے مولانا طارق جمیل، مولانا مکی، مفتی، عثمانی اور قاری حنیف کے بیانات موجود ہیں۔

www.dailypakistan.com

یہ روزنامہ پاکستان کی ویب سائٹ ہے جس میں تازہ خبریں آج کا اخبار، ڈیلی بائیٹس، قومی، بین الاقوامی، کھیل کی خبریں اس میں شامل ہیں۔

www.nawaiwaqt.com

یہ اخبار کی ویب سائٹ ہے جس میں اہم خبریں فلم اور کالم، میگزین، تازہ ترین خبریں کارٹون، کالم، ادارتی مضامین مضامین، نورِ بصیرت، لاہور، کراچی، اسلام آباد اور ملتان کی خبریں موجود ہیں۔

www.anchal.com

یہ پاکستان کا پہلا آن لائن اردو میگزین ہے جس میں اردو کے درجنوں ناول پاکستان رسالے ماہنامے، اردو کی کہانیاں، روزانہ، ہفتہ وار، ماہنامہ اردو میگزن ہیں۔

www.ibtada.com

یہ ویب سائٹ بچوں کے لئے بنائی گئی ہے جس میں فہم القرآن، درسِ قرآن، حکایات، اسلامی سچی کہانیاں، حمد و نعت ، حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے حالات، دنیا کے سات قدیم عجوبے، لاہور کی تاریخ اور اہم مقامات، دلچسپ سیر جیسے مضامین اس سائٹ میں موجود ہیں۔ساتھ ہی لطیفے، بچوں کی کہانیاں وغیرہ بھی شامل ہیں۔

www.learningurdu.com

اس ویب سائٹ پر اردو انگریزی لغات کے علاوہ نظمیں مختلف شعراء کا منتخب کلام موجود ہے۔
اس سائٹ پر تقریباً 3500 لفظوں کا ترجمہ ہے جبکہ انتخاب لغات میں 10000 لفظیں ہیں جیسے غزل کا شعر؟ اس کو انگریزی میں Couplet کہتے ہیں۔اور بیت الغزل کا مطلب The Best Couplet in Ghazal اس طرح سے اس میں مختلف اصناف کے اجزائے ترکیبی کی تفصیل دی گی ہے۔

www.dictionary.com

اس سائٹ پر ڈکشنری ہے۔جس میں اردو الفاظ ان کے ترجمے اور تفصیل موجود ہے اس میں رومن اردو کے معنی ہیں آکسفر ڈ ڈکشنری بھی موجود ہے۔

www.wikipedia.org/wiki/listofurdu/prose-dastan

اس ویب سائٹ میں داستانوں اور قصوں کی فہرست ہے جو اٹھارویں اور انیسویں صدی میں لکھی

گئی تھیں۔اس میں گیان چند جین کی کتاب ''اردو کی نثری داستانیں، باغ و بہار حیدر بخش حیدر کی داستانِ امیر حمزہ موجود ہے۔

www.word2word.com

یہ ایک ایسی ویب سائٹ ہے جس میں مفت آن لائن کورس کی سہولت ہے۔اردو زبان کے شوقین کو بہتر طریقے سے زبان سکھانا اور سمجھانا اس ویب سائٹ کا اہم مقصد ہے۔اس میں ایسے مضامین ہیں جس سے اردو زبان کو بآسانی سیکھ سکتے ہیں۔

www.tafreehmela.com

یہ سائٹ امریکہ کی درجہ بندی کے مطابق96795 نمبر پر ہے اور اسکے ماہانہ قارئین کی تعداد 1,113 ہے۔ اس سائٹ پر اردو شاعری اردو لطیفے اسلامک ویڈیوس،اسلامک وال پیپرس ، رمضان اسلامک ای بک پاکستانی کرکٹ، پاکستانی میک اپ،مہندی ڈیزائنس،خبریں وغیرہیں ناولوں میں جاسوسی ناول اردو ڈائجسٹ(Digest) ہیں۔
مختصر صحیح مسلم تفریح وتحقیق کے ساتھ جنت کی کنجی جن یا شیطان کی دنیا ماں کی عظمت جیسی کتابیں ہیں۔

www.Khabrien.com

اس سائٹ کی شروعات 26 جنوری 2001ء میں ہوئی۔ یہ اردو اخبارات کی ایسی ویب سائٹ ہے جس میں لگاتار لاہور کراچی اور ملتان سے خبریں پیش ہوتی ہیں۔

www.topurdunews.com

اس ویب سائٹ پر اردو، ہندی، عربی فارسی اور فرنچ اخبارات ہیں۔

www.siasat.com

یہ ہندوستان کا بڑا رسالہ جس میں اردو انگریزی دونوں زبانوں میں خبریں ملتی ہیں اس کے علاوہ پاکستان اور وسطی علاقوں کی خبریں بھی ہیں۔

www.bestsoftware4download.com

یہ اردو سے انگلش اور انگلش سے اردو لفظوں کے ترجمے والی سائٹ ہے۔ اس میں بہترین سافٹ ویر جس کو مفت ڈوَن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔

www.itduniya.com

اس ویب سائٹ کے ذریعے کمپیوٹر کورس کر سکتے ہیں جس میں کمپیوٹر ہارڈ ویر، سافٹ ویر پور پائنٹ، نیٹ ورکنگ، فوٹو شاپ شامل ہیں۔

www.U4U.com

یہ ایک آن لائن لائبریری ہے۔ جس میں تمام قلم کار وہ ادیبوں اور شاعروں کے کلام موجود ہیں۔ یہ اردو ادب والوں کے لئے ایک انمول تحفہ ہے۔ اس سائٹ پر حروف تہجی کے اعتبار سے مکمل ترتیب شدہ غزلیں نظمیں ناول، افسانے، اور ان سے مطابق بہت سے مواد موجود ہے۔

www.sherosukhan.tripod.com

کینیڈا میں مقیم سردار بوعلی کی یہ ویب سائٹ اپنی پیش کش کے اعتبار سے بڑی جاذب نظر ہے کینیڈا کے مقامی ادبی رپورٹوں سے لے کر اردو تحریر نگاروں تک کو بہت عمدگی سے پیش کرتے ہیں۔

www.groups.yahoo.com/group/urdu_writes

اس کے مالک کاشف الہدیٰ ہیں۔اس پر دنیا بھر سے اردو شعراء اور ادباء اپنی اہم تخلیقات اور ادبی سرگرمیوں کی خبریں اور رپورٹیں بھیجتے ہیں۔

www.urdupages.com

یہ خالص ٹکنیکل نوعیت کی ویب سائٹ ہے جہاں شرکت کرنے والوں کو اردو پروگرام کے بارے میں تربیت دی جاتی ہے۔

www.magpk.com

یہ ایک ایسی ویب سائٹ ہے جس میں اسلامی جانکاری، اردو لطیفے بہترین اردو ناول، نظمیں اور کمپیوٹر کے بارے میں جانکاری ملتی ہے۔اس ویب سائٹ کی خاصیت یہ ہے کہ کسی بھی موضوع پر اگر ناول پڑھنا ہے تو سرچ بوکس (search Box) میں اس کا نام لکھ کر ناول ڈھونڈ کر اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

www.urdupoetrysite.blogspot.ae

اس ویب سائٹ پر تقریباً جدید و قدیم شعرا کا کلام موجود ہے جن میں آغا حشر، ابراہیم ذوق، ابن انشا، احمد مشتاق، اختر شیرانی، جاں نثار اختر، جگر مرادآبادی، خواجہ میر درد، داغ دہلوی، ظفر، اقبال، منیر نیازی، ن۔م۔راشد، پروین شاکر وغیرہ شعرا قابل ذکر ہیں۔ان میں سے چند شعرا کے مطلع یہاں درج

کیے جاتے ہیں

ہر ایک روح میں اک غم چھپا لگے ہے مجھے
یہ زندگی تو کوئی بددُعا لگے ہے مجھے

جاں نثار اختؔر

تو اس قدر مجھے اپنے قریب لگتا ہے
تجھے الگ سے جو سوچوں عجیب لگتا ہے

جاں نثار اختؔر

ہم تجھ سے کس ہوس کی فلک جستجو کریں
دل ہی نہیں رہا ہے جو کچھ آرزو کریں

خواجہ میر دردؔ

بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جاں لیتے ہیں
تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں

فراقؔ

کیا زمانہ تھا کہ ہم روز ملا کرتے تھے
رات بھر چاند کے ہمراہ پھرا کرتے تھے

ناصؔر کاظمی

تیرے خیال سے لو دے اُٹھی ہے تنہائی
شبِ فراق ہے یا تیری جلوہ آرائی

ناصؔر کاظمی

دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی
دونوں کو اک ادا میں رضا مند کرگئی

مرزا غالبؔ

لازم تھا کہ دیکھو مرارستہ کوئی دن اور
تنہاگئے کیوں؟اب رہو تنہا کوئی دن اور

مرزا غالبؔ

کب تک تو امتحان میں مجھ سے جدا رہے گا
جیتا ہوں تو تجھی میں یہ دل لگا رہے گا

میر تقی میرؔ

یہاں کسی کو بھی کچھ حسبِ آرزو نہ ملا
کسی کو ہم نہ ملے اور ہم کو تو نہ ملا

ظفر اقبال

اپنی تنہائی مرے نام پر آباد کرے
کون ہوگا جو مجھے اس کی طرح یاد کرے

پروین شاکر

لازم نہیں کہ اس کو بھی میرا خیال ہو
جو میرا حال ہے وہی اس کا بھی حال ہو

منیر نیازی

یہ کیسا نشہ ہے میں کس عجب خمار میں ہوں
تو آگے جا بھی چکا ہے میں انتظار میں ہوں

منیر نیازی

www.jawabarz.com

اس ویب سائٹ پر 45 شعرا کی فہرست دی گئی ہے۔اس سائٹ پر نئے نئے شعرا کے کلام کا اضافہ بھی ہو رہا ہے۔شعرا میں ابراہیم ذوق، ابن انشا، اکبر الہ آبادی، احمد ندیم قاسمی، افتخار عارف، امجد اسلام امجد، بہادر شاہ ظفر، تابش دہلوی، حیدر علی آتش، سلیم کوثر، علامہ اقبال، غالب، فیض احمد فیض وغیرہ قابل ذکر ہے اس ویب سائٹ میں جہاں شعرا کا کلام درج کیا گیا ہے وہیں ان کا مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔

شبِ ہجر میں کیا ہجوم بلا ہے
زباں تھک گئی مرحبا کہتے کہتے

مومن خاں مومن

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مومن خاں مومن

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

مومن خاں مومن

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

میر درد

روندے ہے نقش پا کی طرح خلق یاں مجھے
اے عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کہا مجھے

میر درد

لے خبر تیغ یار کہتی ہے
باقی اس نیم جان میں کچھ ہے

میر درد

آئے بھی لوگ بیٹھے بھی اٹھ بھی کھڑے ہوئے
میں جا ہی ڈھونڈھتا تیری محفل میں رہ گیا

آتش

فصل بہا ر آئی پیو صوفیو شراب
بس ہوچکی نماز، مصلا اٹھایئے

آتش

مری نماز ِجنازہ پڑھی ہے غیروں نے
مرے تھے جن کے لیے وہ رہے وضوکرتے

آتش

یہاں بھی تو وہاں بھی تو زمیں تیری فلک تیرا
کہیں ہم نے پتہ پایا نہ ہرگز آج تک تیرا

داغؔ

جو تجھ کو پایا کچھ نہ پایا یہ خاکداں ہم نے خاک پایا
جو تجھ کو دیکھا تو کچھ نہ دیکھا تمام عالم خراب دیکھا

داغؔ

محشر میں داد خواہ جو اے دل نہ تو ہوا
توجان لے یہ ہاتھ سے میرا پھر گیا

داغؔ

لگتا نہیں ہے جی میرا اُجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم نا پائدار میں
بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصل بہار میں
یا مجھے افسر شاہانہ بنایا ہوتا
یا مرا تاج گدا یا نہ بنایا ہوتا

بہادرشاہ ظفرؔ

مے پیش کیا کہ کچھ فضا ہی نہیں
ساقیا باغ میں گھٹا ہی نہیں

امیر مینائی

یہ چرچے یہ محبت یہ عالم کہاں
خدا جانے محل تم کہاں ہم کہاں

امیر مینائی

وہ کون تھا جو خراجات میں خراب نہ تھا
ہم آج پیر ہوئے کیا کبھی شباب نہ تھا

اس سائٹ پر ایسے اشعار بھی پیش کیے گئے ہیں جو بہت مشہور ہوئے۔ زبان زد خاص و عام ہیں۔

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالبؔ
تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں

غالبؔ

ناز کی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

میرؔ

ہم نہ کہتے تھے کہ حالی چپ رہو
راست گوئی میں ہے رسوائی بہت

حالیؔ

سب لوگ جدھر وہ ہیں ادھر دیکھ رہے ہیں
ہم دیکھنے والوں کی نظر دیکھ رہے ہیں

داغ دہلوی

دائم آباد رہے گی دنیا
ہم نہ ہوں گے کوئی ہم سا ہوگا

ناصر کاظمی

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لے تو نہیں جہاں کے لیے

اقبالؔ

دنیا میں ہوں دنیا کا طلب گار نہیں ہوں
بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

اکبرالہ آبادی

اس ویب سائٹ میں بچوں کے لیے کہانیاں بھی ہیں۔

www.mushaira.org

یہ آن لائن مشاعرہ کی ویب سائٹ ہے جس میں آپ شعرا کی زبانی ان کے کلام سن سکتے ہیں۔ یہ دنیا کی پہلی اردو سائٹ ہے جس میں آن لائن مشاعرہ سن سکتے ہیں۔ یہ سائٹ اُبھرتے ہوئے شعرا کو اپنا کلام سنانے کے لیے سنہرا موقع فراہم کرتی ہے۔

www.storiespk.com

اس سائٹ پر جو ناول اور کہانیوں کے مجموعے موجود ہیں وہ حسب ذیل ہیں نسیم حجازی کی ناول

ٹیپو سلطان ناول محمد بن قاسم آخری چٹنان، سنگ حیات، زنجیرین بہاراں، نور محل، انوکھا انصاف، اک پاگل سی لڑکی۔

محمد بن قاسم کی حقیقت ادھوری چاہت ، وقت کا کھیل، تیسرا آدمی، آنکھیں، اتفاق وغیرہ شامل ہیں۔

www.urduadab4u.blogspot.ac

اس میں تنقیدی ناولیں افسانوی مجموعے شعری مجموعے موجود ہیں۔شاعری سے مختلف موضوعات پر شعرا کا کلام یکجا کیا گیا ہے۔شعرا کی تصویر کے ساتھ ان کا مختصر تعارف بھی دیا ہے۔احمد فراز، اعتبار ساجد، احمد ندیم قاسمی، افتخار عارف، امجد اسلام امجد، جان ایلیا، حبیب جالب، شکیب جلالی کا کلام موجود ہے۔

افسانے احمد ندیم قاسمی کے چنندہ افسانے جیسے ماسی گل ، بانو، بیگم کی بلی ، بدنصیب بت تراش، کپاس کا پھول وغیرہ۔منٹو کے تقریباً 50 افسانے موجود ہیں جن میں سے ٹوبہ ٹیک سنگھ، کالی شلوار، میری شادی، ٹھنڈا گوشت، ٹیڑی لکیر، بغیر اجازت وغیرہ شامل ہیں۔ پریم چند کے 14 افسانے ہیں۔گلی ڈنڈا، شکوہ شکایت، حج اکبر، عیدگاہ، روشنی، بدنصیب ماں وغیرہ۔

انتظار حسین کے 13 افسانے ہیں زرد کتا، آخری آدمی اور سماندگان، کرشن چندر کے 15 افسانے ہیں۔مہالکشمی کا پل، ممتا، چندرو کی دنیا، گرجن کی ایک شام ہیں۔

www.salamurdu.com

اس ویب سائٹ پر اردو مزاحیہ، گیلری، تصاویر گیلری مختلف شعرا کا کلام اوران کی سوانح ملتی ہے۔

کلاسیکل شعرا کے ساتھ ساتھ جدید شعرا کا کلام بھی مختلف اصناف کا احاطہ کیا گیا ہے۔ سنجیدہ کلام کے ساتھ ساتھ مزاحیہ کلام بھی دیا گیا ہے۔

جدید شعرا کے مزاحیہ اشعار ہیں جیسے انعام کا کلام

حسن ہم پراشکارا یہ بھی ہو اور وہ بھی ہو

چاہتا ہے دل ہمارا یہ بھی ہو اور وہ بھی ہو

دیکھتے ہی بزم میں عذر اورنور ین کو

ایک دم سے دل پکارا یہ بھی ہو اور وہ بھی ہو

ملازم نے صاحب سے روکر کہا

کہ میڈم نے مارا ہے سوتے ہوئے

کہا ہنس کے صاحب نے تو کیا ہوا

کبھی مجھ کو دیکھا ہے روتے ہوئے

نعتیں نعت مبارک

جب مسجد نبوی کے مینارنظر آئے

اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

منظر ہو بیان کیسے الفاظ نہیں ملتے

جس وقت محمد ﷺ کا دربار نظر آئے

بس یاد رہے اتنا سینے سے لگی جالی

پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے

دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے غم خوار نظر آئے

مکے کی فضاؤں میں طیب کی ہواؤں میں
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار ﷺ نظر آئے

چھوڑ آیا ظہوری میں دل جاں مدینے میں
اب جینا یہاں مجھ کو دشوار نظر آئے

دیوان غالب

مسدس حالی مد و جزر اسلام

محمود ایاز افضل عباسی

باب السلام

ادب دوست سلطان مہربان

واصف حسین

اردو ادب

اس عنوان کے تحت اردو ادب زبان میں جدید مضمون نگاروں کے مضامین موجود ہیں۔

دو بیج	نظام الدین
کل نفس ذائقۃ الموت	نوشین فاطمہ
اب کیا کریں گے	غوری
یاد رکھنے کی اچھی باتین	نظام الدین
انسانوں کی نفسیات	نظام الدین

برقی کتب خانہ

اس میں کتابیں شامل جس کو پڑھیں یا ڈاون لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

اسلامی کتب	علمائے دیوبند کا تاریخی (رفاقت حیات)

علوم مخفی و عملیات و ظائف

عملیات سے متعلق کتابیں موجو ہیں۔

اسلام

اس موضوع کے تحت قرآن حکیم، احادیث، سیرت طیبہ، صحابہ کرام، اولیائے کرام اور مجاہدین اسلام کے احوال و تعلیمات اسلام اور اسلامی تاریخ پر تحریریں موجود ہیں۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی

اس ویب سائٹ کے ضمن میں ڈیزائنگ اینڈ ڈیولپمنٹ کورس، عام سائنسی تحقیقات و انکشافات، قدیم و جدید طبی موضوعات پر سیر حاصل تحریریں پڑھنے کو ملتی ہیں۔

تصاویر و وڈیو گیلری

قدرتی حسن و جمال، مزاحیہ کارٹون، متفرق تصاویر موجود ہیں۔

www.saifstuff.blogspot.in

اس ویب سائٹ پر دینی، علمی، ادبی، سیاسی، سماجی، ہمہ اقسام کی جملہ حقوق سے آزاد تقریباً ڈیڑھ ہزار کتابیں اردو یونیکوڈ فارمیٹ میں ملتی ہیں۔ جنہیں بلا معاوضہ ڈون لوڈ کیا جا سکتا ہے۔ اردو ڈیجیٹل لائبریری، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، انڈیا کی پیش کش ہے۔

اردو کتابیں یونیکوڈ فونٹ میں ڈاونلوڈ کرنے کی سہولت ہے۔ اس میں یونیکوڈ اردو فونٹس میں کتابیں آن لائن پڑھنے کی سہولت ہے۔

www.deedawar.com

شاذونادر کتابیں آن لائن پڑھنے کے لیے ایک مفید ویب سائٹ ہے۔

www.therealislam1.worldpress.com

اس سائٹ پر مختلف موضوعات پر بہت سے مضامین موجود ہیں جیسے جماعت اوراطاعت، تعمیر کی غلطی اسلام اور جمہوریت (حصہ اول و دوم) دین اسلام کے ماخذین، پاکستان میں مذہبی شدت پسندی بمقابلہ سیکولرشدت پسندی (جن وانس)، رمضان المبارک وغیرہ۔

www.bazm.urdu.anjuman.com

اس میں اردو سے محبت کرنے والوں کی بزم ہے۔ انجمن، گوشۂ غزل، موج غزل، ہم قافیہ الفاظ، رنگ غزل، گوشۂ نظم، گوشۂ ادب، گوشۂ ظرافت، ادب نامہ، ساز وآواز شامل ہیں۔

گوشۂ غزل

اردو کی ترویج کے لیے آج انٹرنیٹ ایک زبردست ذریعہ ہے یہی وجہ ہے کہ انٹرنیٹ پر یونیکوڈ اردو فورمز اور ویب سائٹس موجود ہیں۔اردو کے شائقین کے لیے ایک بہت بڑا ذخیرہ ان ویب سائٹس پر جمع کردیا گیا ہے۔کچھ اخبارات نے بھی اپنے یونیکوڈ ایڈیشن شروع کئے ہیں جو صحافتی دنیا میں ایک انتہائی قابل تعریف قدم ہے۔آج کل شوشل ویب سائٹس کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے اور خواص وعام ان ویب سائٹ سے جڑے ہوئے ہیں۔اردولسانی تہذیبی اور ثقافتی قدروں کی حفاظت اور فروغ نیز مثبت سماجی

روابط کی بحالی کے لیے اعجاز عبید (حیدرآباد) اور ڈاکٹر سیف قاضی معمار نے اپنی مشترکہ کوششوں سے بزم اردو ڈاٹ نیٹ نام سے ایک غیر نفع بخش اردو شوشیل نیٹورکنگ ویب سائٹ شروع کیا ہے۔ ویب سائٹ محبان اردو میں روز بروز اس کی مقبولیت بڑھتی جارہی ہے۔ عام وخواص اس میں شامل ہوکر اپنے ذوق کی تکمیل کررہے ہیں۔

www.Urdudost.com

اس ویب سائٹ کو ہندوستان کے صوبہ مغربی بنگال سے قائم کیا ہے۔اس میں عام قارئین کی تفریح کے لیے عوامی دلچسپی کے کئی سلسلے بھی ہیں لیکن اس کی ادبی طور پر سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ یہ ویب سائٹ ایک وقت میں چار ادبی رسائل باقاعدگی کے ساتھ پیش کررہی ہیں۔اس کا سب سے پہلا اور اہم ادبی رسالہ کائنات ہے۔ جو 2003 سے باقاعدگی سے بطور ماہانہ جاری ہے۔اس ادبی ماہنامہ کو پہلے ہر مہینے کے بعد تبدیل کردیا جاتا تھا۔ اس طرح پرانے شمارے انٹرنیٹ پر نہیں مل سکتے تھے لیکن اس کے مدیر نے آئندہ ہر سابقہ شمارے کو مستقل طور پر انٹرنیٹ پر رکھنے کا اعلان کیا ہے اور اگست 2003 سے سابقہ شمارے وہاں فائل میں موجود ہیں اور انہوں نے سابقہ تمام شماروں کو بھی پھر سے آن لائن کردیا ہے۔ اس ویب سائٹس پر رسالہ کائنات کے ہر تین شماروں کو یکجا کرکے کتابی صورت میں پیش کیا جائے گا۔اس عمل سے لازمی طور پر کتاب اور انٹرنیٹ کا باہمی تعلق بہتر اور مضبوط ہوگا۔

www.Urdustan.com

ادبی طور پر اس ویب سائٹس پر ہر ماہ ایک اہم نظم کا انتخاب پیش کیا جاتا ہے۔اردو ماہیا کا ایک سیکشن بھی سائٹ پر قائم ہے۔تاہم اس ویب سائٹ کا بنیادی مقصد ادب سے زیادہ اردو زبان کے ساتھ قارئین کو جوڑے رکھنا ہے۔اسی حوالے سے اس ویب سائٹ نے اپنے محدود وسائل میں پندرہ روزہ ریڈیو اجرا بھی کیا ہے جسے اسی سائٹ پر سنا جا سکتا ہے۔اردوستان پر دینی مضامین اور سماجی حوالے سے اہم میٹر بھی موجود ہے۔اس کی ڈسکشن فورم میں اردو سے منسلک اردوستانیوں کی محفلیں دیکھی جا سکتی ہیں۔

www.jadeedadab.com

اکتوبر 1978 میں جانپور (پاکستان) سے اس کا پہلا شمارہ شائع ہوا اور اس کے ایڈیٹر حیدر قریشی ہیں۔1986 میں آخری شمارہ نکلا۔1999 میں جدید ادب کا دوبارہ اجرا جرمنی سے ہوا لیکن دو شماروں کے بعد اس کی اشاعت معطل ہو گئی۔تین سال کے بعد پھر اس کا اجرا ہوا۔انٹرنیٹ کے اس دور میں بعض ادبی رسائل کو انٹرنیٹ پر پیش کرنے کی کاوش تو کی گئی ہے لیکن یہ کاوش جزوی سکشن تک محدود رہی ہے جدید ادب پہلا ادبی رسالہ ہے جو نہ صرف کتابی صورت میں شائع ہوا بلکہ انٹرنیٹ پر بھی آن لائن دستیاب ہے۔

www.alqamaronline.com

اس ویب سائٹ کو اسلام آباد کے جرنلسٹ ہارون عباس نے قائم کیا۔اسلام آباد پاکستان میں قائم کی گئی اس جنرل ویب سائٹ میں بھی زیادہ زور صحافتی پیش کش پر ہے۔تاہم اس ویب سائٹ پر اردو ادب

کا خاطر خواہ معیاری مواد بھی مل جاتا ہے۔اس کے شعر و ادب کے سیکشن میں شاعری ،افسانوں، خاکوں، تحقیقی مضامین، ادبی انٹرویو وغیرہ کا بہت معیاری مواد موجود ہے۔

www.urduclassic.com

کراچی سے محمد حسین کی قائم کردہ یہ ایک جنرل ویب سائٹ ہے۔اس میں ایک سوشل میگزین کی طرح کا مواد شامل کیا گیا ہے اس سے اردو کے عام قاری کی سائٹ سے دلچسپی قائم ہوتی ہے۔اردو کلاسک پر ایک مختصر سیکشن ،اردو ادب کے عنوان سے قائم کیا گیا ہے۔مختصر ہونے کے باوجود یہ سیکشن اپنے انتخاب کے لحاظ سے بہت معیاری ہے۔

www.urdu_adab.tripod.com.urduadab

یہ فیصل فارانی کی کینڈا سے قائم کردہ ایک مختصر لیکن خالص ادبی ویب سائٹ ہے۔اس میں اہم شعراء اور افسانہ نگاروں کی تخلیقات کا ایک انتخاب دیا گیا ہے۔فیصل فارانی کی ذاتی دلچسپی اور ادبی ذوق کے باعث یہ سائٹ معروف نہ ہونے کے باوجود ایک ادبی اہم ویب سائٹ ہے۔

www.Urdunet.com

اصغر انصاری کی یہ ایک بڑی جنرل ویب سائٹ ہے۔اس پر سیاست اور صحافت کا رنگ غالب ہے۔اس کا ادبی دنیا کا سیکشن اپنی جگہ اردو کی ایک ادبی دنیا بسائے ہوئے ہے۔ادبی دنیا میں شاعری کے

لیے اصناف کو جگہ دی گئی ہے۔ نثر میں افسانوں میں ناول، ڈراما اور دوسری اصناف کے لیے بھی جگہ بنائی گئی ہے۔ ادیبوں کی ڈائرکٹری بھی زیر تکمیل ہے۔ ابھی تک اس میں دوسو کے قریب شاعروں اور ادیبوں کے کلام ہیں۔ اس ویب سائٹ پر اور مزید اردو ویب سائٹس کے پتے (Address) ڈاکٹری کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہیں۔

www.groups.yahoo.co/group/urdu_writers

اس سائٹ کو بنانے والے کاشف الہدیٰ اور ایڈیٹر حیدر فرید ہیں۔ یاہو گروپس میں خالصا اردو کا یہ پہلا گروپ قائم کیا گیا ہے۔ اس پر دنیا بھر سے اردو شعرا اور ادبا اپنی اہم تخلیقات اور ادبی سرگرمیوں کی خبریں اور رپورٹیں بھیجتے ہیں۔ اس سائٹ سے نکلنے والے تین اہم ویب سائٹ اردو دوست، اردوستان اور شعر و ادب براہ راست استفادہ کررہی ہیں۔ یہاں ان پیج فائل سے اردو میں خبریں اور رپورٹیں جاری کی جاتی ہیں۔ اس سائبر ادبی حلقہ کی رکنیت کے حصول کے لیے ایڈریس پر ایک سادہ ای میل بھیج کر رکنیت حاصل کی جاسکتی ہے۔

www.urdupages.com

یہ خالص ٹیکنیکل نوعیت کی ویب سائٹ ہے جہاں شرکت کرنے والوں کو اردو سائٹ ایک رنگ میں ادبی خدمت ہی انجام دے رہی ہے۔ انگلینڈ میں قائم عرفان نواز کی یہ ویب سائٹس اردو پروگرام سیکھنے والوں کے لیے ایک رہنما کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ اردو پروگرام سے منسلک اردو شاعر اور ادیب کسی

ٹیکنیکل مسئلہ کی صورت میں اس ویب سائٹ پر اردو پیجز سے رجوع کر سکتے ہیں۔

www.urdunagar.com

فرانس میں قائم اردو کی اردونگر ڈاٹ کام عاکف غنی کی فنی صلاحیتوں اور اردو سے محبت کا ثبوت ہے۔اس سائٹ پر فرانس کی کمیونٹی نیوز کے ساتھ دنیا بھر کی دستیاب ادبی خبریں بھی شامل کی جاتی ہیں۔ ادیبوں کے انٹرویو، مضامین، کالم اور دلچسپی کے دیگر سلسلے اس سائٹ پر دیکھے جا سکتے ہیں۔اگر چہ اس سائٹ پر کچھ کچا پکا مواد بھی ملتا ہے لیکن گوپی چند نارنگ، اکبر حمیدی اور حیدر قریشی جیسے ادیبوں کی تحریروں سے اس کے معیاری پہلو کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

www.urdumanzil.com

دوبئی میں قائم کی گئی اردو کی ویب سائٹ صغیر احمد جعفری اور ان کی اہلیہ صبیحہ صبا کی اردو سے وابستگی کا مظہر ہے۔اس سائٹ پر اردو کے کئی شعرا کا کلام پیش کرنے کے ساتھ ادیبوں کی ایک ڈائرکٹری بھی دی گئی ہے۔یہ پاکستانی شعرا سے متعلق ویب سائٹ ہے۔

www.haroof.com

ملتان سے مرتضیٰ اشعر نے اس ویب سائٹ کو شروع کیا۔اس سائٹ کا ادبی انتخاب کافی بہتر ہے۔ شاعری، افسانے اور بعض دیگر اصناف میں مرتضیٰ اشعر نے ایک معیار کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ادیبوں کی ای میل ایڈرس پر مبنی ایک ڈائرکٹری بھی اس میں دی گئی ہے۔قارئین کی دلچسپی کا سامان اس میں موجود ہے۔

www.urdunet.com

اردونیٹ جاپان یہ ایک آن لائن اردو اخبار ہے جو جاپان سے شائع ہوتا ہے۔اس کے بانی اور مدیر ناصر ناکاگاوا ہیں۔اس اخبار کی اشاعت 27 جون 2012 میں ہوئی۔ جاپان میں رہنے والے پاکستانی لوگوں کے لیے ناصر ناکاگاوا تبصرے اورتحریریں شائع کرتے ہیں۔اپنی تحریروں میں جاپان میں لوگوں کا رہن سہن، حالات،قوانین، ایجادات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ غیر ملک میں اردو اخبار کا شائع ہونا واقعی ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔

www.awaz-e-haq.com

2-2-2008 میں آواز حق کا سچی اور کھری باتوں پر مشتمل ایک مقبول ٹاک شو ہے۔ یہ جاپان کا نمبروں ٹاک شو ہے۔اس کے علاوہ یہ سائٹ پر مختلف اخبار جیسے امت، نوائے وقت، مشرق، خبریں، جرات، جسارت، جنگ، جیو نیوز، ایکسپریس، جناح، اوصاف، اذکار اور الاخبار شامل ہیں۔

www.akhbare-e-haq

یہ روزنامہ اخبار حق اسلام آباد لاہور اور مظفر آباد سے شائع ہوتا ہے۔اس کے چیف ایڈیٹر تفو کھوکھر ہیں۔

www.urduelm.com

اردوداں طبقہ کے لیے پہلی عالمی اردو الیکٹرانک ادبی میگزین ہے۔

www.tazakalam.com

اس سائٹ پر اردو شاعری کا تازہ کلام شامل ہے۔

www.urdu.t2u.com

اردو شاعری ڈنمارک کے ایک شاعر کے پنجابی اشعار اور خوبصورت غزلیں ہیں۔

www.shairy.com

یہ اردو شاعری کی دنیا ہے۔

www.mushaira.org

دنیا بھر کے شعرا کے کلام کا حسین انتخاب اور انہی کی آواز میں ان کا کلام، پوری دنیا میں ہونے والے مشاعروں کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے۔

www.cultureopedia.com

یہ اردو ادب کی اہم شخصیات، ہندوستانی ادب، اردو ادب کی تاریخ اور ہندوستان کے سرکردہ ادبا کی ویب سائٹ ہے۔

www.duniya.urdu.duniya.com

یہ اردو کتابوں سے متعلق ویب سائٹ ہے۔

www.Loveurdu.com

اردو نیوز، شاعری، ڈکشنری، غزل تفریح موجود ہیں۔

www.urdu.cri.com

یہ ملکِ چین کی ویب سائٹ ہے۔اس سائٹ پر تازہ خبریں، چین آنے والوں کے خیالات اور تاثرات، آیئے چینی سیکھیں، خصوصی رپورٹ، ویڈیو، نوائے دوستی، سی آرٹی کی محفل وغیرہ شامل ہیں۔

www.forurdu.com

اس سافٹ وئیر پر بین الاقوامی خبریں ہیں۔

www.liveurdu.com

یہ ایک ایسی ویب سائٹ ہے جس میں سکالرشپ، ہوم بزنس، امیگریشن ویزا، وزٹ ویزا اسٹیڈی ویزا، دوبئی ویزا، دوبئی جابز کی تفصیلی معلومات مل سکتی ہیں۔

news.ptv.com.pk

اس ویب سائٹ پر علاقائی، قومی اور عالمی، کھیل سائنس وٹیکنالوجی جیسی خبریں ملتی ہیں۔

www.urdusahartv.ir

اس میں خبریں، ٹی وی، ریڈیو، ویڈیو کلپس، تازہ خبریں، تبصرے، عام تصاویر اور موسم کا حال شامل ہیں۔

www.urdunetpod.cast.com

اس سائٹ پر خصوصی ویڈیوس، سفر اسلام (امید کی منزل) سفیر اسلام (اسلام کا سنہرا دور) سفر اسلام (اسلام کی عظمت کے سات نشان) سفر اسلام (تلاش حق) پر کتابیں ہیں۔

www.royalnews.tv

اس سائٹ پر ۲۴ گھنٹے عالمی خبریں ملتی ہیں۔

www.urduvoa.com

اس میں پاکستانی کہانیاں، عالمی خبریں ہیں۔

www.gogle.com\web

یہ سرچ انجن ہے جس میں کوئی جانکاری تفصیل سے معلوم کر سکتے ہیں۔

www.myurdututorials.blogspot.ac

یہ ایک ایسی ویب سائٹ ہے جس میں کمپیوٹر کے تعلق سے جو بھی مشکلات پیش آتے ہیں ان سب کا حل اس میں دیا گیا ہے۔ جیسے:

Camtasia Studio ایک بہترین Screen Recording سوفٹ وائیر ہے لیکن

یہ تھوڑا heavy قسم کا سوفٹ وئیر ہے کافی لوگوں کے ساتھ یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ جیسے ہی اپنے سسٹم کی Screen ریکارڈ کرتے ہیں تو ان کا سسٹم بہت Slow ہوجاتا ہے کہ جس کی وجہ سے Screen ریکارڈ کرنے میں کافی دشواری ہوتی ہے اس مسئلے کو کیسے حل کر سکتے ہیں اس میں بتایا گیا ہے۔

اس میں کمپیوٹر کی اسپیڈ بڑھانے کے طریقے موجود ہیں۔ پورٹیبل سوفٹ وئیر Portable Soft Ware بھی سیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ Skype میں ایک سے زائد اکاؤنٹ سے کیسے لوگ ان (Log in) کیا جا سکتا ہے۔ان سب کی جانکاری بہ آسانی اس کے ویب سائٹ سے معلوم کر سکتے ہیں۔

دیگر ویب سائٹس

www.islam-qa.com\urdu

اس ویب سائٹ پر اسلام کے تعلق سے مختلف سوالوں کے جوابات موجود ہیں۔

www.quran.com

قرآن پاک کی تلاوت اور ترجمہ (اردو اور انگریزی) کے لیے اس ویب سائٹ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

www.arrahman-urraheem.com

اس سائٹ پر روزمرہ کے مسائل کا حل قرآن اور حدیث کی روشنی میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

www.allah.com

قرآن، حدیث، سیرت اور علماء کی اراء اور تعبیرات و تجربات اس سائٹ پر موجود ہیں۔

www.khatm-e-nubuwwat.org

یہ ختم نبوت کے بارے میں ایک معلوماتی اور معیاری ویب سائٹ ہے۔

www.divinelaw.net

اس سائٹ پر بھی قرآن کا مکمل ترجمہ اسلام کے متعلق سوالات کے جوابات ہیں۔

www.famousmuslims.com

مشہور مسلمان حکمران سائنسدان، کھلاڑی اور اہم شخصیات کے بارے میں معلومات شامل ہیں۔

www.jammat.ort\new\urdu

جماعت اسلامی، پاکستان کی ایک اہم دینی وسیاسی جماعت اس سائٹ میں موجود ہے۔

www.urduchain.com

اس ویب سائٹ پر اسلامی خبریں، کالم، شاعری، آئی ٹی کارنر، تازہ خبریں قومی، بین الاقوامی خبریں موجود ہیں۔ اسلام سے متعلق ہمسایہ کے حقوق، عقل کا فیصلہ، زندگی کے مسائل کا حل، اللہ تعالیٰ سے محبت، مسجد، نماز، سفر آخرت، حضور کا حج، ولادت محمد، قران مجید کی سورتوں کے خواص، رمضان المبارک میں انفاق فی سبیل اللہ، حضرت عمر فاروق کے خطبات سے چند اقتباسات، شب برات کی فضیلت

واہمیت،قرآن پاک،ارکان اسلام اور لفظ اللہ کا ذکر کتابیں شامل ہیں۔

شاعری: اس میں داغ، میر تقی میر، ناطر کاظمی، خواجہ میر درد، اقبال، احمد فراز، فرحت عباس شاہ، پروین شاکر، اعتبار ساجد، وصی شاہ، محسن نقوی اور صدیقی جیسے جدید وقدیم شعرا کی غزلیں موجود ہیں۔نمونہء کلام:

ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں

مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

ستم ہو کہ ہو وعدہ بے حجابی

کوئی بات صبر آزما چاہتا ہوں

یہ جنت مبارک رہے زاہدوں کو

کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں

ذرا سا تو دل ہوں مگر شوخ اتنا

وہی سن قرآنی سنا چاہتا ہوں

کوئی دم کا مہمان ہوں اے اہل محفل

چراغ سحر ہوں بجھنا چاہتا ہوں

بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی

بڑا بے ادب ہوں سزا چاہتا ہوں

اس ویب سائٹ پر اردو زبان سے متعلق مواد کو زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ اردو میں انٹرنیٹ کی دنیا سے لطف اندوز ہو سکیں۔ اس سائٹ کا مقصد زیادہ سے زیادہ تفریح اور معلومات فراہم کرانا ہے۔ اس میں اسلام، اخبارات، اردو کتابیں، ٹی وی چینلز شامل ہیں۔

اسلام:

اردو نعتیں، قرآن پاک کی تلاوت، اسلامی ویڈیوز، درود شریف، فہم القرآن، دین اسلام موجود ہے۔

اردو کتابیں:

قیصر علی آغا زکی ''احمد شاہ ابدالی'' ہارون یحییٰ کی مسائل جن کو سمجھنے میں ڈارونٹس ناکام رہے ہیں۔ زندگی سے لطف اٹھائیے۔ ملک فہیم ارشاد کی قاتل مورتی، کلیات اقبال، اے حمید کی لاہور کی باتیں، علیم الحق حقی کی حج اکبر، مولانا محمد ذکریا اقبال کی استخارہ کیسے کریں، حمیرا احمد کی دربار دل، ایم الیاس کی پراسرار شکاری شامل ہیں۔

اخبارات:

جنگ، طارقت، پاکستان ایکسپریس، روزنامہ خبریں، جرات، وقت لاہور، نوائے وقت، جناح، امت، اساس، مشرق، آج کل، جسارت، اوصاف، انصاف، عوام، الاخبار، آج، اسلام، ملت، اخبار جہاں، نیا اخبار، صدائے حق، آزادی، عدالت، پنجاب اس کے علاوہ اقبال کی نظمیں بھی شامل ہیں۔

اس سائٹ پرحیدرقریشی کی سوانح عمری، یادوں کا البم حیدرقریشی کی غزلیں، نظمیں، انٹرویوز، افسانے، خاکے، کچھ میٹھی یادیں، سفرنامہ سوئے حجاز اور حیدرقریشی کا فن اور معاصرین شامل ہیں۔ان کے افسانوں میں روشنی کی بشارت اور قصے، کہانیاں، میری محبتیں، کھٹی میٹھی یادیں، غزلوں میں محبت کے پھول، حیدرقریشی کی غزلوں میں سلگتے خواب کی غزلیں اس طرح سے ہے ملاحظہ کیجیے۔

یوں تو کتنے ہی ہم نشین رہے

ہر چند ہم ایسے بھی جہاں تاب نہیں تھے

درد جتنا بھی ترے در سے عطا ہوتا گیا

کون دیکھے گا بھلا میرے خدا میرے بعد

گرچہ ہمیں پہلے بھی اک زک لگی ہوئی

درد اندر کے سب آنکھوں میں ابھر آئے

تجھ سے اب تیری شکایت نہیں ہونے والی

تمہاری شوخی مری خوش خیالیاں بھی گئیں

دُھند یادوں میں جیسے بھٹکتے رہے

اس ستم گر کے سب انداز ستم رہنے دے

یونہی دیکھا تھا جسے چشم تماشائی سے

عشق میں اپنی ہی جب خاک اڑالی ہم نے

میری دھرتی سے پرے کوئی بلاتا ہے مجھے

نہ کسی کے دم، نہ عصا میں ہے

جب سرکار کی جانب سے منظوری ہوتی ہے

اتنی محبت ہے کہ گماہ جیسی لگتی ہے

اس نے میرے لیے عمر بھر دست تنہائی کا

اس حسن کے وہ جاہ وہ اجلال کہاں میں

یہ دل کہ تجھ سے جو راز و نیاز رکھتا ہے

وہ سارے وار مقدر کے سبہ گئے ہوں گے

کب عقل کے بے ربط خیالات سے نہ آئی

سمندروں کی جگہ دشتِ بے کنا دریا

غموں سے اس کو ہمیشہ نہال رکھتا ہے

محبتوں میں تم سے جو نباہ بھی نہ کر سکا

حیدر قریشی کی غزلین پڑھنے سے ان کے انداز بیان کا پتہ چلتا ہے جو قارئین کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

ان کی غزلیں لطف اندوز ہیں جو کہ نہایت سادہ و سلیس زبان میں لکھی گئی ہیں۔

واقعات، اردو کی ترویج وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سائٹ دین اسلام کی معلومات حاصل کرنے میں ایک بہترین اضافہ ہے۔

www.jadeedadab.com

اس شش ماہی رسالہ کے مدیر حیدر قریشی ہیں۔ اس کی شروعات 2003 میں ہوئی۔ یہ رسالہ اکادمی جرمنی کے زیر اہتمام شائع ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ بیک وقت کتابی صورت میں انٹرنیٹ پر دستیاب ہوتا ہے۔

www.nawaetokyo.com

1991 سے جاپان سے شائع ہونے والا اردو اور انگریزی اخبار ہے جس کے ایڈیٹر اطہر صدیقی ہیں۔ اس میں قرآن پاک مختلف زبانوں کے ترجمہ کے ساتھ ہے اور خبریں احوال جاپان، میرا دیس پاکستان، جہان نما، اسلام، صحت، اردو ادب، فیشن، شوبز، کھیل کھلاڑی، پکوان وغیرہ شامل ہیں۔

www.phol.com.pk

یہ ماہنامہ پھول میگزین ہے جس کے ایڈیٹر محمد شعیب مرزا ہیں۔ اس میں معروف ادیبوں کی دلچسپ کہانیاں اور نظمیں موجود ہیں۔

www.tarjumatulquran.org

ترجمان القرآن دورحاضر میں قرآن مجید کے پیغام کو سمجھنے کا ذریعہ ہے۔اس میں تعارف تازہ شمارہ، سابقہ شمارے، تحقیق، آپ کی رائے، رابطہ برائے اشتہارات شامل ہیں۔

www.jazbor.com

اس میگزین کے چیف ایڈیٹر اعجاز حسین پیارا ہیں، اس سائٹ پر سپین Spain کی خبرین ،بلجیم، فرانس، جرمنی، اٹلی اور ناروے کی خبریں موجود ہیں۔

www.urdulinks.com

اس کے تحت اردو ریسرچ جرنل میگزین ہے جس میں مقالہ نگاروں کے لیے بہت سارا مواد موجود ہے۔جس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔اس میں ادبی مباحثہ، اردو خبریں، اقبالیات، تحریکات و رجحانات، تحقیق وتنقید، غزل تنقید، فکشن تنقید فہرست مقالات شامل ہیں۔اس کے علاوہ آرٹکلس جیسے اردو زبان کے فروغ میں مدارس کا کردار، دواہم تخلص یگانہء زورگار (محمد رفیق) نظمیہ شاعری میں سورج کی اساطیری اور تلمح معنویت (شیخ عقیل احمد) اردوغزل کے روایتی کردار (محمد رؤف) ترقی پسند ادبی تحریک کا آزادی کی جدوجہد میں حصہ (ڈاکٹر وسیم انور) ترقی پسند تحریک کا ادبی وفکری اساس (ڈاکٹر سعید احمد) پروفیسر حامدی کاشمیری فن اور شخصیت (ڈاکٹر مشتاق قادری) جیسے بہترین آرٹکلس شامل ہیں۔

www.urducouncil.nic.in

اردوزبان وادب کو نئے زمانے کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں قومی کونسل برائے فروغ اردو

زبان کا بہت اہم رول رہا ہے،قومی کونسل نے سبھی قدیم کتابوں کو آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت مفت میں فراہم کردی ہے۔

www.kitaben.urdulibray.org

یہ ویب سائٹ حقیقی معنوں میں اردو کے قارئین کے لیے ایک عظیم تحفہ ہے۔اس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار کے قریب مفت اردو کتابیں یونیکوڈ فونٹ میں ڈاونلوڈ کی سہولت کے ساتھ دستیاب ہیں۔

www.urdubooklink.blogspost.com

یہ ایک بلاگ ہے جس میں اسلامی کتابیں پی ڈی ایف فارمیٹ میں ڈاون لوڈ کرنے اور آن لائن مطالعہ کرنے کے لیے ایک بہترین لنک بناتا ہے۔اس سے سائٹ پر کوئی بھی اپنی کتابیں شامل کرسکتا ہے۔

www.semt.bazmeurdu.com

یہ اعجاز عبید کی ادارت میں شائع ہونے والا برقی رسالہ 2005 سے شائع ہورہا ہے۔ماہنامہ سمت کے شماروں کو اس میں پڑھا جاسکتا ہے۔

www.scholarsworld.net

اس ویب سائٹ پر سہ ماہی اردو اسکالر کی دنیا میگزین پڑھا سا سکتا ہے۔یہ اردو زبان آن لائن شائع ہونے والا اوپن اکسس جرنل ہے۔

www.haryanaurdu.nic.in

ہریانہ اردو اکادمی کی شروعات 22 دسمبر 1985 میں ہوئی، جس کا اہم مقصد ہریانہ میں اردو زبان کو فروغ دینا ہے۔ اس ویب سائٹ میں اکادمی کی جانب سے 41 شائع کردہ کتابوں کی فہرست ہے۔

ادیب	کتاب کا نام
ابن کنول	ریاض دلربا (ناول)
پروفیسر جگن ناتھ آزاد	تعمیر یاس (شعری مجموعہ)
مالک رام	نثر ابوالکلام آزاد (مجموعہ)
عبداللہ حکیم	شری مد بھگوت گیتا (ترجمہ)

www.karnatakaurduacademy.org

یہ کرناٹکا اردو اکادمی کی سرکاری ویب سائٹ ہے۔ کرناٹکا اردو اکادمی یکم جون 1977 کو وجود میں آئی، اکادمی نے اردو زبان کے فروغ کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ اس ویب سائٹ پر اردو زبان کے فروغ کے لیے جو تقریبات ہو چکی ہیں اور جو ہونے والی ہیں ان سب کی تفصیل ملتی ہے۔ اس کے علاوہ اکادمی کارکردگی اور شائع کردہ کتابیں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر

ادیب	کتابیں
ساغر کرناٹکی	مرتاض
ڈاکٹر شوکت علی شاہد	سوچ کا ساگر

www.iqbalcyberlibray.net

یہ ویب سائٹ کتابوں کا ذخیرہ ہے۔جس میں ۱۸ زبانوں کی ۱۰۱ موضوعات پر ۳۸۵ ادیبوں کی تقریباً ۱۰۰۰ سے زیادہ کتابیں موجود ہیں جیسے

کتابیں	مضمون نگار
سیاسی نظریہ علامہ اقبال کی فکر کی روشنی میں	قرم علی شفیق
اقبال عہد آفریں	اسلم انصاری
کلیاتِ اقبال	محمد اقبال
تفہیم القرآن	محمد طاہر فاروقی
اقبال محبت رسول	قرم علی شفیق

www.urdulibrary.org

اس ویب سائٹ پر کتابیں محض آن لائن مطالعہ کرنے کے لیے دستیاب ہیں۔ڈاؤن لوڈ کے لیے فارمیٹنگ کا کام جاری ہے۔اس میں تازہ ترین ومقبول عام ہر طرح کی کتابیں شامل ہیں۔جیسے

فردوسِ بریں	مولانا عبدالعلیم شرر
آتش پارے	سعادت حسن منٹو
باغ و بہار	میر امن

دیوانِ غالب	مرزا غالب
حج اکبر	منٹو
ارمغان حجاز	علامہ اقبال

مقبول عام کتب:

چار کہانیاں (سیدہ شگفتہ) اردو ادب کے مشہور افسانے (حسن علی، نادر بخش) شرفو کی کہانی (مرزا ادیب) اردو محاورات کا تہذیبی مطالعہ (ڈاکٹر عشرت جہاں ہاشمی)

بلا ترتیب کتب:

ابن صفی (شکیل صدیقی) اردو غزل (ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد) زمرد کا خواب (جدون ادیب) اردو نعتیہ شاعری میں موضوع روایات (شہزاد مجددی) اردو اخبارات میں خبروں کے مواخذ (محمد کلیم محی الدین)

www.urdu.booklibrary.blogspot.ae

اس سائٹ پر والدین کے لیے اساتذہ اور بچوں کے لیے کتابیں موجود ہیں اس کے علاوہ اسلامی کتابیں، ناولیں، نظمیں اور اردو کہانیاں وغیرہ شامل ہیں۔

اولاد کی تربیت اسلامی کتاب، والدین اور اساتذہ کے لیے محمد انور صاحب نے لکھی ہے۔ وقت کی پابندی اور کام میں تہذیب کیسے بنائے رکھنا وغیرہ کے بارے میں کافی معلومات ملتی ہیں۔

بچوں کے لیے دلچسپ اور سبق آموز کہانی، کہانیوں کی دنیا جس کو محمد سعید نے ترتیب دیا ہے اور اشیاق احمد اس کے مضمون نگار ہیں۔ مختصر نصاب قرآن کریم (پروفیسر ڈاکٹر احمد شاہباز نے بچوں کے لیے

لکھا ہے۔نصاب سیرت، اسلامی تربیتی نصاب جیسی کتابیں بھی شامل ہیں۔

نظمیں:

علامہ اقبال کی مشہور و مقبول کتابیں، بانگ درا، ضرب کلیم کے ساتھ ساتھ کلیات اقبال بھی ہے۔

جاوید نامہ اور نادان لاہوری، نوید رزاق بٹ) جیسی کتابیں شامل ہیں۔

اسلامی کتابیں:

اللہ تعالیٰ کی بخشش کے انداز (حافظ فیض اللہ اختر) سوال و جواب کتاب وسنت کی روشنی میں (مولانا قادری عبدالباسط) حضرت مولانا محمد الیاس اوران کی دینی دعوت، حیاۃ الصحابہ (مولانا محمد حسان الحق) تذکرہ شہید (محمد خالد سیف) علما دیوبند واقعات وکرامات حافظ مومن خان عثمانی۔

اردو افسانے:

میری ذات ذرہ بے نشاں (عمیرہ احمد) الو ہمارے بھائی ہیں (مستان حسین ترار)، شادی کی رات (عبدالحق) بھیڑ یا بدروح اور بیوی (صابر حسین راجپوت)

ناولیں: عید تمہارے سنگ پیا (ریحانہ آفتاب) دستک (انور صدیقی) زندگی خاک نہ تھی (اُم مریم) کچھ عشق تھا کچھ مجبوری (اُم مریم) وعدہ اور وفائیں (ام مریم) جب دشمنی نے للکارا (طارق اسماعیل ساگر)

شاعری: اس عنوان کے تحت مرزا غالبؔ کا بہترین کلام موجود ہیں۔

بازیچہء اطفال ہے دنیا میرے آگے

ہوتا ہے شب و روز تماشہ میرے آگے

عرض نیاز عشق کا قابل نہیں رہا

جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

کب کہاں کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہوگئیں

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

www.urdupubliclibrary.com

اردو پبلک لائبریری اردو کا ایک بین الاقوامی کتب خانہ ہے۔ جہاں پر اردو کی کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔اس سائٹ پر اسلامی سیکشن، اردو ادب سیکشن، اردو نمائندگانِ خصوصی، شاعری سیکشن، سائنس و آئی ٹی کی سیکشن، خواتین سیکشن اور انٹرٹینمنٹ و سپورٹس سیکشن شامل ہیں۔اس سائٹ پر کوئی بھی مضمون نگار اپنی کتاب یہاں شامل کرسکتا ہے اور اس طرح سے ہزاروں نئے قارئین بن جائیں گے اور مصنف اس کے ذریعہ اپنی قلمی سفر کو آگے بڑھاسکیں گے۔

اس ویب سائٹ پر سبز گلاب نامی ایک کتاب موجود ہے۔جس میں مختلف ملکوں میں موجود نئی اردو کے نمائندہ مصنفین کے تازہ ترین افسانوں کا مجموعہ ہے۔ان افسانوں نے بہت داد و تحسین وصول کی۔اردو دنیا میں اتنے وسیع کینوس کے موضوعات کو کبھی ایک جگہ اکٹھا نہیں کیا گیا۔

www.minhaj.books.com

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اردو انگلش اور عربی زبان میں کتابیں لکھی ہیں تقریباً ۴۶۷ کتابیں شائع ہوچکی ہیں اور ۵۳۳ کتابیں ابھی شائع ہونا باقی ہیں۔ بہت سی کتابوں کا مختلف زبانوں میں

ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا مقصد اس ویب سائٹ کے ذریعے قرآن شریف اور سنت رسول کو مقبول عام کرنا ہے تاکہ ہر فرد کو اسلام کی تعلیم سے آگاہ کریں۔اس کے ذریعہ انسانی حقوق، مقصد اور دین اسلام کو فروغ حاصل ہو سکے۔ان کی انگلش میں ۴۳۳، عربی میں ۱۹، اردو میں ۵۹۸، فرنچ میں ۲، جرمن میں ا، آن لائن موجود ہیں۔یونی کوڈ میں ۱۴۱ کتابیں موجود ہیں۔تصویری نما میں ۳۰۳ ہیں پی ٹی ایف فارمیٹ میں ۲۲۱ کتابیں ہیں۔ان میں نصاب اعتکاف، مناجات امام زین العابدین، الدعوات والاذکار بن سنۃ النبی المختار، قرآنی فلسفہ انقلاب، اسلام میں اقلیتوں کے حقوق، حیات النبی ﷺ، عقیدہ توسل، کتاب البدعۃ، کتاب التوحید، میلاد النبی، اسلام دور جدید سائنس، معراج النبی ﷺ۔

www.classic.com

اس ویب سائٹ کے بانی محمد حسین ہیں، اس میں کلاسیک کارنر پر مزاح تحریریں، اسلامیات، اردو کارڈز، بچوں کے لیے، کہانیاں، صحت، ہنستے ہنستے، خواتین کے لیے اور شاعری جیسے موضوعات موجود ہیں۔

کلاسک کارنر:

اس عنوان کے تحت جدید مضمون نگاروں کے سبق آموز مضمون پیش کیئے گئے ہیں جو بہت دلچسپ ہیں جیسے شک ایک وائرس ہے (سمین زیرہ)، ذہنی دباؤ (ترجمہ: رخسانہ اشرف) ہنسی علاجِ غم ہے۔اپنا امیج بنائیے (محمد ذکریا) کامیابی کا گر (آمنہ خان) وغیرہ

پر مزاح تحریریں:

اس کے تحت مزاحیہ شاعری اور مزاحیہ اقتباسات کو پیش کیا گیا ہے۔مزاحیہ شاعری میں اشتہارات ،سائنسی محبت نامہ، بڑھاپا، کرکٹ کمنٹری، رشتہ درکار ہے وغیرہ شامل ہیں، جو قارئین کو بے حد لطف اندوز کریں گے۔

اسلامیات:

اسلامیات کا موضوع تو دیا گیا ہے لیکن اس کے تعلق سے کچھ بھی مواد موجود نہیں ہے۔ جب اسے کلک کریں تو دیا گیا ہے کہ اسلامیات کا شعبہ زیر تکمیل ہے۔

بچوں کے لیے:

بچوں کے لیے کہانیاں جیسے امتحان (شازیہ) اللہ کی خوشنودی، ٹی وی مکھی (محمد عظیم قریشی) کامیابی کا راز، عید کی خوشیاں، سوال، دادا ابا جیسی کہانیوں کو جدید مضمون نگاروں نے بہت ہی سادہ، سلیس و دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

خواتین کے لیے:

اس عنوان کے تحت خواتین کے لیے ہربل فیشل گھریلو ماسک، ابٹن کا کمال، آپ کے بال اور مہندی وغیرہ کے نسخے پیش کیے گئے ہیں ویسے اس طرح کے نسخے کسی بھی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں لیکن اس میں چیزوں کو بنانے کی ترکیب اور ان کے فوائد کو بتایا گیا ہے۔

کلیاں:

اس میں ۲۳ مضامین مختلف موضوع پر پیش کیے گئے ہیں جیسے اللہ کی خوشنودی (محمد عامر بٹ) خوشی (ثناء فاطمہ) محبت (آفتاب حسین) بہترین نصیحت (بی بی ذکیہ سلطانہ) مسکراہٹ (عائشہ ناز) یہ مضامین

مختصر ہیں لیکن بہت دلچسپ ہیں۔

ہنستے ہنستے:

اس کے تعلق سے ۲۷ مضامین ہیں جیسے ہم سے بڑھ کر کون، کب سے، آپ بھی، ناراضگی، گرم یا ٹھنڈا، فلم مکمل آرام، عمر، یادگار، لغت ہے یہ بھی مختصر ہیں لیکن قارئین کو ہنسانے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔

صحت:

اس سائٹ میں صحت کے تعلق سے ۲۶ مضامین ہیں جس میں جسم کے مختلف اعضاء کی بیماریوں ان کو دور کرنے اور صحت برقرار رکھنے کے نسخے دیئے گئے ہیں۔

شاعری:

اس عنوان کے تحت صرف جدید شعراء جیسے سلطان قریشی شیراز، مرتضٰی اشعر، صدف نذیر، یاسمین یاس، فائزہ عتیق، ثمن اور انجم کے اشعار کو پیش کیا گیا ہے ان کے علاوہ اگر قدیم مشہور شعراء جیسے داؔغ، جگؔر، فیض، حاؔلی، غالب اور اقبال کے اشعار بھی شامل کئے جاتے تو اس میں اور چار چاند لگ جاتے اور قارئین کی دلچسپی کو بڑھاتے۔ اس میں جو اشعار شامل کئے گئے ہیں ان کے چند مصرعے ملاحظہ کیجیے۔

وہ میرا نام بھول جاتی ہے اکثر

پر مجھے کام کوئی بول جاتی ہے اکثر

سلطان قریشی شیرؔاز

ہم غم زندگی کے ستائے ہوئے ہیں

کچھ کہیں نہ کہیں روح تلک گھائل ہوئے ہیں

شیراز

انا پرست تو ہم ہیں غرور کس کا ہے

مبارزت کے عمل میں قصور کس کا ہے

مرتضٰی اشعر

پیکار ہے وہ ہم سے کوئی دوسرا نہیں

یہ حادثہ ہمارے لیے اب نیا نہیں

کوئی جواب نہیں تیرا لا جواب ہے تو

بہت حسین خیالوں کا ایک خواب ہے تو

یاسمین یاسؔ

کسی کی یاد میں ایسا بھی حال کیا کرنا

کہ جو ملا نہیں اس کا ملال کیا کرنا

یاسمین یاسؔ

کبھی اک نظر جو کرتے تو یہ زندگی سنورتی

کبھی یہ بہتر جو کرتے تو یہ زندگی سنورتی

یاسمین یاسؔ

Important Urdu Websites:

www.urdupages.com

www. 2muslims.com

www. learningurdu.com

www.aahang.wordpress.com

www.aaine-e-ghazals.com

www.about.com/computer+training+urdu

www.accuweather.com

www.ad4pk.com

www.afsanayurdu.com

www.ahadees.comfikreaakhirat.org

www.ahlea.com

www.akhbaroafkar.com

www.akhbarurdu.com

www.alphadictionary.com

www.alquran.com

www.anchal.com

www.angelfire.com

www.apniurdu.com

www.aquamd.com

www.auadhnama.com

www.aurangabadtimes.net

www.awaazsayeed.com

www.bashirbadr.com

www.bazm.urduanjuman.com

www.bazmeurdu.blogspot.ac

www.bbc.co.uk/languages

www.bbc.co.vk

www.bestsoftware4download.com

www.biopat.com

www.blog.prothanbooks.org

www.buzam.paklink.com

www.calligraphyinstitute.com

www.chow.com

www.cleantouch.com.pk

www.culturalvideo.com

www.cyberiqballibrary/urdu.poetry

www.dailyhindustaexpress.com

www.dailymotion.com

www.dailypakistan.com

www.dailyudaan.com

www.dastak_urduduniya.com

www.dawateislami.net

www.dawatonline.com

www.dawn.com

www.deedneislam.com

www.denyanews.T.V.

www.desiurduhit.com

www.dictionary.com

www.dictionary.reference.com

www.dictionarypk.com

www.digitalunite.com/tutors

www.digitalurdu.com

www.dudahwar.com

www.duneislam.com

www.duniya_urduduniya

www.emarkaz.com

www.english-tafsur.com

www.englishto urdutranslation.com

www.englishtourdudictionary.pk

www.epaper.etemaaddaily.com

www.express.com.pk

www.faasir.com

www.faizo.com

www.funzfriend.com

www.gawahweekly.com

www.geo.tu

www.ghalib.com

www.ghazalnama.com/obgh.html

www.ghuber-e-khater.blogspot.in

www.goodreads.com/shelf/show/urdu-literature

www.google.com.pk

www.googleurdu.com

www.groupsyahoo.com/group/urdu_writers

www.hafizonlove.com

www.haidesqureshi.com

www.hamariweb.com

www.haryanaurdu.nic.in

www.hindustanurdudaily.com

www.hometown.aol.com

www.hopkins_abxguide.org

www.ibtada.com

www.ijunoon.com

www.imrazhind.com

www.inkeshaf.com

www.inquilab.com

www.inquilab.com

www.Iqbal.com

www.iqbal.cyberlibrary.net

www.iqbalkalmaati.blogspot.com

www.islamiceducation.com

www.itawaz.com

www.itbadshah.com

www.itduniya.com

www.itduniya.com

www.jadeed markaz.net

www.jadidkhabar.com

www.jadudadab.com

www.jang.com.pk

www.javeedakhtar.com

www.jawabarz.com

www.jazba.co

www.jedeedindian.co

www.kalamtv.com

www.karnatakaurduacademy.org

www.khabrain.com

www.khojkhabarnews.com

www.kids.biokide.com/vk

www.kids.farhathashmi.com

www.kitaban.urdulibrary.org

www.kitabghar.com

www.koolpoetry.com

www.languageshome.com

www.laroof.com/kids

www.latestshorturdupoetry.blogspot.ac

www.learningurdu.com

www.lexilogos.com

www.liveurdu.com

www.liveurdu.com

www.loveurdu.com

www.magpk.com

www.masnoonazkars.com

www.mbilam.com

www.medicinepk.com

www.milap.com

www.minhajbooks.com

www.munsifdaily.com

www.munsifdaily.in

www.mushaira.org

www.mushaira.org

www.mushaira.org

www.mushriqkashmir.com

www.naat.shareef-blogspot.com

www.national_council_for_pronotun_of_urdulanguage

www.nationalhertiage.gov.pknla.html

www.nativepakistan.com/kids-fun-in-urdu

www.nawactokyo.com

www.nawa-e-urdu.htm

www.netpakistan.com

www.newsculuzb.hot.es

www.omniglot.com

www.ourrurdu.com

www.oxl.com.pk

www.pahpoll.com

www.pakdata.com/allg/php

www.pakfreemoney.com

www.pakwheels.com

www.paperpk.com

www.pehchaan.com

www.phool.com.pk

www.poetryguru.com

www.poetrysouf.com

www.propakistani.pk

www.qademitanzeem.com

www.quranarabicaseasyasurdu.com

www.qurango.com

www.quran-o-sunnah.com

www.rehmani.net

www.rekhta.org

www.researchindex.org

www.riyasthiaain.com

www.rozee.pk

www.roznamasahara.com

www.saeedkhan.org

www.sahafat.in

www.saifstuff.blogspot.in

www.salamurdu.com

www.salarhind.com

www.schoolswire.co.vk

www.selfgrowth.com

www.shairy.com

www.sherosokhan.com

www.sherosukhan.tripod.com

www.siasat.com

www.storiespk.com

www.studypart.com

www.tafrchraella.com

www.tarjumanulquran.org

www.tauheed_sunnat.com

www.tauheed_sunnat.com

www.tazakalam.com

www.tehelka.com

www.the hindu.com

www.toffeetu.com

www.topurdunews.com

www.totalurdu.com

www.totalurdu.com

www.twtnews.net

www.u4u.com

www.umeed-e-jahan.com

www.upurduakademi.org

www.upwork.com

www.urdu.chauthiduniya.com

www.urdu.vvk.edu.in

www.urdu123.com

www.urdu2v.com

www.urduacademy.org

www.urduadab4u.blogspot.ac

www.urdubooklink.blogs

www.urdubookslibrary.blogspot.ac

www.urduchain.com

www.urduchain.com

www.urduclassic.com

www.urducouncil.com

www.urducouncil.nic.in

www.urducouncilonline.nic.in

www.urdudiary.com

www.urdudictotripod.com

www.urdudost.com

www.urduelm.com.vk

www.urduenglishdictionary.org

www.urdufun.com

www.urdufun.com

www.urduhistory.com

www.urdukids.com

www.urdukidzcartoon.com

www.urdulibrary.org

www.urdulife.com

www.urdulinks.com

www.urdumaza.com

www.urdumehfil.com

www.urdunetwork.com

www.urdupages.com

www.urduplanet.com

www.urdupoet.com

www.urdupoetry.com

www.urdupoetryshayari.com

www.urdupoetrysite.blogspot.ac

www.urdupoint.com

www.urduproject.wordpress.com

www.urdupubliclibrary.com

www.urduseek.com

www.urdustan.com

www.urdutoday.com

www.urdutoenglishdictionary.pk

www.urduweb.com

www.urduweb.in/urdu-fun-urdu-games.htm

www.urduwebin/urdudictionaries

www.urduwords.webs.com

www.urduworld.com

www.userskynet.be

www.vajdan.com

www.viqarhindi.com

www.visiturdu.com

www.vstudents.org

www.website.informer.com

www.wikipedia.org/national_council

www.wikipedia.org/wiki

www.wikipedia/wiki/listofurduprose

www.word2word.com

www.xyz.com

www.yanabi.com

www.yarchman.com

www.youtubeurdu.com

www.yrdystab,cin

چوتھا باب

اردو زبان وادب کے فروغ میں ویب سائٹس کا حصہ

اکیسویں صدی نئے امکانات کی صدی ہے۔ اس صدی میں سائنس اور ٹکنالوجی کی حیرت انگیز انکشافات اور ایجادات نے عالمی سطح پر دنیا کی تمام زبانوں اور ادبیات کے وجود پر ایک سوالیہ نشان قائم کر دیا ہے۔

اکیسویں صدی کا انسان خلاؤں کی تسخیر میں کوشاں ہے۔ وہ امکانات کی تلاش میں سرگرداں مگر اسے بڑی بڑی لائبریریوں کی خاک چھاننے کی ضرورت نہیں وہ بڑی سی بڑی لائبریریوں کو چھوٹے سے Memory Disk میں آسانی سے منتقل کر سکتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ الیکٹرونک میڈیا انفارمیشن کا انقلاب ہے یہ انقلاب عالمی سطح پر زمین اور خلا کے درمیان رابطے کا ہے۔ انفارمیشن ٹکنالوجی کا سمندر بہت ہی گہرا ہے۔ آج انٹرنیٹ تعلیم و تدریس اور معلومات حاصل کرنے کا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ ریسرچ کرنے والوں کے لیے یہ ایک اہم آلہ (Tool) ہے۔

الیکٹرانک میڈیا کے اہم وسائل

الیکٹرانک میڈیا کے اہم وسائل ریڈیو، ٹو وی نشریات ہیں لفظیات اور لب ولہجہ کے اعتبار سے ان کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اردو زبان ان دونوں ذرائع ابلاغ و ترسیل پر حاوی ہے۔ تفریحی پروگرام ہوں یا سیریل، فلم، ٹیلی فلم یا اشتہار، ہر جگہ اردو الفاظ کثرت سے اور بلا تکلف استعمال ہوتے ہیں۔ میڈیا میں ترسیل کے لیے اردو آج ضرورت کی زبان ہے اور اسی ضرورت نے اردو کو میڈیا کی زبان کی حیثیت سے شعوری اور غیر شعوری طور پر فروغ دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس تیز رفتار دنیا میں ایجادات وانکشافات کے حیرت

انگیز تجربات، رنگارنگ اور کارآمد وسائل حیات وزیست نے انسان کو عدیم الفرست کا شکار بنادیا ہے۔ وہ بات جو دس صفحوں میں کہی جاسکتی ہے اس کے لیے کسی لفظ، فقرے یا وسیلے کی تلاش آج کے انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے اور اسی ضرورت نے مائکروڈاٹ کی ایجاد سے انسان کو سرفراز کیا ہے۔ اردو میں یہ خصوصیات بخوبی موجود ہیں جو نہ صرف اظہار کی سطح پر بلکہ دلکشی اور جاذبیت کے لحاظ سے بھی اہم ہے۔ اس کے علاوہ اردو کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ایشیائی اور یوروپی مما لک میں اس زبان بولنے اور سمجھنے والے کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ لہذا یہ ایک بین الاقوامی زبان ہوگئی ہے۔ ہر جگہ اردو کی سحر آفرینی دیکھی جاسکتی ہے۔

ریڈیو ٹیلی ویژن کی چکا جوند کے آگے ماند پڑ گیا لیکن اب ریڈیو نے وقت سے ہم آہنگ کر کے اپنا مقام پھر سے حاصل کرلیا ہے۔ ٹرانسمیٹر اور ٹرانزیسٹر کا انقلاب پھر سے آ رہا ہے۔ سٹیلائٹ ریڈیو کی نیٹ ورکینگ نے بھی حیرت انگیز بلندیوں کو چھوا ہے اور اب ریڈیو کے ارتقا کے ساتھ زبان کے ارتقا کے امکانات پھر سے روشن ہو رہے ہیں۔ مجموعی طور پر کہہ سکتے ہیں اردو زبان کی میڈیا میں کافی اہمیت ہے اور اسی اہمیت کے سبب اسے اپنایا جا رہا ہے۔

ریڈیو پر نشر ہونے والے مباحثہ، فرمائشی پروگرام اور FM کے سارے پروگرام کی لفظیات اردو کی سحر آفرینی سے مقبول عام ہو رہے ہیں۔ آج کے کثیر لسانی معاشرے میں ایسی ہی زبان چلے گی جس کی رسائی عوام تک ہے۔ اب اکیسویں صدی میں میڈیا کے ان تقاضوں اور وقت کے مطالبات کو سامنے رکھ کر اگر اردو کے فروغ کی جانب مناسب توجہ دی گئی تو خود اردو زبان میں پوشیدہ وسعت امکان اور تنوع اس کی عالمگیر مقبولیت کا ضامن ہوسکتی ہے۔

اردو اور ذرائع ابلاغ کا بدلتا منظر نامہ

آج کا دور ذرائع ابلاغ کی ترقی کا حیرت انگیز دور ہے۔جس میں عام زندگی اور انسانی معاشرے کے طرزِ عمل پر ابلاغ عام کی گرفت پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہوگئی ہے۔ترسیلی ذرائع کا ایک تشویش ناک پہلو یہ ہے کہ انٹرنیٹ اور سائبر کلچر پر کسی کا کنٹرول نہیں ہے۔ یہ ساری صورت حال پورے کرۂ ارض پر ایک ایسے اطلاعاتی سبزہ زار کی صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔جس کی آبیاری اور تزئین کاری میں صارفی کلچر کے تجارتی مفادات کو بہت زیادہ دخل ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، کیبل نیٹ ورک، ہوم ویڈیو، سیٹلائٹ اور انٹرنیٹ نے دنیا میں اطلاعات اور نشریات کا ایک جال سا بچھا دیا ہے۔ پل بھر کے وقفے سے دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کوئی بھی واقعہ ہو۔وہ ترسیلی ٹیکنالوجی کی مدد سے ہم لوگوں تک پہنچ رہا ہے۔ابلاغ کی بدولت ایسے موضوعات تک رسائی ممکن ہے۔

کل تک نو آبادیاتی نظام کی تشکیل میں جن سیاسی اور معاشی عوامل کا آج ماس میڈیا دنیا میں جدید طرز کی نو آبادیات کو مستحکم کرنے میں اپنے پیغام رسانی کے حربوں کو پوری شدت اور قوت سے استعمال کر رہا ہے۔اب میڈیا ہی صارفین کی پسند، ناپسند، ان کے معاشرتی آداب واطوار اور ان کے لئے اشیائے صرف کے استعمال کی ترغیب میں غیر معمولی کردار ادا کرنے لگا ہے۔نشر واشاعت کے ترسیلی نظام میں تشہیر اور اشتہار بازی کا حصہ تعلیم اور علم وادب کہیں اس علم وادب اور تہذیب وثقافت سے متعلق موضوعات اور مواد پر تفریح طبع کو بالادستی حاصل ہوگئی ہے۔آج کا مقبول عام ابلاغ کا یہ بڑھتا ہوا رجحان ہمارے جمالیاتی ذوق اور علم و دانش کو جلا دینے کی کوششوں سے عاری ہوتا جارہا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے اندرونی مواد میں تفریح کے تصور کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ تعلیم اور خواندگی کے فروغ کے لئے ابلاغ کی ترسیل کو ہلکا پھلکا

بنانے سے اپنے مقصد کے حصول میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے لیکن ایک پریشان کن مسئلہ یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ کو کیسے استعمال کیا جائے اور کیسے استعمال نہ کیا جائے کیونکہ اس سلسلے میں کوئی نشریاتی حکمتِ عملی، رہنمائی اصول کی صورت میں موجود نہیں، اگر کوئی ایک ترسیلی وسیلہ اپنے لئے کچھ کوڈس بنالیتا ہے تو دوسرا ترسیلی وسیلہ ان سب کی نفی کرنے کو اپنی خوبی اور امتیاز سمجھ لیتا ہے۔ مثال کے طور پر سرکاری چلنے والے ہندوستانی ذرائع ابلاغ اگر تشہیر نہ کرنے کے پابند ہیں تو دوسرے آزاد اور خودمختار ٹی.وی چینل بلا کسی رکاوٹ کے شراب یا ممنوع قرار دی گئی اشیا کی تشہیر سے نہیں جھجکتے۔

اردو ذرائع ابلاغ کی صورتِ حال مرکزی منظرنامے سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔ آج کے اردو اخبارات کا اگر ہندوستان کے قومی پریس سے موازنہ کیا جائے تو لگتا ہے کہ ان اخبارات میں ایک دو اخباروں کو چھوڑ کر باقی اخبارات اپنے محدود وسائل اور روایتی اندازِ فکر سے آگے بڑھ نہیں سکے۔ الیکٹرانک میڈیا میں ریڈیو پر بارہ گھنٹے کے آل انڈیا ریڈیو کی سروس کے سوا کچھ ریاستی راجدھانیوں کے اردو پروگرام ہیں جو اپنے مخصوص سامعین کو ہی اپنا مخاطب سمجھتے ہیں۔ انھیں اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے نئے ساز و سامان سے واسطہ تو پڑتا ہے لیکن یہ سب کچھ ان کی ریڈیائی پیش کش میں منعکس نہیں ہو پاتا۔ بے شمار ٹیلی ویژن چینلوں میں صرف ایک ای.ٹی وی اردو چینل جو اردو گھرانوں کا محبوب چینل بن سکا۔ یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ یہ چینل اردو بولنے والے سماج کے تقاضوں کو کس حد تک پورا کرنے کی اپنے اندر سکت رکھتا ہے۔ اردو کو الیکٹرانک میڈیا میں زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کے رجحان نے غیر اردو چینلوں کو اردو بولنے والے گھرانوں کی اطلاع، خبر اور معلومات اور تفریح کے تقاضوں کو پورا کرنے میں خاص کامیابی دلائی ہے۔ فلم اور ریڈیو کی طرح ٹی.وی کو بھی یہ احساس ہے کہ دوسری علاقائی زبانون کے مقابلے میں اردو میں میڈیا کی

زبان بننے کی صلاحیت اورخوبی کہیں زیادہ ہے کیونکہ زبان کوایک اوزار کےطور پر استعمال کرنے میں ذرائع ابلاغ یقین رکھتے ہیں اور وہ خبر اور اطلاع ترسیل میں ایک کمونیکیٹر (Communicator) کی حیثیت سے زبان کوبطور وسیلہ استعمال کرتے ہیں اس لئے زبان وہی قابلِ قبول بنتی ہے جو ناظرین کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔اسی لئے برصغیر کے عوامی ترسیل اور ابلاغ میں ایک زندہ اور فعال زبان کے طور پر اردو تیزی سے اپنالی گئی ہے۔

انٹرنیٹ اور ویب سائٹ کی سہولتوں نے مشرق ومغرب کے اجنبی معاشروں میں زبان اور تہذیب کی حیثیت کے احساس کوختم کرنے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔ پیغام کی ترسیل کی اس جدید تر ٹیکنالوجی کی مدد سے اجنبی ملک میں رہنے والوں کے لئے اپنی لسانی اور ثقافتی جڑوں کی جانب جانے کا موقع حاصل ہوا ہے اردو رسالوں ، ویب کتابوں ، روزناموں میں منتقل ہونے والے مواد کو انٹرنیٹ اور ویب سائٹ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جہاں نوائے وقت اور جنگ جیسے اخبارات کا مطالعہ ممکن ہیں، انقلاب سہارا سیاست جیسے ہندوستانی اخباروں کو انٹرنیٹ کے پھیلے ہوئے رابطوں میں ڈھونڈ کر پڑھ لینا آسان ہوتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اردو ترسیلی طاقت اور صلاحیت کی بنا پر قومی سطح پر ثقافت کے مرکزی دھارے میں اپنا رول ادا کررہی ہے مگر اس زبان کو اظہار اور ترسیل کے طور پر استعمال کرنے والا ذرائع ابلاغ کا اردو منظرنامہ، اطلاعات اور نشریات کے معاملے میں اپنے سامع اور ناظر کو کسی اور چینل یا ترسیل رابطے کی طرف رجوع کرنے سے بے نیاز نہیں کرسکا۔اس سلسلے میں پاکستان میں ذرائع ابلاغ کا مسئلہ مختلف ہے کہ پاکستان میں اردو کی قومی زبان اور رابطے کی زبان کی حیثیت نے ذرائع ابلاغ پر اس کی بالادستی کو ذرائع ابلاغ سے ہم آہنگ ہونے اور ان کے پیشہ ورانہ تقاضوں کا ساتھ دینے میں اردو نے پاکستان میں اپنی ترسیلی طاقت کا

بھرپور ثبوت فراہم کیا ہے۔

مارشل میک لوہن نامی شخص نے ذرائع ابلاغ کے سلسلے میں ایک نئی سوچ کا آغاز اپنی کتاب Understanding Media میں کہا ہے جس میں ابلاغ وترسیل کے الگ الگ کرداروں سے بحث کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ سماج کونئی شکل دینے میں فکر سے زیادہ ان میکانکی ذرائع کا ہاتھ ہوتا ہے جوفکر کی نشرو اشاعت کوممکن بناتے ہیں۔میک لوہن کی بات کوتوثیق کریں تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ ترسیل ٹیکنالوجی کی ترقی ہی ہے کہ جو ہماری دنیا کو ایک اطلاعی سماج کی صورت دے رہی ہے۔میک لوہن اور آلون نافلز جیسے ذرائع ابلاغ کے شارحین نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ میڈیا کی پہلی صورت تو وہ تھی جب بات چیت کے ذریعے خیال کی ترسیل کی جاتی تھی دوسری صورت نے اپنی نئی اثر پذیری کا احساس دلایا اور یہیں سے ہم نے ماس میڈیا کو فروغ دینا شروع کردیا۔آج ذرائع ابلاغ خواہ وہ اردو کے ہوں یا کسی اور زبان کے ان کی جو شکل وصورت ہمارے سامنے ابھر کر آئی ہے وہ اسی چمک دمک کا نقطہ عروج ہے۔آج کا ذرائع ابلاغ ایک ایسا طاقتور ترسیلی اور اطلاعی فیوژن ہے جس نے جغرافیائی حدوں کے ساتھ ساتھ ابلاغ کی حدوں کو بھی بے معنی بنادیا ہے۔اب زندگی نئے آفاق اور نئے جہانوں کے دروازے کھولنے لگی ہے۔

آج میڈیا کسی بھی چہرے اور اطلاع کوراتوں رات ساری دنیا کی نگاہوں کا مرکز بنا سکتا ہے۔میڈیا سے وابستگی یا پھر اس کا کسی کے بھی تئیں مہربان رویہ اسے Icon بنا سکتا ہے۔میڈیا امیج سازی کرنے کے رویئے میں شعلہ وشبنم بن گیا ہے۔اگر ترسیل یا ابلاغ کا کوئی ایک میڈیم کسی واقعے کو سرخی بناتا ہے تو دوسرا میڈیم اس کو اپنے زاویے سے رنگ دے کر اس کو اپنے میڈیم کا سکوپ Scope بنالیتا ہے۔میڈیا کی اس چکا چوند سے عوام میں پیدا ہونے والی غیر معمولی دلچسپی اور دھاکہ خیزی جب پُرسکون صورت اختیار کرتی ہے

تو دیر یا اثر کے حامل ترسیلی میڈیم جیسے فلم انھیں اپنا موضوع بنا لیتے ہیں۔ابلاغ کے جدید میڈیم ٹی.وی میں رائے عامہ کو کسی بھی سمت میں وقتی طور پر بہائے جانے کی جو طاقت ہے اس نے چھوٹے سے پردے والے بصری میڈیم کو ایسا خیرہ کر دیا ہے جس نے دوسرے میڈیم کی چمک دمک کو ماند کر دیا ہے۔ابلاغی حکمتِ عملی کی تشکیل میں کوئی مثالی پیش رفت نہیں ہو سکی البتہ یہ بات شدت سے محسوس کی گئی کہ ابلاغی پالیسی کے تحت ثقافتی لین دین اور اطلاعات کی فراوانی پر پابندی عائد کرنی چاہئے تاکہ تبادلہ خیال کے عمل کو منظّم اور عوامی ترسیل کو جمہوری بنایا جاسکے۔ جہاں سماج کی مختلف سطحوں پر جدید کاری کا معاملہ ہے تو اکثر حالات میں لوگ جدید کاری مغرب زدگی کا نام دیتے ہوئے اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ جدید کاری کے عمل کو غیر مغربی ماڈل کے طور پر اپنایا جائے کیونکہ ترقی پذیر معاشرے عموماً اپنے تجربوں سے اپنے عمل اور ردِ عمل کی راہیں استوار کرتے ہیں۔ یونیسکو کی ایک رپورٹ کے مطابق بیشتر ترقی پذیر ممالک میں اطلاعاتی سہولیات بہت کم ہیں جن سے شہری اور دیہی علاقوں کے لاتعداد افراد کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔یوں دیکھا جائے تو عوامی ذرائع ترسیل کے بڑے شہروں تک محدود رہنے کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔

عوامی ترسیل اور ابلاغ دو دھاری تلوار کی طرح ہے جس کا استعمال اگر ایک طرف معاشرتی اور سماجی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے میں معاون بنتا ہے۔انسان کے لئے اظہار کی آزادی اور جمہوری خواہشوں کی آبیاری میں مدد کرتا ہے تو دوسری طرف آزادی کو کچلنے اور شخصی آمریت کو مستحکم کرنے ،اقوام کے درمیان نسلی،ملکی اور مذہبی اختلاف،دشمنی اور نفرت پھیلانے کسی خاص نظریے یا نعرے کی طرف عوام کو ہانکنے کا جرم بھی آمادگی سے انجام دیتا ہے۔دراصل ذرائع ابلاغ کا استعمال ہی اس بات کا اشاریہ بنتا ہے۔کہ کسی ملک کے سیاسی فکری اور ثقافتی تقاضے کیا ہیں۔

بیسویں صدی نے اپنے اختتام کے آخری دہے میں اور اکیسویں صدی نے جس تیزی کے ساتھ ذرائع ابلاغ کو بدلنے اور ان میں نئی نئی صورتوں کو اجاگر ہوتے دیکھا ہے کہ اس کے پیش نظر ابھی یہ کہنا ممکن نہیں کہ انسانی ذہن اپنی بات کہنے یا اپنے مخاطب کی بات سننے کے لئے ابلاغ کے اور کتنے ذرائع اختیار کریگا اس سلسلے میں میکسیکو کے ممتاز فلم ساز لوئس بونیل (Luwis Bonil) نے اپنے انٹرویو میں کہا تھا

''میرے خیال میں فلم کی مسودہ تکنیک اور اس کی نمائش کا طریقہ کار
بہت جلد از کار رفتہ ہو جائے گا کیونکہ فلمیں ٹیکنالوجی پر کچھ زیادہ ہی
تیزی سے ترقی کرتی ہیں اور فلمیں پرانی ہو کر آثارِ قدیمہ بن جاتی
ہیں۔ اس لئے میں مستقبل میں ایسی ٹکنالوجی کا امکان دیکھ رہا ہوں
جب فلمیں ایک چھوٹی سی گولی کے ذریعے دیکھی جائیں۔ جو آپ
کھالیا کریں گے پھر آپ اندھیرے میں بیٹھ جائیں گے اور خالی
دیوار پر اپنی آنکھوں سے وہ فلم پروجیکٹ کریں جو آپ دکھانا چاہتے ہیں''۔

وان پیکرڈ نے اپنی کتاب ''دی ہیڈن پراسویشن'' میں ذرائع ابلاغ کے کسی بھی سماج پر اثر اندازی کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ اعتراف کیا ہے کہ عوامی ذرائع ترسیل و ابلاغ ایک ایسی تہذیب کی تشہیر کر رہے ہیں جس کی کوئی اخلاقی، جمالیاتی یا ثقافتی اقدار نہیں ہیں۔ یہ پوری تہذیب دراصل ایک معاشرے کی بنیاد ڈالنے اور اس کے لئے اشیائے صرف کی معیار بندی کرنے اور ترغیب کو عام کرنے کے تجارتی مقاصد میں اضافہ کرنے کے تاجرانہ مقاصد کی حامل ہے۔ اردو اور دیگر عوامی ذرائع ابلاغ فکر و ذہن کی سطح پر نئے زاویوں اور خیالات کا سرچشمہ نہیں بنتے کہ یہ کام گھر، خاندان اور درس گاہیں آج بھی انجام دے رہی ہیں۔

ضرورت دراصل اس بات کی ہے کہ ذرائع لوگوں کے فطری میلانات اور رجحانات اوران کے معاشرتی اطواراورآداب سے ہم آہنگ ہوکر زندگی کے گونا گوں پہلوؤں کو پورا کرنے کا فریضہ دیانت اورسچائی کے ساتھ انجام دے۔یہی آج کے اردو ذرائع ابلاغ سے مانگ ہے۔

اردوزبان وادب کےفروغ

قومی کونسل کے آن لائن اردولرننگ پروگرام، آن لائن ڈیجیٹل اردو لائبریری اور ڈیجیٹل کمپیوٹر لرننگ پروگرام کی وجہ سے اردوزبان وادب کےفروغ میں معاون رہاہے۔

قومی اردوکونسل آغاز سے ہی اردوزبان وادب کےفروغ میں نمایاں کارنامےانجام دیتی رہی ہے۔ کونسل جہاں مختلف موضوعات پر ہزاروں کتابوں کی اشاعت کرچکی ہے وہیں اردو زبان و ادب کے دائرےکووسیع کرتے ہوئے اسے کمپیوٹراور جدید ٹکنالوجی سے ہم آہنگ کرنے میں بھی پیش پیش رہی ہے۔ اپنی خدمات کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے کونسل نے آن لائن اردوکورس شروع کرنے کا فیصلہ کیاہے۔آن لائن کورس سی آئی آئی ایل CIIL) میسور کی مدد سے تیارکیا گیاہے جوکونسل کی ویب سائٹ پرمفت دستیاب ہوگا اورکوئی بھی شخص جوانٹرنیٹ اورکمپیوٹر جانتاہے وہ اس ویب سائٹ کے ذریعے آسانی سے اردوسیکھ سکے گا۔ اسی کے ساتھ ساتھ کونسل کی شائع شدہ1200 سے زیادہ کتابوں کوڈیجیٹلائز(Digitalize) کرنے کا کام بھی مکمل کرلیا گیاہے۔

سیکولرزم کے اصل معنی کوجاننے کے لیےاردوزبان کا جانااس لیےبھی ضروری ہے کہ ہندوستان کی گنگاجمنی تہذیب کواس زبان کے بغیرآگےنہیں لے جاسکتے۔مرکزی وزیربرائےفروغ اردوزبان کپل سبل

نے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (NCPUL) کے زیر اہتمام منعقدہ ایک پروگرام میں ان خیالات کا اظہار کیا۔ جناب کپل سبل نے قومی اردو کونسل کے آن لائن اردو لرننگ پروگرام، آن لائن ڈیجیٹل اردو لائبریری اور ڈیجیٹل کمپیوٹر لرننگ پروگرام ان اردو کا افتتاح کیا اور اس موقع پر مرکزی وزیر نے کہا کہ قومی اردو کونسل اور خواجہ اکرام الدین کی ٹیم نے یہ بہت اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس زبان کے کورسوں کو تفریحی صنف سے جڑے لوگوں تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی ترقی و ترویج کے لیے اردو کونسل جو گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہے اور اردو کی نفاست اور اس کی نزاکت کو برقرار رکھا جائے گا۔

مرکزی وزیر برائے فروغ اردو زبان کے مشیر اور معروف صحافی عزیز برنی نے کہا کہ اب تک اردو کو روزی روٹی سے جوڑنے کی بات کی جاتی رہی ہے لیکن این سی پی یو ایل نے آج اسے عملی جامہ پہنا دیا ہے۔ میسور کی سی، آئی، ایل، کے ڈائرکٹر ایل راما مورتی نے قومی اردو کونسل کی کوششوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ اس سے پہلے بنگلہ، کنڑا اور تمل کورس آن لائن چلا رہے تھے لیکن کونسل کے اردو کورس کی تیاری میں ان کے تعاون میں اس زبان کو مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرائے گی۔

قومی اردو کونسل کے سابق چیئرمین اور نامور شاعر پروفیسر وسیم بریلوی نے اپنے خاص انداز میں کونسل اور خواجہ اکرام الدین کی سنجیدہ کوششوں کو سراہایا تھا اور کہا کہ آج اردو زبان کی مضبوطی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردو دنیا کے لیے آج ایک روشن باب کھلا ہے اور اس کے ذریعہ اردو زبان نے عالمی سطح پر ایک نئی شناخت قائم کی ہے۔ انہوں نے کپل سبل کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ اردو زبان کا تحفظ کرتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ وہ ہندوستانیت کے محافظ ہیں۔ خواجہ اکرام الدین نے کہا کہ

سافٹ ویئر کے ذریعہ ایک ماہ کے اندر اردو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا اور بولنا سیکھا جا سکتا ہے۔

اردو دنیا ٹیلی ایڈیشن

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور ای ٹی وی اردو چینل کے پروگرام اردو دنیا کی نشریات کا آغاز کیا ہے۔ پروگرام کے دوران ناظرین کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ جنوری 2011 سے اگست 2012 تک سلسلہ وار قسطیں ہیں۔ اس میں کونسل کی علمی، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ کونسل کے اردو عربی مراکز کی سرگرمیوں کو بھی ملک و بیرون ملک کے اردو ناظرین کے لیے نشر کیا جاتا ہے۔ کونسل کی کتابوں پر تبصرے، اردو کی اہم اور مقتدر شخصیات اور ادبا کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی تفصیلی جائزے پیش کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان کا پہلا اردو ٹی وی چینل ای ٹی وی اردو گزشتہ دس برسوں سے ٹیلی ویژن نشریات کی خدمات دیتا رہا ہے اور جنوری 2011 میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کی ادبی و ثقافتی سرگرمیاں بھی ٹیلی ویژن نشریات کا اہم حصہ بن گئی ہیں۔ ملک میں اردو کے تئیں بیداری اور حکومت کی پالیسیوں کو اردو عوام تک پہنچانے کے لیے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے ٹیلی ایڈیشن کا آغاز کیا جس کے مثبت نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اردو دنیا ٹیلی ایڈیشن پروگرام کا آغاز ہر ہفتے قومی اردو کونسل سے متعلق خبرنامے سے ہوتا ہے اور اردو کی ترقی و ترویج سے دلچسپی رکھنے والے ناظرین کے ان سوالات کا جواب قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی کے ذمے دار ان کے ذریعے دیا جاتا ہے جن کا تعلق قومی اردو کونسل کی اسکیموں اور ان کے نفاذ سے ہوتا ہے۔ اردو دنیا ٹیلی ایڈیشن کے ناظرین کی دلچسپی کے لیے ہر ایپی سوڈ میں اردو اور فلموں کے تعلق سے ایک سوال بھی کیا جاتا ہے اور اس کا صحیح جواب دینے والوں کا نام

اگلے ایپی سوڈ میں دکھایا جاتا ہے۔اسی طرح اردو دنیا کے ہر ایپی سوڈ میں جہاں اردو زبان وادب میں گراں قدر خدمات انجام دینے والی کسی ایک اہم شخصیت کا تعارف پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے ادبی سفر پر تفصیلی رپورٹ پیش کی جاتی ہے وہیں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی کے زیر اہتمام شائع ہونے والی اہم کتابوں کا جائزہ بھی اردو ناظرین کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ناظرین اپنے تاثرات بھیجنے کے لیے ان ای۔میل آئی ڈیز کا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

اردو کے لئے اکیسویں صدی کے تقاضے اور مطالبات

بیسویں صدی تعلیمی فتوحات اور تسخیر کائنات کے دعوے کیساتھ رخصت ہوئی اور اکیسویں صدی کا آفتاب تازہ علمی تسخیر،عسکری برتری،تہذیبی بالاتری اور معاشی ارتقاء کے ساتھ طلوع ہوا۔آج دنیا میں بڑی بڑی تبدیلیاں ہورہی ہیں۔ بنیادی تبدیلیاں تین طرح کی ہورہی ہیں۔اولاً عالم گیری(Globalisation) اور دوم لامرکزیت (Decentralization) اور سوم علمی دھماکہ (knolwedge Explosion) جن کی پشت پر دیگر عوامل کیساتھ جدید ترین دریافتوں نے حال کو دگرگوں اور مستقبل کی کایا پلٹ دینے کا تہیہ کرر کھا ہے۔اور وہ ہیں

1. نیوکلیائی ٹکنالوجی (Nuclear Technology) حیاتی ٹکنالوجی (Bio Technology) اور مائیکرو ٹیکنالوجی (Micro Technology) چنانچہ انسان چاند ستاروں پر قدم ڈالنے کے بعد بحر و بر کی گہرائیوں کو کھنگال چکا ہے۔جینٹک سائنس(Genetic Science) اور (DNA) کی کیفیات کو معلوم کر کے ہر جاندار کی بناوٹ اور خصلت کا راز داں ہی نہیں بن گیا بلکہ کلوننگ کے ذریعہ تخلیق جدید کا بھی مظاہرہ کر چکا ہے۔

مائیکرو ٹکنالوجی کے ذریعہ کمپیوٹر سیٹلائٹ اور انٹرنیٹ نے زندگی جس طرح سمیٹ کر رکھ دی ہے اس کے اثرات انتہائی تیزی سے گھر گھر پہنچنے لگے ہیں۔

تعلیم ،معیشت اور ذرائع ابلاغ کے انفارمیشن ٹکنالوجی سے جڑ جانے کے سبب حکومتوں کے علاوہ کچھ چھوٹے بڑے نئے اداروں کے اثر ورسوخ میں غیر معمولی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ان میں بعض ادارے ملکوں سے بالا یعنی عالمگیر (Multi National) سطح پر اور بعض بالکل ہی مقامی اور چھوٹی سطح پر منظّم اور مؤثر ہو چکے ہیں۔

کمپیوٹر، انٹرنیٹ انفارمیشن ٹکنالوجی نے بالخصوص ایک ،خاموش مگر زندگی کے ہر میدان میں علمی دھماکے کا ایک انقلاب عظیم برپا کر دیا ہے۔اس ٹکنالوجی نے روح عصر میں سرعت ، لطافت ، وسعت ، منقبت،اور جدت، کا ایک خزانہ بھر دیا ہے انفارمیشن سوپر ہائی وے نے پوری دنیا کو ایک گاؤں میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔اس عالمی گاؤں یا گلوبل ویلیج کے نتیجے میں اوپن مارکٹ اور ای مارکٹ کے مسابقتی میدان میں عالمی دوڑ شروع ہوگئی ہے۔جس کی رواروی میں بہت سی حکومتیں اور قومیں کچل کے رہ گئی ہیں اور پوری دنیا تین خیموں میں بٹ کے رہ گئی ہے۔

1. ترقی یافتہ (developed).

(2) ترقی پذیر(under developed) اور غیر ترقی یافتہ یا پسماندہ(backward)۔

اس علمی وسائنسی دھماکے نے ہمارے ملک میں بھی جدید سائنس اور ٹکنالوجی کی ایک خوشگوار آندھی چلادی ہے۔ایس ٹی پی آئی(Technology Park of india) کی تشکیل کر کے ہندوستان نے دس سال

کے اندر اندر عالمی انفارمیشن ٹکنالوجی کی طاقتور منصوبہ سازی مکمل کرلی ہے سافٹ ویر کاروبار کی ترقی اور اس کے برآمدت کے لئے جدید ترین بنیادی ڈھانچہ سیٹلائٹوں کے ذریعہ بین الاقوامی ربط کو منظّم و مستحکم کرنے کے لئے چھ میں سے پانچ زمینی اسٹیشنوں نے اپنا کام شروع کردیا ہے چنانچہ عالمی معیار کے مطابق سافٹ ویر کی برآمدات شروع ہوچکی ہیں۔ جس کا سب سے بڑا بازار خود امریکہ ہے۔ اس ضمن میں 784 یونٹوں کو منظوری مل چکی ہے جس کی سالانہ آمدنی میں سو فیصد سے زائد کا مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ہندوستان کم قیمت میں اعلیٰ درجے کے سافٹ ویر کی تیاری کے لئے عالمی شہرت رکھتا ہے۔ یوں تو ہر زمانے میں علم ہی دولت اور اقتدار کی کنجی رہا ہے مگر اس دور کی خصوصیت یہ ہے کہ انفارمیشن ٹکنالوجی کے علم نے ان دونوں نعمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا ہے۔ غرض کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعہ موجودہ معلوماتی انقلاب (Info-Revolution) نے دنیا کا علمی و تعلیمی نقشہ بدل کے رکھ دیا ہے فاصلاتی کی روز افزوں ترقی نے گھر بیٹھے اعلیٰ سے اعلی تکنیکی اور عمومی علم کا حصول اور دنیا کی بہترین سے بہترین یونیورسٹیوں کی ڈگریوں کی یافت بالکل آسان کردی ہے۔ اب ٹیلی لرنگ سنٹر (TLC) اور آن لائن اینڈ آف لائن ٹیچینگ (Synchronous mode of teaching) کے ذریعہ ہر طرح کے ماہرین علوم وفنون سے تعلیم و تربیت ممکن ہوگئی ہے۔ لہذا کمپیوٹر اور انٹرنیٹ اب کوئی ہائی فائی چیز نہیں رہ گئی ہے بلکہ روزمرہ کی بنیادی ضروریات میں شامل ہوگئی ہے۔

کمپیوٹر کی اپنی کوئی زبان نہیں ہوتی۔ اگر کچھ ہوتی بھی ہے تو وہ ایک اور صفر (0-1) ہے اُنہیں دو حروف یا اعداد کے پیچیدہ تکنیکی عمل سے دنیا کی ہر زبان، اعداد شمار ریاضیات کے پیچیدہ ترین مسائل کا حل اور ہر طرح کے پیکچر ز بنتے ہیں اس ٹکنالوجی میں ہر روز اس قدر تیز رفتار ترقی ہو رہی ہے کہ اس نے زندگی کے ہر

مرحلے، معاملات طبقے، علاقے علمی سطح اور نت نئی ضروریات کے تجزیہ وتحلیل اور حل مسائل کا احاطہ کرلیا ہے چنانچہ پرائمری اور مڈل سے لے کر اعلیٰ ترین ماسٹر، پی .ایچ .ڈی اور ڈی ایس سی تک اپنے ظرف وذوق کے مطابق اس ٹکنالوجی کی تحصیل وتدریس کرسکتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر مرحلہ کا تربیت یافتہ فرد اس مرحلہ کے مطابق حصول روزگار میں بھی دوسروں سے پہلے کامیاب ہوتا ہے۔ مثلاً مڈل سے میٹرک تک تعلیم یافتہ فرد ورڈ پروسسینگ ، ڈی .ٹی .پی .اداروں میں ڈیٹا آپریٹر کی حیثیت سے بخوبی اپنی جگہ بنا سکتا ہے اسی طرح میٹرک سے گریجویشن تک امیدوار اگر ریاضی ، سائنس، کامرس کا بیک گراؤنڈ رکھتا ہے تو وہ حسبِ خواہش بی.سی.اے (BCA) ایم.سی.اے (MCA) اور بی.آئی.ٹی (BIT) کی تربیت پاکر مختلف اہم اداروں اور دفاتر میں گزیڈیڈ رینگ کا مساوی ہوسکتا ہے۔ اگر وہ (Programming Development Skill) میں ماہر ہوجائے تو پھر نسبتاً بہتر وبالا عہدے کا مستحق ہوجاتا ہے۔

انٹرنیٹ کے ذریعے معذور بچوں کی تربیت

ہمارے معاشرے میں جسمانی طور پر معذور بچوں کی فلاح و بہبود اور ان کی تعلیمی ضرورتوں کا احساس کافی حد تک بڑھ رہا ہے۔ اس کی وجہ میڈیا کا وہ بھرپور کردار جس نے عوام الناس میں اس شعور کو بیدار کیا ہے کہ معذور بچے بھی ہمارے معاشرے میں تعلیم حاصل کرکے فعال ثابت ہوسکتے ہیں تعلیمی شعبے میں انٹرنیٹ کا رجحان بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ خصوصی بچوں کو بھی اس جدید سہولت سے مانوس کیا جارہا ہے یہ بچے کمپیوٹر پر کام کرنے کے متعلق کافی معلومات رکھتے ہیں۔ JAWS ایک ایسا سافٹ ویر ہے جو خاص طور پر بینائی سے محروم بچوں کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے اس سافٹ ویئر سے وہ کمپیوٹر میں محفوظ

فائلوں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں ۔ بالکل اسی طرز پر سافٹ وئیر ڈیزائنرز نے بہت اسی ایسی ویب سائٹس بنائی ہیں جن میں مختلف قسم کی معذوری کو پیش نظر رکھا گیا ہے صرف نابینا بچوں کی تعلیم کے لئے آج ویب پر کم از کم 100 سائٹس موجود ہیں لیکن یہ امر قابل افسوس ہے کہ اس طرح کی تمام سائٹس یورپ اور امریکہ کے ماہرین ہی کی تخلیق کردہ ہیں ۔ ایشیائی مما لک میں ابھی تک اس سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

ایسے بچے جو دقت سے یاد کرتے ہیں ان کیلئے how to learn & discover کے عنوان سے ویب سائٹ موجود ہے۔

www.dicoveries.org اور www.howtolearn.com

نابینا بچوں کو جس ویب سائٹ سے فائدہ حاصل ہوسکتا ہے وہ Henterjoyee company کی ویب سائٹ www.hj.com ہے اس میں وہ قیمتی مواد ہے جس سے بچے نابینا ہونے کے باوجود اسکرین سے پڑھنے کی صلاحیت بڑھا لیتے ہیں اور قیمتی معلومات کو آپ اپنے کمپیوٹر پر ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں ۔

وہ بچے جو کبھی اسکول نہیں گئے اور پیدائش یا حادثاتی طور پر نابینا ہیں ان کے لئے New york Institution for special children کی تخلیق کردہ ویب سائٹ جذباتی محرومیوں کا بھی ازالہ کرتی ہے اس کا ایک خاص حصہ Scheme hom program ہے۔ جو تعلیمی لحاظ سے بہت اہم ہے۔

خصوصی بچوں کے لئے ایک مشہور سائٹ Maths online ہے ویب پر اس طرح کی بے شمار ویب سائٹ مل جائیں گی۔

' internet resources for special children کے تحت امریکہ میں فری سماجی خدمت کے جذبے کے تحت تعلیم دانوں کی انجمن کے زیر انتظام ایسی ویب سائٹس جو خصوصی بچوں کو بدلتے ہوئے حالات سے

ہم آہنگ رہ کر تعلیمی ویب سائٹس تخلیق کرنے کی تربیت دیتی ہے۔

تاریخ میں ایسی بہادر شخصیات گذری ہیں جنہوں نے اپنی جسمانی معذوریوں کو اپنی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ ایسے ناموں میں جو نام سرفہرست ہے وہ ہیلن کلر کا ہے یہ نابینا خاتون حوصلے و ہمت کا پیکر تھی۔ ویب پر ایک سائٹ انہیں کے نام سے موسوم ہے۔ خصوصی بچوں کے لئے یہ سائٹ بہت دلچسپ ہے۔ چند ویب سائٹس جو خصوصی بچوں کے استعمال اور تعلیم کی اشیاء کی ترویج کے لئے مشہور ہیں اب میں prodwork شامل ہیں۔ یہ پروڈکشن بچوں میں خاص قسم کی ذہنی کمزوریوں کو دور کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

معذور بچوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ایک اہم ویب سائٹ www.omniquest ہے۔ اس ویب سائٹ کا متن لوگوں اور وسائل کو جمع کر کے معذور بچوں اور لوگوں کی فلاح و بہبود کا جذبہ اجاگر کرنا اور قانونی تحفظ دینا ہے۔

اردو تحقیق میں جدید ذرائع کا استعمال

تحقیق وتنقید کمپیوٹر اور اردو

زبان وادب کا معاملہ ریاضی اور سائنس سے ان معنوں میں مختلف ہے کہ یہاں ایک اور ایک مل کر دو ہوں کوئی ضروری نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زبان وادب کی تحقیق اور تنقید کے لیے کوئی حتمی اور منطقی اصول نہیں بنائے جا سکے جن کو سامنے رکھ کر ادبی تحقیق کی جا سکے۔ ماہرین نے کچھ ضوابط ضرور مقرر کئے ہیں مگر ان میں رد و بدل کی گنجائش باقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر آنے والا کچھ نئے اصول وقواعد مرتب کرتا ہے۔ ان اصول وضوابط کی ترتیب میں بھی ہر ایک ترجیحات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ دور حاضر میں کمپیوٹر اور جدید ٹیکنالوجی کے مدد سے ادبی تحقیق میں آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جہاں سائنس اور ریاضی کا تعلق ہے تو ان کے لیے کمپیوٹر پر ایسے پروگرام بن گئے ہیں جن کی مدد سے کسی قطعی نتیجہ تک پہنچا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ریاضی کے کسی بھی سوال کو حل کرنے کے لیے ہمیں صرف یہ کرنا ہوگا کہ ہم ریاضی کے سوال کو ایک مخصوص پروگرام میں درج کرنے کے بعد ایک ماؤس کلک سے نہ صرف یہ کہ اس کا جواب حل کر سکتے ہیں بلکہ اس سوال کو حل کرنے کے سارے عمل سے واقف بھی ہو سکتے ہیں۔ یہی معاملہ سائنسی موضوعات کا بھی ہے مگر زبانوں کی تحقیق میں اس طرح کی قطعیت دشوار امر ہے۔ روایتی کتابوں، قلمی نسخوں سے براہ راست استفادہ کیا جاتا ہے، متعلقہ موضوع کے ماہرین سے ان کی رائے معلوم کرنے میں ان کے تجربات سے استفادہ کے لیے میلوں کی مسافت طے کر کے محققین مطلوبہ معلومات دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی موضوع پر تحقیق کرنے میں برسوں لگ جاتے تھے۔ ڈاک کی سہولت سے لوگ ایک

دوسرے سے کتابیں ڈاک کے ذریعہ منگوانے لگے۔ آپس میں خط و کتابت کرنے لگے۔ پھر فون کا زمانہ آیا تو ماہرین سے فوری رابطہ کی سہولت سے محققین کو اور بھی آسانی ہوئی۔ تحقیق کے میدان میں سب سے بڑی پیش رفت کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے ہوئی۔ گھر بیٹھے دنیا کی بڑی بڑی لائبریوں کے ای سیکشن (E-Section) کا مطالعہ کرنا، ماہرین سے تبادلہ خیال کرنا اب بہت ہی آسان ہوگیا۔ ایک عام سی بات ہے کہ پہلے جب کسی سے پوچھا جاتا کہ فلاں شعر کس کا ہے تو بعض اوقات صحیح جواب ملنے میں بہت وقت لگ جاتا تھا لیکن اب اس کی آسان صورت یہ نکل آئی ہے کہ مطلوبہ شعر لکھ کر نیٹ پر تلاش کرلیا جاتا ہے۔

کمپیوٹر کے آنے کے باوجود اردو کی راہ میں دو رکاوٹیں تھیں۔ اس کا دائیں سے بائیں کی طرف لکھا جانا اور دوسرا اس کا نستعلیق خط۔ دائیں سے بائیں لکھی جانے والی زبانوں میں اردو ہی اکیلی زبان نہیں تھی۔ اقوام متحدہ کی منظور شدہ زبانوں میں سے عربی بھی انہیں زبانوں میں شامل ہے۔ اس وجہ سے یہ مسئلہ جلد ہی حل کرلیا گیا۔ 1998ء میں تجارتی ضرورتوں کے لیے سافٹ ویران پیج بنایا گیا مگر اس کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اردو کو اس کے اپنے رسم الخط میں لکھنا آسان ہوگیا۔ لیکن اس سافٹ ویر کے ساتھ مسئلہ یہ تھا کہ یہ کمپیوٹر کی اپنی زبان میں نہیں تھا۔ اردو کو کمپیوٹر پر متعارف کرانے کے لیے ہند و پاک کی حکومتوں نے اگر چہ کوششیں کی ہیں۔ مگر ان کی کوششیں اتنی کارگر نہیں ہوئیں جتنی کہ www.urduweb.org سے وابستہ رضا کارانہ طور پر اردو پر کام کرنے والوں کی ہوئی ہیں۔ اس ویب سائٹ نے اردو کے لیے نئے نئے فانٹ اور کی بورڈ بنائے۔ آج کل اردو کے لیے سب سے زیادہ رائج فانٹ جمیل نوری نستعلیق، القلم تاج نستعلیق اور علوی نستعلیق ہیں۔ ان فانٹس کی مدد سے کمپیوٹر پر براہ راست اردو کو اس کے فطری نستعلیق رسم الخط میں لکھا جاسکتا ہے۔

ان پیج کے ساتھ پریشانی یہ تھی کہ اس کی فائل کو وہی کھول سکتا ہے جس کے پاس ان پیج ہو۔اس وجہ سے اس کی فائل کو انٹرنیٹ پر اپلوڈ کرنے کے لیے یا تو پی ڈی ایف میں اس کی فائل کو بدلنا پڑتا تھا۔ یا اس کی فوٹو بنا کر اس کو چسپاں کرنا پڑتا تھا۔

گوگل یا دوسرے سرچ انجن ان فائلوں کو پڑھ نہیں پاتے تھے جس کی وجہ سے ان میں لکھے ہوئے مواد تک رسائی ایک دشوار مرحلہ تھا۔آج بھی عام طور پر سبھی اردو اخبارات یہی طریقہ اپنائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ بی بی سی اردو روز اول سے برابر یونی کوڈ میں خبریں شائع کر رہا ہے۔

زبان وادب میں بھی وہ امور جن کے اصول وضوابط منطقی انداز میں مرتب ہیں ان کے لیے ماہرین نے سافٹ ویر بنا لیئے ہیں جن کی مدد سے ایک معمولی پڑھا لکھا شخص بھی اصل مواد تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔علم عروض کا سافٹ ویر ادب کے اسکالر کو کسی بھی شعر کے عروضی مطالعہ میں مدد فراہم کرتا ہے۔ وہ شعر درج کرتے ہی سافٹ ویئر اس شعر کے بحر کے بارے میں معلومات فراہم کردیگا۔ یہ سافٹ ویر www.urduweb.org سے مفت ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔دوسرا سافٹ ویر حروف ابجد سے متعلق ہے کسی بھی حرف کی قیمت معلوم کرنی ہو تو اس سافٹ ویئر سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔تاریخ برآمد کرنے کے لیے اس سافٹ ویئر سے بڑی مدد ملتی ہے۔

ڈکشنری اور ترجمہ

کمپیوٹر پر آئن لائن اور آف لائن عمدہ ڈکشنریاں موجود ہیں۔آف لائن ڈکشنریوں میں سب سے عمدہ ڈکشنری لنگوز (Lingves) کی ہے۔اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو اپنے کمپیوٹر پر

ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد لنگوز کی ویب سائٹ سے تقریباً ہر زبان کی ڈکشنری ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے۔ کمپیوٹر کے کسی بھی پروگرام میں کوئی دستاویز یا کتاب پڑھتے ہوئے کسی لفظ کے معنی معلوم کرنے کے لیے ہمیں اس لفظ پر (Ctrl) دبا کر ماؤس کو روکنے سے لفظ کا معنی آ جائیگا۔ اس کے لیے انٹرنیٹ کنکشن کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ ایک مشکل امر ہے۔ دنیا میں بے شمار زبانیں ہیں بیک وقت مختلف زبانوں پر عبور حاصل کرنا مشکل ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لیے مشینی ترجمہ وجود میں آیا۔ مشینی ترجمہ سے مراد وہ ترجمہ ہے جو کمپیوٹر کی مدد سے کیا جائے۔ گوگل پر دوسری زبانوں کے علاوہ اردو میں بھی ترجمہ کی سہولت موجود ہے

متنی تنقید میں مدد فراہم کرنے والا پروگرام

قلمی نسخوں کی تحقیق اور ان کا باہم مقابلہ کرنا ایک دشوار کام ہے۔ بعض معاملوں میں ایک ہی کتاب کے سینکڑوں نسخے ہوتے ہیں۔ ان کے باہمی فرق کو واضح کرنے میں سالوں لگ سکتے ہیں اس کام کو آسان کرنے کے لیے بھی ایک اہم سافٹ ویئر بنایا گیا ہے۔ Caterbury tale project ایک ویب سائٹ کے ذریعہ پیش کیا گیا پروگرام ہے۔ وہ قلمی نسخوں کو سائنٹفک انداز میں پیش کر رہی ہے۔ اب تک اس نے ہزاروں قلمی نسخوں کو ڈیجیٹلا ئز کر دیا ہے۔ اس پروگرام کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں یک ساتھ کئی نسخوں کو اس میں داخل کرنے پر کمپیوٹر سبھی نسخوں کے اختلاف کو بیان کر دیتا ہے۔ اس طرح فرق کو تلاش کرنے کے لیے سبھی نسخوں کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انگریزی حروف کی بناوٹ کچھ اس طرح کی ہے کہ کمپیوٹر پر اسکین Scan کئے ہوئے متن یا متن کے فوٹو کو وہ آسانی سے تحریر میں تبدیل کر دیتا ہے۔

اکثر لائبریریوں نے اپنے قلمی نسخوں کی فوٹو آن لائن کر دیا ہے۔ اس کی وجہ سے ان کتابوں کی حفاظت بھی ہوئی ہے اوران کے ضائع ہونے کے امکانات بھی کم ہو گئے ہیں۔ جن لائبریریوں نے اپنے نسخوں کو آن لائن نہیں کیا ہے ان میں سے اکثر اس کی فہرست آئن لائن مہیا کرادی ہے اور ایک مختصر سی فیس دے کر کتاب کی فوٹو کاپی Photo copy سی ڈی یا ای میل کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے۔

آن لائن اور آف لائن اردو لائبریری

اردو میں آن لائن کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ یہ کتابیں پی ڈی ایف (PDF) اور یونی کوڈ (Unicde) دونوں فارمٹ میں ہیں۔ دونوں کے اپنے فائدے ہیں۔ محقق کے لیے پی ڈی ایف اس لیے زیادہ مفید ہے کیوں کہ وہ بعینہ اصل کتاب کی ضرورت کو پوری کرسکتا ہے کیوں کہ وہ اصل کتاب کی فوٹو ہوا کرتی ہے۔

کمپیوٹر کے لیے آف لائن لائبریری

کمپیوٹر کے آنے سے زندگی کی ہر شعبہ میں آسانی پیدا ہوگئی ہے گھنٹوں کا کام منٹوں میں اور منٹوں کا سکنڈوں میں ہونے لگا ہے۔ کمپیوٹر پر دوسری زبانوں کی طرح اردو میں بھی آف لائن لائبریری موجود ہے۔ لائبریری کا فائدہ اٹھا کر تحقیق جیسے دشوار گزار مرحلے کو آسان بنا سکتے ہیں۔ دو ایسی لائبریوں کا تعارف یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

مکتبہ الحکیم

عربی زبان میں مکتبہ الشاملہ ایک کامیاب کمپیوٹر لائبریری ہے۔ جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو آف لائن کمپیوٹر پر ڈاون لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ اس لائبریری میں عربی کی دینی اور ادبی کتابوں کا تقریباً اہم حصہ موجود ہے۔ اس کی اہم بات یہ ہے کہ اس میں ضرورت کے مطابق کوئی بھی کتاب جوڑا جاسکتا ہے۔ اردو اور عربی زبان کے رسم الخط میں ایک حد تک یکسانیت کی وجہ سے اس لائبریری کو اردو والے ایک زمانے سے للچائی نظروں سے دیکھ رہے تھے لیکن پریشانی یہ تھی اردو کی کتابیں اس میں جوڑنے پر اس میں کچھ حروف کٹ جاتے تھے۔ اس کمی کو اردو کے ایک خادم نے مکتبہ الحکیم کے ذریعہ پورا کیا ہے۔ اس کو اپنے کمپیوٹر پر ڈاؤن لوڈ کر کے انٹرنیٹ پر موجود ہزاروں کتابوں کو آسانی سے ایک لائبریری کی شکل دی جاسکتی ہے۔ چونکہ یہ لائبریری ابھی صرف ورڈ اور ٹکسٹ فائل کو قبول کرتا ہے اس وجہ سے لائبریری میں ہزاروں کتابوں کے مواد کو ان ورڈ میں تلاش کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں غالب کا کوئی شعر تلاش کرنا ہے تم ہم غالب کا دیوان ڈھونڈنے کے بجائے اس شعر کو یا اس کے کچھ الفاظ کو اس کے سرچ والے حصے میں داخل کر دیں۔ وہ شعر اس لائبریری کی جس جس کتاب میں ہوگا وہ حصہ کھل جائے گا۔

ایک دوسری لائبریری ہے کیلیبر (Calibre) یہ اگرچہ انگلش میں ہے مگر اس میں بھی اپنی ضرورت کی کتابوں کو جوڑنے کی سہولت ہے۔ لہذا اردو کی کتابوں کو آسانی سے جوڑا جاسکتا ہے لیکن اس میں کتابوں کے مواد کو سرچ کرنے کی سہولت نہیں ہے۔ اس کا اردو ورزن (Urdu Version) بھی موجود ہے۔ اس لائبریری کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ کتابوں کو ان کی اصلی حالت میں محفوظ رکھتا ہے۔ اس لیے ضرورت پڑنے پر انہیں الگ بھی کیا جاسکتا ہے۔

جہاں تک آن لائن انسائیکلو پیڈیا کی بات ہے تو اس سلسلے میں وکی پیڈیا کا نام لیا جاسکتا ہے۔ وکی پیڈیا ایک ایسی انسائیکلو پیڈیا ہے جس میں ہر کوئی اپنا مضمون ڈال سکتا ہے اور کسی بھی مضمون کی ایڈیٹنگ Editing بھی کرسکتا ہے۔ اس طرح یہ عوام کے ذریعہ عوام کی انسائیکلو پیڈیا ہے۔ ابھی حال ہی میں وکی پیڈیا کی طرز پر اردو کونسل نے ایک اردو پیڈیا لانچ (Launch) کیا ہے۔ یہ www.urdupedia.in پر دستیاب ہے۔ اردو پیڈیا وکی پیڈیا کی طرح کام کرتا ہے۔ اس کے اندر بھی اپنا کوئی بھی موضوع شامل کرسکتا ہے۔ ایک موڈریٹر پوسٹ کئے گئے مواد کو جانچ کر کے آن لائن کردیتا ہے۔

برقی کتب کی خصوصیات

اردو والوں کے لیے جو چیز سب سے کارآمد دور حاضر میں ہوسکتی ہے وہ ہے ای کتاب۔ اس کو برقی کتاب بھی کہا جاتا ہے۔ برقی کتاب سے مراد وہ کتاب ہے جو کمپیوٹر یا موبائل کی اسکرین پر پڑھی جاسکتی ہے۔ برقی کتابوں کی روز افزوں مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انسائیکلو پیڈیا آف برناٹیکا نے اب کاغذ پر چھپائی بند کردی ہے۔ اب اس کا جدید ایڈیشن سی ڈی کے ذریعہ یا آن لائن ہی ڈاون لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ کاغذی کتاب یا روایتی کتابوں کے ساتھ قاری کا جذباتی رشتہ ہوتا ہے اس وجہ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ روایتی کتابوں کی جگہ ڈیجیٹل کتابیں نہیں لے سکیں گی۔ لیکن ڈیجیٹل کتابوں کی کچھ ایسی خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے آنے والے دنوں میں اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ روایتی کتابیں ختم تو نہیں ہونگی۔ لیکن ان کی اشاعت محدود ہوجائیگی۔

ای بک (E-Book) کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ہزاروں لاکھوں

ای کتابوں کو کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ میں محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ایک معمولی سی جگہ میں پوری لائبریری سما سکتی ہے۔ ای بک کی یہ ایسی خصوصیات ہے جن کا بدل روایتی کتابیں نہیں بن سکتیں۔ برقی کتاب کو محفوظ رکھنے کے لیے کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی ہے۔ برقی کتابوں کو ان کے ذخیروں میں تلاش کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ جب کہ روایتی کتابوں کو لائبریوں میں تلاش کرنا ایک مشکل کام ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اگر برقی کتاب موجود ہو تو لوگ باہر ملکوں سے کتابیں برقی شکل میں منگانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

برقی کتب کفایتی ہوتی ہیں۔ان کی اشاعت پر بہت کم خرچ آتا ہے۔ جو بھی خرچ برقی کتاب کی ٹائپنگ یا ڈیزائننگ میں آتا ہے اس کے بعد اس پر کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کتاب ہزار لوگ ڈاؤن لوڈ کر رہے ہیں یا اس سے زیادہ برقی کتابیں ماحول دوست ہوتی ہیں۔ان کی چھپائی پر کاغذ خرچ نہیں ہوتا ہے۔بعض ویب سائٹ برقی کتابوں کو مفت میں ڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت بھی دیتے ہیں۔ برقی کتابوں کی مقبولیت کی ایک وجہ یہ کہ مطلوبہ کتاب اور اس کے اندر کے مواد کو تلاش کرنے میں آسانی ہوتی ہے مواد تلاش کرنے والوں کو ان کا موضوع سے متعلق مطلوبہ مواد بہ آسانی مل جاتا ہے۔اس لیے انٹرنیٹ بکھری ان برقی کتابوں سے طالب علم پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔لیکن برقی کتابوں کی یہ سبھی خصوصیات اسی صورت میں محققین کے لیے کشش کا باعث ہیں جب وہ پی۔ڈی۔ایف یا فوٹو کی شکل میں ہوں۔

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ کمپیوٹر اور جدید وسائل کی وجہ سے مطالعہ کا رجحان کم ہوا ہے ایسی بات نہیں ہے آج کا پڑھا لکھا طبقہ پہلے سے زیادہ پڑھ رہا ہے فرق یہ ہے کہ اس نے روایتی کتابوں کی جگہ آن لائن کتابیں، مضامین اور مواد پڑھنا شروع کردیا ہے۔ وہ فیس بک پڑھتا ہے۔ایس۔ایم۔ایس پڑھ رہا ہے معلومات کے دوسرے وسائل کی طرف رجوع کر رہا ہے۔کہا جاسکتا ہے نئی جنریشن (Generation) میں

پڑھنے کی عادت پہلے کے لوگوں سے زیادہ ہے۔

کمپیوٹر کی اصل اردو

اردو ہو یا کوئی بھی زبان کمپیوٹر صرف اسے ہی تحریر سمجھتا ہے جو اس کے تحریر لکھنے والے نظام کے تحت لکھی جاتی ہے کیونکہ اب کمپیوٹر پر تحریر لکھنے کا نظام یونیکوڈ ہے۔ لہذا کمپیوٹر صرف اسے ہی تحریر سمجھے گا جو یونیکوڈ نظام کے تحت لکھی جائے گی۔ یونیکوڈ نظام سے پہلے کیونکہ ہم براہ راست ہر جگہ اردو لکھ نہیں سکتے تھے اس لیے واحد راستہ یہ تھا کہ اگر ہمیں اردو انٹرنیٹ پر ڈالنا ہے تو اسے تصویری صورت میں منتقل کر لیتے بہر حال تصویری اردو سے کام چلایا جاتا۔ اس تصویری اردو نے جہاں کمپیوٹر پر وقتی طور پر کام چلایا وہیں بعد میں تصویری اردو اردو کی ترویج کے لیے نقصان دہ ثابت ہوا۔ ابھی تک یہ تصویری اردو ٹیکنالوجی کے میدان میں اردو کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ اب جب ہم جدید تقاضوں کے مطابق بالکل انگریزی کی طرح اردو لکھ سکتے ہیں تو پھر ہمیں تصویری اردو کی کوئی ضرورت نہیں اگر آپ غور کریں تو کمپیوٹر کا سب سے زیادہ استعمال جلد سے جلد اور آسانی سے معلومات کا حصول ہے جس کی سب سے بڑی مثال انٹرنیٹ کی دنیا سے منٹوں میں بہت ساری معلومات حاصل کر لی جاتی ہے یعنی کمپیوٹر کا سب سے زیادہ استعمال معلومات کی تلاش ہے لیکن تصویری صورت میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر موجود اردو میں سے کچھ تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر نہ تو آپ گوگل میں تصویری اردو کے ذریعے کچھ تلاش کر سکتے ہیں اور نہ ہی مطلوبہ معلومات فراہم ہو سکتی ہیں کیونکہ کمپیوٹر تصویری اردو کو ایک تصویر سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا اور اس تصویری اردو کے نقصانات ہی نقصانات ہیں بلکہ ٹیکنالوجی کے میدان میں تصویری اردو کو اردو کہنا ہی اردو کی توہین ہے۔ تصویری اردو ایک اندھیرا کنواں ہے

جب کہ کمپیوٹر کی اصل یعنی جدید یونیکوڈ نظام کے تحت لکھی جانے والی اردو میٹھے پانی کا وہ چشمہ ہے جو ساری دنیا کو سیراب کرسکتا ہے۔ یاد رہے کمپیوٹر کی نظر میں تحریر وہی ہے جو یونیکوڈ نظام کے تحت لکھی جاتی ہے۔ یونیکوڈ اردو کے فوائد ہی فوائد ہیں۔ جہاں جہاں کمپیوٹر دیگر کسی زبان میں کچھ کرسکتا ہے بالکل وہیں پر یونیکوڈ اردو میں اردو کے لیے وہی سب کچھ کرسکتا ہے جو کسی دیگر زبان کے لیے کرتا ہے یونیکوڈ اردو اور تصویری اردو میں فرق سمجھنا ایک عام کمپیوٹر صارف کے لیے نہایت ہی آسان ہے۔ JPG یا GIF سیدھی اور سادہ بات یہ کہ جو اردو تصویر کی صورت وغیرہ میں ہو وہ تصویری اردو ہے اور جو عام تحریر جسے ہم منتخب کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ کاپی پیسٹ کرسکیں وہ یونیکوڈ اردو یعنی کمپیوٹر کی اصل اردو ہے مثال کے لیے بی۔بی۔سی اردو کی ویب سائٹ دیکھیں تو وہ یونیکوڈ اردو میں ہے جب کہ اکثر ہندوستانی اور پاکستانی اخبارات کی ویب سائٹ تصویری اردو میں ہیں۔

ونڈوز ایکس پی میں اردو کی مکمل سہولت شامل تو ہوگئی تھی لیکن اردو کے لیے دیگر کئی قسم کی چیزیں جیسے کی بورڈ، لے آؤٹ سافٹ ویئر اور فانٹ وغیرہ تیار کرنے اردو ویب سائٹ بنانے اور خاص طور پر اردو بلاگ جیسے کام اور کئی دیگر مسائل کا حل خود اردو والوں کو کرنا تھا اور سونے پر سہاگہ یہ کہ انیسویں صدی میں تصویری اردو سے کام چلانے والوں کو بھی سمجھانا تھا کہ جدید طریقوں سے اردو لکھو تاکہ اردو کی ترویج آسانی سے ممکن ہو سکے یہ ساری کوششیں ایک عام صارف کے لیے کرنی تھیں تاکہ وہ آسانی سے کمپیوٹر پر اردو لکھ سکے جب کہ کاروباری لوگ تو بہت پہلے سے کاروباری نکتہ نظر سے اور پیسے کے زور پر اپنے کام چلائے ہوئے تھے ونڈوز آپریٹنگ سسٹم میں اردو کی سہولت شامل ہونے کے بعد ٹیکنالوجی کے میدان میں اردو کی ترویج کے لیے انفرادی طور پر لوگ کام کر رہے تھے۔

2002ء میں اعجاز عبید (اصل نام اعجاز اختر) نے یاہو Yahoo اردو کمپیوٹنگ گروپ بنایا اور اردو کی کمپیوٹر پر تدریج کے لیے اس فعال گروپ میں ہند و پاک کے سارے تکنیکی لوگ جمع ہو گئے۔اسی گروپ اور اردو پاک ٹائپ گروپ کے ارکان نے اور بہت سے نسخ یونی کوڈ فانٹس اور مختلف کی بورڈ بنائے۔ اسی دوران 2002 میں بی۔بی۔سی اردو نے جدید یونیکوڈ نظام کے تحت اپنی ویب سائٹ بنائی اس ویب سائٹ پر جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اردو استعمال ہونے لگی اسے بہت شہرت حاصل ہوئی۔2004ء میں مشہور آن لائن انسائیکلوپیڈیا یعنی وکی پیڈیا نے بھی اردو کو شامل کرلیا۔گوگل بھی اردو میں دستیاب ہے۔ 2005ء تک زیادہ تر انفرادی طور پر کام ہوتا رہا۔ پاکستان کے ادارہ مقتدرہ اردو نے اہم خدمات انجام دیں اگر چہ یہ سارے فعال رضا کار یاہو Yahoo اردو کمپیوٹنگ گروپ سے متعلق تھے۔کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر اردو کی ترویج کا اصل کام شروع ہوا جب کہ 2005ء میں چند رضا کاروں نے مل کر اردو کی بنیاد رکھی۔نبیل نقوی جو خود بھی یاہو اردو کمپیوٹنگ گروپ کے رکن تھے انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اگر اردو لکھنے کے لیے آن لائن ٹول Tool دستیاب ہو سکے تو عام آدمی کی بورڈ اور فانٹ کے علم کے بغیر اردو لکھ سکے گا۔اسی خیال کو عملی جامہ پہناتے ہوئے نبیل نقوی نے اردو پیڈ کے نام سے ایک ایڈیٹر بنایا اور نبیل نقوی کے ساتھ ذکریا اجمل آصف اقبال اور قدیر احمد نے اسی ویب سائٹ پر ایک فورم تشکیل دیا اور اس کا نام اردو محفل www.urdumehfil.com رکھا۔

اس فورم پر تمام رضا کار مل کر تکنیکی اور دیگر حوالوں سے اردو کی ترویج کے لیے کھوج لگانے لگے خاص طور پر جدید نظام کے مطابق اردو میں ویب سائٹ بنانے اور انٹرنیٹ کے ایک مؤثر ہتھیار یعنی بلاگ اردو میں بنانے پر کام کیا گیا۔ اردو ویب والوں نے شروعات میں ہی اردو سیارہ کے نام سے ایک بلاگ

ایگریگیٹر بنا دیا تھا۔آج آپ کو انٹرنیٹ پر فانٹ جو اردو میں نظر آ رہے ہیں اس میں سب سے بڑا ہاتھ اردو ویب ڈاٹ آرگ www.urduweb.org کا ہی ہے۔ اردو ویب کی بدولت کئی اردو فورم وجود میں آئے لیکن ایک اچھے نستعلیق رسم الخط کی کمی ہر جگہ محسوس ہوتی تھی۔ پیشاور کے ایک نوجوان امجد حسین علوی 2008ء علوی نستعلیق بنا کر ایک انقلاب برپا کر دیا گو کہ آج بہت کم لوگ علوی نستعلیق کے بارے میں جانتے ہیں۔امجد علوی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کی بدولت اردو محفل کے پلیٹ فارم سے فانٹ سازی کو ایک نئی راہ ملی۔ اردو محفل ہی نے جمیل نوری نستعلیق سے روشناس کروایا۔اس کے بعد شاکر القادری نے القلم تاج نستعلیق کو پیش کیا القلم تاج نستعلیق مکمل طور پر مفت دستیاب ہے۔اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ بآسانی ڈون لوڈ کیا جا سکتا ہے اور اسے ڈون لوڈ کرنے میں کسی طرح کی بندش نہیں ہے اور اس کی مدد سے بہت آسانی سے اردو ویب سائٹ اردو میں منتقل کئے گئے حتی کہ لینکس آپریٹنگ سسٹم کو بھی اردو میں منتقل کر دیا گیا۔ ٹیکنالوجی کے میدان میں اردو والے کسی سے پیچھے نہیں رہے۔

اردو بلاگنگ کے ارتقا میں ایم بلال کا اہم رول رہا ہے انہوں نے ہدایت نامے (Guidelines) لکھے۔جس میں انہوں نے بلاگ بنانے کے طریقے بتائے ہیں۔جن کی روشنی میں کئی رضا کاروں نے بلاگ کے سانچے بنائے۔اس کے علاوہ کئی لوگوں کا خیال تھا کمپیوٹر پر اردو کی سہولت شامل کرنے کا طریقہ تھوڑا لمبا اور مشکل ہے اس وجہ سے عام کمپیوٹر صارف کو مشکلات کا سامنا پڑا اور وہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر اردو لکھنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔کئی لوگ تو مشکل کی وجہ سے بھاگ ہی جاتے ہیں ان مشکلات کو دور کرنے اور اردو کی زیادہ سے زیادہ ترویج کے لیے بلال نے 2011ء میں پاک اردو انسٹالر کے نام سے ایک ایسا سافٹ ویئر بنایا جس کے ذریعے صرف چند کلک سے کمپیوٹر پر اردو ڈاؤن لوڈ کر کے ٹائپ کی جا سکتی

ہے۔ پاک اردو انسٹالر ونڈوز آپریٹنگ سسٹم کے لیے مخصوص ہے۔ پاک اردو انسٹالر کی تنصیب کے بعد نئے تقاضوں کے مطابق اردو لکھی پڑھی جاسکتی ہے۔

اردو کی ترویج کے لیے آج انٹرنیٹ ایک زبردست ذریعہ ہے یہی وجہ ہے کہ انٹرنیٹ پر یونیکوڈ اردو فورمز اور ویب سائٹس موجود ہیں۔ اردو کے شائقین کے لیے ایک بہت بڑا ذخیرہ ان ویب سائٹس پر جمع کردیا گیا ہے۔ کچھ اخبارات نے بھی اپنے یونیکوڈ ایڈیشن شروع کئے ہیں جو صحافتی دنیا میں ایک انتہائی قابل تعریف قدم ہے۔ آج کل شوشل ویب سائٹس کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے اور خواص وعوام ان ویب سائٹ سے جڑے ہوئے ہیں۔ اردو لسانی تہذیبی اور ثقافتی قدروں کی حفاظت اور فروغ نیز مثبت سماجی روابط کی بحالی کے لیے اعجاز عبید (حیدرآباد) اور ڈاکٹر سیف قاضی معمار نے اپنی مشترکہ کوششوں سے بزم اردو ڈاٹ نیٹ نام سے ایک غیر نفع بخش اردو شوشیل نیٹورکنگ ویب سائٹ شروع کیا ہے۔ محبان اردو میں روز بروز اس کی مقبولیت بڑھتی جارہی ہے۔ عوام وخواص اس میں شامل ہوکر اپنے ذوق کی تکمیل کررہے ہیں۔

اختتامیہ

دورحاضر میں زندگی کا کوئی شعبہ ایسانہیں جہاں کمپیوٹر کا استعمال نہیں کیا جاتا ہو۔کمپیوٹر جدید عہد کا ایک ایسا کارآمداور بیش قیمتی آلہ ہے جس نے ٹکنالوجی اور سائنس کے میدان میں ہی نہیں بلکہ روزمرہ زندگی میں ایک انقلاب برپا کردیا۔کمپیوٹر کے بغیر زندگی ادھوری اور نامکمل معلوم ہوتی ہے۔کمپیوٹر کو دورجدید میں اولیت حاصل ہونے کی اہم وجہ اس کی تیز رفتاری، اعتباریت،مواد کی فراہمی ہے۔کمپیوٹر زندگی کے ہر شعبے میں اتنا دخیل کرچکا ہے کہ اب شاید ہی کوئی شعبہ یا پہلوایسا ہو جس میں اس کی دسترس نہ ہو۔سائنسی تجربہ گاہیں، بینک، اسپتال،سکول، انتظامیہ کے دفاتر، ہوٹل، یونیورسٹی، پولیس تھانے،فلم، ٹیلی ویژن،میڈیا، اخبار، پریس،صنعت وحرفت، اشاعت، اطلاعات،نشریات،تعمیرات وغیرہ کے میدان میں کمپیوٹر کا استعمال اتنا ناگزیر ہوگیا ہے کہ اس کے استعمال کے بغیر ان شعبوں کا چلنا نہ صرف مشکل ہی نہیں ناممکن معلوم ہوتا ہے۔

کمپیوٹر نیٹ ورک مختلف کمپیوٹروں کے باہمی روابط کا نام ہے تاکہ وہ آپس میں معلومات کا تبادلہ کرسکیں۔

انٹرنیٹ کی ایجاد 1950 کے آخر میں امریکہ میں ہوئی لیکن اس کی باقاعدہ شروعات 1957 میں ہوئی۔انٹرنیٹ انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کا مفہوم اندرونی جال ہے یہ ایک ایسا جال ہے جو آنکھوں کو تو نظر نہیں آتا لیکن دنیا کے تمام کمپیوٹروں کو ایک دوسرے سے منسلک کرتا ہے۔انٹرنیٹ پر اردو کی شروعات سید ظفر کاظمی نے 10 مئی 1990 میں کی۔ پہلے پہل اردو ویب سائٹس ذاتی پچیس سے زیادہ نہ تھے جس میں صرف اردو نظمیں ہوتی تھیں جو رومن اردو میں لکھی جاتی تھیں۔ جون 1997 میں شہباز چودھری نے اردو

پیجس بنانے کے لیے ایک نیا طریقہ وضع کیا جس کے ذریعہ عمرخان نے اکتوبر 1997 میں www.urduweb.com نامی سائٹ شروع کی۔ سن 2004 میں بہت کم اردو ویب سائٹس تھے، ان میں کچھ امیجس کی طرح مواد کو پیش کرتے تھے تو کچھ رومن اردو کا استعمال کرتے تھے۔ ذیک اجمل، آصف، اقبال اور نبیل نے اردو ویب سائٹس کو بہتر سے بہتر بنانے کی سعی کی۔

اردو ویب سائٹس کی دنیا میں 2005 سے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ اردو کے فروغ میں ویب سائٹس کا نہایت اہم حصہ رہا ہے۔ اب تک سینکڑوں اردو ویب سائٹس سامنے آچکے ہیں۔ جن میں قدیم عہد سے لیکر دور حاضر تک کے شعراء کا کلام اور ادبا کی تحریریں محفوظ کی گئی ہیں۔

اردو ویب سائٹس کی دنیا بڑی وسیع ہے۔ ویب سائٹس کے ذریعہ اردو کی ادبی تاریخوں کی گم شدہ کڑیوں کو جوڑا جاسکتا ہے اور ان کی قدر و قیمت کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ادب کے فروغ میں ویب سائٹس نے بہت ہی اہم کردار نبھایا ہے۔ یہ یعنی سب کچھ ویب سائٹس سے ممکن ہے۔ ویب سائٹس بہت وسیع اور معلومات سے پر دنیا ہے۔ آج کا ہر فرد تیز رفتاری سے اس کا محتاج بنتا جارہا ہے۔ انٹرنیٹ نے فاصلوں کو سمیٹ کر معلومات کے انبار لگادیئے ہیں۔ کم وقت میں معلومات حاصل کرنا بے دقت طلب امر تھا لیکن انٹرنیٹ کی بدولت مطلوبہ معلومات کم سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ڈیجیٹل لائبریریاں، انسائیکلوپیڈیا، رسائل و اخبارات سب کچھ انٹرنیٹ پر موجود ہیں ان سب کے علاوہ آئن لائن لرننگ سائنس، سیاحتی اور، بزنس گائیڈز، شاپنگ و مارکیٹنگ رابطے، صحت و تندرستی کی رہنمائی سے مزین ویب کی سہولت بھی ہے۔ نیز آن لائن پر طلبا و طالبات دنیا میں موجود تعلیمی اقتصادی، تہذیبی و ثقافتی اداروں سے رابطہ آسانی سے قائم کرسکتے ہیں۔ ویب سسٹم کے آغاز سے انٹرنیٹ گلوبل کمیونی کیشن کا

اہم ترین وسیلہ بن گیا ہے۔ یہ ایک کم خرچ، قابل اعتماد اور برق رفتار اطلاعاتی ذریعہ ہے جسے لگاتار اپ ڈیٹ کیا جارہا ہے۔ انٹرنیٹ کا کوئی مرکزی دفتر نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی حاکم ہے۔ دنیا بھر کے لوگ ایک دوسرے کو پیغامات ارسال کررہے ہیں۔ لاکھوں صفحات پر مبنی قریب قریب ہر موضوع پر جامع اور مفصل اطلاعات فراہم کررہے ہیں۔ اخباروں، رسالوں اور مختلف ممالک کے کتب خانوں میں موجود کتابوں کا مطالعہ کررہے ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی جغرافیہ بدل رہا ہے۔

دور جدید میں سماجی تبدیلی اور ارتقا میں نئے حرفیاتی نظام کا اہم رول ہے۔ مارشل میک لوہان نے اپنی کتاب Understanding Media میں لکھا ہے کہ

''سماج کو نئی شکل دینے میں فکر سے کہیں زیادہ میکانکی ذرائع کا ہاتھ ہوتا ہے جو فکر کی نشر واشاعت کو ممکن بناتے ہیں۔ الیکٹرانک انفارمیشن، ٹکنالوجی، ٹیلی گراف، ٹیلی فون، ریڈیو، ٹیلی ویژن، فلم اور کمپیوٹر ہماری تہذیب کو نئی شکل دے رہے ہیں۔''

ترسیل وابلاغ کے سلسلے میں ہونے والے تحقیقی مطالعوں اور اس کی تکنیک میں روزافزوں ترقی نے عالمی برادری کے امکانات کو بڑی حد تک روشن کر دیا ہے۔ انسانی ترسیل وابلاغ ایک پیچیدہ اور غیر واضح عمل ہے۔ جس میں بین شخصی، واقعاتی اور کرداری پہلوؤں کا باہمی تفاعل ہوتا ہے۔ ترسیل وابلاغ کا عمل کبھی بھی سماج اور ثقافت کے تصور کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لیے یہ عمل سماجی سیاق وسباق، عصری، سماجی نظام اور طبقاتی حوالوں کے ساتھ ایک ذیلی ثقافت سے دوسری ذیلی ثقافت کے ذریعے متاثر ہوتا ہے۔ تمام ابلاغی رویوں کا مقصد لوگوں کے درمیان تعامل پیدا کرنا ہے یعنی پیغام رساں اور وصول کنندہ کے درمیان ایک عملی

رابطہ ہے۔ اس کے علاوہ یہ دیگر عوامل کے درمیاں بھی ایک رابطے کا کام کرتا ہے جو باہمی طور پر ایک دوسرے پر اس طرح منحصر ہوتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک عمل میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے تو دیگر عوامل بھی تغیر سے دوچار ہوتے ہیں۔

ریڈیو، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، کیبل ٹی۔وی، ہوم ویڈیو اور انٹرنیٹ وغیرہ نے دنیا میں نشریات کا ایسا جال بچھا دیا ہے کہ وسیع وعریض دنیا گھر بیٹھے ہی پورے عالم کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ آج کا دور ذرائع ابلاغ کی ترقی کا ایک حیرت انگیز دور ہے، جس میں عام زندگی اور انسانی معاشرے کے طرزِ عمل ابلاغ عامہ کی گرفت پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہوگئی ہے۔

انٹرنیٹ اور ویب سائٹس کی سہولتوں نے مشرق ومغرب کے اجنبی معاشروں میں زبان اور تہذیب کی اجنبیت کے احساس کو ختم کرنے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔ پیغام کی ترسیل کے اس جدید تر ٹکنالوجی کی مدد سے اجنبی ملک میں رہنے والوں کے لیے اپنی لسانی ثقافتی جڑوں کی جانب جانے کا موقع حاصل ہوا ہے۔ اردو رسالوں، ویب، کتابوں، روزناموں میں منتقل ہونے والے مواد کو انٹرنیٹ اور ویب سائٹس سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس میں 300 ویب سائٹس کا مجموعی جائزہ لیا ہے۔ جو مختلف موضوعات پر ہے۔ جس میں اردو اکاڈمی کی 8 ویب سائٹس، اردو اسوسی ایٹ کے 4 اردو کتابیں اور کتابوں کے اسٹور کے 15 اردو کتابیں اور ای کتابیں کے 10، اردو ڈکشنری کے 10، اردو فن کے 35 اردو شعرا اور مضمون نگاروں کی 13، اردو پورٹلس 13، اردو بلاگ اور فورم کے 22، اردو گفتگو اور کھیل کے 7، اردو اخبارات کے 79 اخبارات 15، نیوز پورٹل کے 9، اردو گریڈنگ کارڈس کے 4، اردو زبان کے 10، اردو لائبریری کے 5، اردو ادب کے 14،

اردو میگزینس کے 14، اردو سافٹ ویر کے 10، اردو یونیورٹیس کے 6۔

راقمہ نے کچھ ایسی ویب سائٹس کا بھی جائزہ لیا ہے جو خالص بچوں کے لیے ہیں۔

خالص اسلام پر مبنی اردو ویب سائٹس:

ان تمام ویب سائٹس پر قرآن و حدیث کے حوالے سے معلومات موجود ہیں۔ جس سے قارئین استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

ڈکشنری پر مبنی معیاری ویب سائٹس ہیں۔

کمپیوٹر سیکھنے کے لیے اردو ویب سائٹس ہیں۔

اس جائزہ سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اردو زبان و ادب کے فروغ میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن ہی معاون ثابت نہیں ہو رہے ہیں بلکہ کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور مختلف اردو ویب سائٹس بھی اہم رول ادا کر رہی ہیں۔ یہ ترقی اس امر کی بھی دلیل ہے کہ اردو زبان ٹکنیک کے نئے ایجادات اور چالنجس پر کھری اتر رہی ہے۔ اردو زبان نے ہمیشہ وقت اور حالات کے تقاضوں کا ساتھ دیا ہے اور آج بھی یہ سلسلہ پوری شد و مد کے ساتھ جاری ہے۔ اردو زبان کی مقبولیت شہرت اور ہر دلعزیزی کا دائرہ اب صرف ہند و پاک کی حد تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ساری دنیا اس کا میدان ہے اور دنیا کی تمام ترقی یافتہ زبانوں میں اس کا ایک اہم مقام ہے۔

www.Urdudost.com

اس ویب سائٹ کو ہندوستان کے صوبہ مغربی بنگال سے قائم کیا ہے۔ اس میں عام قارئین کی تفریح کے لیے عوامی دلچسپی کے کئی سلسلے بھی ہیں لیکن اس کی ادبی طور پر سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ یہ ویب

سائٹ ایک وقت میں چار ادبی رسائل باقاعدگی کے ساتھ پیش کر رہی ہے۔اس کا سب سے پہلا اور اہم ادبی رسالہ کائنات ہے۔ جو 2003 سے باقدگی سے بطور ماہانہ جاری ہے۔اس ادبی ماہنامہ کو پہلے ہر مہینے کے بعد تبدیل کر دیا جاتا تھا۔اس طرح پرانے شمارے انٹرنیٹ پر نہیں مل سکتے تھے لیکن اس کے مدیر نے آئندہ ہر سابقہ شمارے کو مستقل طور پر انٹرنیٹ پر رکھنے کا اعلان کیا ہے اور اگست 2003 سے سابقہ شمارے وہاں فائل میں موجود ہیں اور انہوں نے سابقہ تمام شماروں کو بھی پھر سے آن لائن کر دیا ہے۔اس ویب سائٹس پر رسالہ کائنات کے ہر تین شماروں کو یکجا کر کے کتابی صورت میں پیش کیا جائے گا۔اس عمل سے لازمی طور پر کتاب اور انٹرنیٹ کا باہمی تعلق بہتر اور مضبوط ہوگا۔

www.Urdustan.com

ادبی طور پر اس ویب سائٹس پر ہر ماہ ایک اہم نظم کا انتخاب پیش کیا جاتا ہے۔اردو ماہیا کا ایک سیکشن بھی سائٹ پر قائم ہے۔تاہم اس ویب سائٹ کا بنیادی مقصد ادب سے زیادہ اردو زبان کے ساتھ قارئین کو جوڑے رکھنا ہے۔اسی حوالے سے اس ویب سائٹ نے اپنے محدود وسائل میں پندرہ روزہ ریڈیو اجرا بھی کیا ہے جسے اسی سائٹ پر سنا جاسکتا ہے۔اردوستان پر دینی مضامین اور سماجی حوالے سے اہم میٹر بھی موجود ہے۔اس کی ڈسکشن فورم میں اردو سے منسلک اردوستانیوں کی محفلیں دیکھی جاسکتی ہیں۔

www.jadeedadab.com

اکتوبر 1978 میں جانپور (پاکستان) سے اس کا پہلا شمارہ شائع ہوا اور اس کے ایڈیٹر حیدر قریشی

ہیں۔1986 میں آخری شمارہ نکلا۔1999 میں جدید ادب کا دوبارہ اجرا جرمنی سے ہوا لیکن دو شماروں کے بعد اس کی اشاعت معطل ہوگئی۔تین سال کے بعد پھر اس کا اجرا ہوا۔انٹرنیٹ کے اس دور میں بعض ادبی رسائل کو انٹرنیٹ پر پیش کرنے کی کاوش تو کی گئی ہے لیکن یہ کاوش جزوی سکشن تک محدود رہی ہے جدید ادب پہلا ادبی رسالہ ہے جو نہ صرف کتابی صورت میں شائع ہوا بلکہ انٹرنیٹ پر بھی آن لائن دستیاب ہے۔

www.alqamaronline.com

اس ویب سائٹ کو اسلام آباد کے جرنلسٹ ہارون عباس نے قائم کیا۔اسلام آباد پاکستان میں قائم کی گئی اس جنرل ویب سائٹ میں بھی زیادہ زور صحافتی پیش کش پر ہے۔تاہم اس ویب سائٹ پر اردو ادب کا خاطر خواہ معیاری مواد بھی مل جاتا ہے۔اس کے شعروادب کے سیکشن میں شاعری،افسانوں، خاکوں، تحقیقی مضامین،ادبی انٹرویو وغیرہ کا بہت معیاری مواد موجود ہے۔

www.urduclassic.com

کراچی سے محمد حسین کی قائم کردہ یہ ایک جنرل ویب سائٹ ہے۔اس میں ایک سوشل میگزین کی طرح کا مواد شامل کیا گیا ہے اس سے اردو کے عام قاری کی سائٹ سے دلچسپی قائم ہوتی ہے۔اردو کلاسک پر ایک مختصر سیکشن،اردو ادب کے عنوان سے قائم کیا گیا ہے۔مختصر ہونے کے باوجود یہ سیکشن اپنے انتخاب کے لحاظ سے بہت معیاری ہے۔

www.urdu_adab.tripod.com.urduadab

یہ فیصل فارانی کی کینڈا سے قائم کردہ ایک مختصر لیکن خالص ادبی ویب سائٹ ہے۔اس میں اہم شعراءاورافسانہ نگاروں کی تخلیقات کاایک انتخاب دیا گیاہے۔فیصل فارانی کی ذاتی دلچسپی اورادبی ذوق کے باعث یہ سائٹ معروف نہ ہونے کے باوجودایک اہم ادبی ویب سائٹ ہے۔

www.Urdunet.com

اصغرانصاری کی یہ ایک بڑی جنرل ویب سائٹ ہے۔اس پر سیاست اورصحافت کا رنگ غالب ہے۔اس کا ادبی دنیا کا سیکشن اپنی جگہ اردو کی ایک ادبی دنیا بسائے ہوئے۔ادبی دنیا میں شاعری کے لیے اصناف کو جگہ دی گئی ہے۔نثر میں افسانوں میں ناول، ڈرامااور دوسری اصناف کے لیے بھی جگہ بنائی گئی ہے۔ادیبوں کی ڈائرکٹری بھی زیر تکمیل ہے۔ابھی تک اس میں دوسو کے قریب شاعروں اورادیبوں کے کلام ہیں۔اس ویب سائٹ پر اور مزید اردو ویب سائٹس کے پتے(Address) ڈائرکٹری کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہیں۔

www.groups.yahoo.co/group/urdu_writers

اس سائٹ کو بنانے والے کاشف الہدیٰ اورایڈیٹر حیدرفرید ہیں۔ یاہوگروپس میں خالصا اردو کا یہ پہلا گروپ قائم کیا گیاہے۔اس پر دنیا بھر سے اردوشعراوراد با اپنی اہم تخلیقات اورادبی سرگرمیوں کی خبریں اورر پورٹیں بھیجتے ہیں۔اس سائٹ سے نکلنے والے تین اہم ویب سائٹ اردودوست، اردوستان اورشعرو

ادب براہ راست استفادہ کر رہی ہیں۔ یہاں ان پیج فائل سے اردو میں خبریں اور رپورٹیں جاری کی جاتی ہیں۔اس سائبر ادبی حلقہ کی رکنیت کے حصول کے لیے ایڈریس پر ایک سادہ ای میل بھیج کر رکنیت حاصل کی جاسکتی ہے۔

www.urdupages.com

یہ خالص ٹیکنیکل نوعیت کی ویب سائٹ ہے جہاں شرکت کرنے والوں کو اردو سائٹ ایک رنگ میں ادبی خدمت ہی انجام دے رہی ہے۔ انگلینڈ میں قائم عرفان نواز کی یہ ویب سائٹس اردو پروگرام سیکھنے والوں کے لیے ایک رہنما کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔اردو پروگرام سے منسلک اردو شاعر اور ادیب کسی ٹیکنیکل مسئلہ کی صورت میں اس ویب سائٹ پر اردو پیجز سے رجوع کر سکتے ہیں۔

www.urdunagar.com

فرانس میں قائم اردو کی اردو نگر ڈاٹ کام عاکف غنی کی فنی صلاحیتوں اور اردو سے محبت کا ثبوت ہے۔اس سائٹ پر فرانس کی کمیونٹی نیوز کے ساتھ دنیا بھر کی دستیاب ادبی خبریں بھی شامل کی جاتی ہیں۔ ادیبوں کے انٹرویو، مضامین، کالم اور دلچسپی کے دیگر سلسلے اس سائٹ پر دیکھے جاسکتے ہیں۔اگر چہ اس سائٹ پر کچھ کچا پکا مواد بھی ملتا ہے لیکن گوپی چند نارنگ، اکبر حمیدی اور حیدر قریشی جیسے ادیبوں کی تحریروں سے اس کے معیاری پہلو کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

www.urdumanzil.com

دوبئی میں قائم کی گئی اردو کی ویب سائٹ صغیر احمد جعفری اور ان کی اہلیہ صبیحہ صبا کی اردو سے وابستگی کا مظہر ہے۔ اس سائٹ پر اردو کے کئی شعرا کا کلام پیش کرنے کے ساتھ ادیبوں کی ایک ڈائرکٹری بھی دی گئی ہے۔ یہ پاکستانی شعرا سے متعلق ویب سائٹ ہے۔

www.haroof.com

ملتان سے مرتضیٰ اشعر نے اس ویب سائٹ کو شروع کیا۔ اس سائٹ کا ادبی انتخاب کافی بہتر ہے۔ شاعری، افسانے اور بعض دیگر اصناف میں مرتضیٰ اشعر نے ایک معیار کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ ادیبوں کی ای میل ایڈرس پر مبنی ایک ڈائرکٹری بھی اس میں دی گئی ہے۔ قارئین کی دلچسپی کا سامان اس میں موجود ہے۔

www.urdunet.com

اردو نیٹ جاپان یہ ایک آن لائن اردو اخبار ہے جو جاپان سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے بانی اور مدیر ناصر ناکا گاوا ہے اس اخبار کی اشاعت 27 جون 2012 میں ہوئی۔ جاپان میں رہنے والے پاکستانی لوگوں کے لیے ناصر ناکا گاوا نے یہ تبصرے اور تحریری بھی شائع ہوتی ہیں۔ اپنی تحریروں میں جاپان میں لوگوں کا رہن سہن، حالات، قوانین، ایجادات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ غیر ملک میں اردو اخبار کا شائع ہونا واقعی ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔

www.awaz-e-haq.com

2-2-2008 میں آواز حق کا سچی اور کھری باتوں پر مشتمل ایک مقبول ٹاک شو ہے۔ یہ جاپان کا نمبروں ٹاک شو ہے۔ اس کے علاوہ یہ سائٹ پر مختلف اخبار جیسے امت، نوائے وقت، مشرق، خبریں، جرات، جسارت، جنگ، جیو نیوز، ایکسپریس، جناح، اوصاف، اذکار اور الاخبار شامل ہیں۔

www.akhbare-e-haq

یہ روزنامہ اخبار حق اسلام آباد لاہور اور مظفر آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے چیف ایڈیٹر تفو کھو کھر ہیں۔

www.urduelm.com

اردوداں طبقہ کے لیے پہلی عالمی اردو الیکٹرانک ادبی میگزین ہے۔

www.tazakalam.com

اس سائٹ پر اردو شاعری کا تازہ کلام شامل ہے۔

www.urdu.t2u.com

اردو شاعری ڈنمارک کے ایک شاعر کے پنجابی اشعار اور خوبصورت غزلیں ہیں۔

www.shairy.com

یہ اردو شاعری کی دنیا ہے۔

www.mushaira.org

دنیا بھر کے شعرا کے کلام کا حسین انتخاب اور انہی کی آواز میں ان کا کلام، پوری دنیا میں ہونے والے مشاعروں کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے۔

www.cultureopedia.com

یہ اردو ادب کی اہم شخصیات، ہندوستانی ادب، اردو ادب کی تاریخ اور ہندوستان کے سرکردہ ادبا کی ویب سائٹ ہے۔

www.duniya.urdu.duniya.com

یہ اردو کتابوں سے متعلق ویب سائٹ ہے۔

www.Loveurdu.com

اردو نیوز، شاعری، ڈکشنری، غزل تفریح موجود ہیں۔

کتابیات

نمبر	مصنف	تصنیف	ناشر	سن اشاعت
1	دیویندراسر	عوامی ذرائع ابلاغ ترسیل اور تعمیر و ترقی	قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی	2002
2	ڈاکٹر حسام الدین فاروقی	اردو زبان کے فروغ میں ریڈیو ٹیلی ویژن کا حصہ	دبستان بھوپال بھوپال	2009
3	نعیم احسن	پرفیکٹ کمپیوٹر کورس مکمل اور آسان کمپیوٹر گائیڈ	العلا پبلی کیشن	ندارت
4	ڈاکٹر خواجہ اکرام	اردو زبان کے تکنیکی وسائل اور امکانات		
5	ڈاکٹر رابعہ نسیم	کمپیوٹر شناسی		2013
6	نعیم احسن	ابتدائی کمپیوٹرینگ کورس		2002
7	عرفان صدیقی	رابطۂ عامہ		1977
8	سید فاضل حسن پرویز	اردو میڈیا کل آج اور کل		2015

رسائل	مدیر اعلیٰ مدیر	ناشر	شمارہ
نئی شناخت	شبانہ صبا		2001
نئی شناخت	شبانہ صبا		2002
اردو دنیا	ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ	قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان	2011

ادیب کرناٹک	حافظ کرناٹکی	کرناٹک اردو اکادمی بنگلور	2012 اگست
سہ ماہی اکادمی	سید امجد حسین	اتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ	اپریل 2010
سہ ماہی نوائے ادب	پروفیسر عبدالستار دلوی	انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ممبئی	اپریل 2007
ماہنامہ جدید فروغ اردو	عرفان لکھنؤ	ادارہ فروغ اردو لکھنؤ،	1994
ماہنامہ ادیب کرناٹک	حافظ کرناٹکی	کرناٹک اردو اکادمی بنگلور	مئی 2012
پندرہ روزہ جوش و آمنگ	پروفیسر ایوب احمد خان		اپریل 2007
کتاب نما	خالد محمود	محمد رضوان مصطفیٰ عرشی نئی دہلی	جنوری 2014

Year of Publication	*Publisher*	*Book*	*Author*	
2015	Jeevandup Prakashan Pvt. Ltd	Information Technology	Delnaaz Edulji	1
1997	Tata Mc.Graw hill Publishing Company	The Internet	Harly Flana	2
1997	Prentice hall of India Put Imt. New Delhi	Computer Network	Uyless black	3
2003	John. wiley & Sons Inc.	Introduction to information Technology	Richerd Epotter	4
1994	Anmol Publication New Delhi	Basic Facts on Computers	Madan. L Narang	5
2000	Vikas Publishing House Pvt. Ltd.	A First Course in Computer	Sanjay Saxena	6
2011	Anmoul Publication Pvt. Ltd.	Web Technology	Aditi Chawla	7